IX 9Marks

مستحکم و صحت مند کلیسیا کی 9 نشانیاں

شاگردیت

مسیح
کی پیروی
کرنے میں دوسروں
کی مدد
کیسے کریں

مارک ڈیور

مستحکم وصحت مند کلیسیا کی 9 نشانیاں

شاگردیت

مسیح کی پیروی کرنے میں دوسروں کی مدد کیسے کریں؟

از: مارک ڈیور

ترجمہ کار: فضا نسیم

ناشرین

مسیحی اشاعت خانہ

36 فیروز پور روڈ، لاہور

فہرستِ مضامین

سیریز کا دیباچہ

کیا آپ اِس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ کلیسیا کو صحت مند بنانا آپ کی بڑی ذمہ داریوں میں سے ایک ہے؟ اگر آپ مسیحی ہیں تو ہمیں یقین ہے کہ یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔

یسوع نے آپ کو شاگرد بنانے کا حکم دیا ہے (متی ۱۸:۲۸-۲۰)۔ یہوداہ نے لکھا ہے کہ آپ اپنے ایمان میں ترقی کریں (یہوداہ ۲۰،۲۱)۔ پطرس نے آپ کو دوسروں کے لئے اپنی نعمتیں استعمال کرنے کے لئے کہا ہے (۱۔پطرس ۴:۱۰)۔ پولس نے آپ کو بتایا ہے کہ محبت کے ساتھ سچائی پر قائم رہو تا کہ آپ کی کلیسیا بالغ ہو جائے (افسیوں ۴:۱۳،۱۵)۔ کیا آپ میری بات سمجھ گئے ہیں کہ کلیسیا کی صحت کی ذمہ داری ہم پر کیوں ہے؟

آپ کلیسیا کے رُکن ہیں یا رہنما، صحت مند کلیسیاؤں کے متعلق کتابوں کے اِس سلسلے کا مقصد بائبل مقدس کے احکام پر عمل کرنے میں آپ کی راہنمائی کرنا ہے تا کہ آپ کلیسیا کو صحت مند بنانے میں اپنا کردار ادا کرسکیں۔ دیگر الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ ہم اُمید کرتے ہیں کہ یہ کتابیں آپ کی مدد کریں گی کہ آپ اپنی کلیسیا سے اُسی طرح محبت کرسکیں جیسے یسوع آپ کی کلیسیا سے محبت کرتا ہے۔

نائن مارکس (9 Marks) نے ہر عنوان پر جسے مارک ڈیور نے صحت مند کلیسیا کی نو علامات یا نشانیاں کہا ہے ایک مختصر کتاب شائع کی ہے۔ اِس کے

علاوہ صحیح تعلیم پر ایک کتاب لکھی گئی ہے۔

مقامی کلیسیاؤں کے وجود کا مقصد قوموں کے سامنے خدا کا جلال ظاہر کرنا ہے۔ ہم خداوند یسوع مسیح کی خوش خبری پر قائم ہو کر، نجات کے لئے اُس پر بھروسا کر کے اور خدا کی پاکیزگی، یگانگت اور محبت سے ایک دوسرے سے محبت رکھ کر ایسا کرتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ جو کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے اُس سے آپ کو مدد ملے۔

امید کے ساتھ،

مارک ڈیور اور جوتھن لی مین

سیریز ایڈیٹرز

تعارُف

میری بیوی کئی سال میری اِس جھجک کو برداشت کرتی رہی کہ مَیں ضرورت کے وقت لوگوں سے کسی جگہ کا راستہ نہیں پوچھتا۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ سمتوں کے تعلق سے مَیں فطری طور پر خاص سمجھ بوجھ رکھتا ہوں۔ بلاشبہ کئی بار میری خود اعتمادی راستے کے تعلق سے میری سمجھ پر غلبہ پا لیتی تھی۔ جیسے کہ میری بیوی میرے متعلق کہتی ہے ''ہمیشہ پُراعتماد لیکن صرف بعض اوقات درست''۔

مَیں اکیلا ہی ایسا شخص نہیں جو دوسروں سے ذرا مختلف راستہ چنتا ہوں۔ لوگ رابرٹ فراسٹ کے اِن الفاظ کو پسند کرتے ہیں: ''جنگل میں دو راستے الگ الگ سمتوں کی طرف جاتے ہیں اور مَیں نے اُس راستے کا اِنتخاب کیا جس پر کم لوگ سفر کرتے ہیں اور اِس انتخاب نے ہی مکمل فرق پیدا کیا۔'' ہنری ڈیوڈ تھورو کا کہنا ہے، ''اگر ایک شخص اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر نہیں چل رہا تو اِس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ وہ ایک مختلف ڈھول کی تھاپ سن رہا ہے۔'' اور ولیم ارنسٹ ہینلے کے مشہور الفاظ ہیں: ''مَیں اپنی قسمت کا مالک ہوں۔ مَیں اپنی روح کا کپتان ہوں۔''

صرف شاعر اور ادیب ہی خود مختار ہونا پسند نہیں کرتے بلکہ بہت سے لوگ اپنی برادریوں، شہری ایسوسی ایشنوں اور مقامی کلیسیاؤں سے الگ ہو رہے ہیں۔ آج خاندانوں میں یہ منظر عام دیکھنے کو ملتا ہے کہ کھانے کی میز پر خاندان کے افراد ایک دوسرے کو نظر انداز کر کے اپنے موبائل فون پر دوستوں

کے ساتھ گفتگو کر رہے ہوتے ہیں۔ شیری ٹرکل (Sherry Turkle) نے اپنی کتاب ''Alone Together'' میں اِس منظر کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے، ''ہم ایک دوسرے سے کم اور ٹیکنالوجی سے زیادہ توقع کیوں رکھتے ہیں۔'' ایرک کلائنن برگ (Eric Klinenberg) نے ''Going Solo'' میں لکھا ہے کہ بیشتر لوگ اکیلے رہنے کا اِنتخاب کرتے ہیں:

> ''مثال کے طور پر ۱۹۵۰ء میں چار ملین امریکی تنہا رہتے تھے اور کل گھرانوں کی تعداد سے اُن کی تعداد دس فیصد سے بھی کم تھی۔ آج بتیس ملین امریکی اکیلے رہتے ہیں اور قومی سطح پر وہ کل گھرانوں کے اٹھائیس فیصد کی نمائندگی کرتے ہیں۔ امریکہ کے سان فرانسسکو، سی اَیٹل، اٹلانٹا، ڈینور اور مِنی ایپولس سمیت شہروں میں یہ تعداد چالیس فیصد سے زیادہ ہے اور قومی سطح پر واشنگٹن ڈی سی اور مینہیٹن میں یہ تعداد پچاس فیصد کے قریب ہے۔''

یہ رُجحان صرف امریکہ میں ہی نہیں پایا جاتا۔ کلائنن برگ کے مطابق سٹاک ہوم (سویڈن) میں ساٹھ فیصد گھروں میں صرف ایک فرد رہتا ہے۔

یہ کیسا رُجحان ہے؟ کلائنن برگ کے مشاہدے کے مطابق کئی جگہوں کے رہائشیوں میں گھر کی قدر و قیمت مسلسل کم ہو رہی ہے اور شہری سہولتوں کی قربت جیسے کے سٹورز، ریستوران اور جم خانوں کی پسندیدگی بڑھ رہی ہے۔ اُس کے مطابق اکیلے رہنے والے یہ لوگ ہر چیز کی شکل بدل رہے ہیں تاکہ وہ اُن کے لئے زیادہ آرام دہ ہو سکے۔ وہ چاہتے ہیں کہ سماجی یا معاشرتی ذمہ داریاں عارضی نوعیت کی ہوں اور اُنہیں بوقتِ ضرورت خیر باد کہا جا سکے۔ ٹیکنالوجی کی

دنیا میں ہر انسان اپنی دنیا میں کھویا نظر آتا ہے۔ ہر دوسرا شخص اپنے موبائل فون میں اِتنا مگن رہتا ہے کہ اُسے اپنے اِرد گرد ہونے والے حالات و واقعات کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔

انگریزی زُبان میں کہا جاتا ہے کہ یہ آئی فونز، آئی پیڈز اور آئی ٹیونز کا دَور ہے بلکہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہماری مکمل زندگیاں ہی آئی لائف بن گئی ہیں۔ لیکن کیا اِس آئی لائف میں یعنی اپنی ذات میں مگن رہنے والی دُنیا میں مسیحیت کی وی (ہم، we) لائف کے لئے بھی کوئی جگہ ہے؟

مسیحیت میں خدا کی یہ خواہش مرکزی مقام رکھتی ہے کہ اُس کے لوگ اُس کا کردار ظاہر کریں۔ وہ اُس کے ساتھ اور ایک دوسرے کے ساتھ تعلق میں اُس کے کلام کی فرماں برداری کرتے ہوئے ایسا کرتے ہیں۔ لہٰذا اُس نے اپنے بیٹے کو اِس دنیا میں بھیجا کہ وہ لوگوں کو اپنی پیروی کرنے کے لئے بلائے اور بیٹے کی پیروی کرنے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ہم دوسروں کو اُس کی پیروی کرنے کے لئے کہیں۔ پھر اُس کے پیروکار اپنی اجتماعی زندگی میں باپ، بیٹے اور روح القدس کی ''وی لائف'' (we life) کا اِظہار کرتے ہیں۔ وہ مل کر خدا کی محبت، پاکیزگی اور یگانگت کو ظاہر کرتے ہیں۔

اِس لئے اُس کے بیٹے نے آسمان پر صعود فرمانے سے پہلے یہ آخری حکم دیا: جاؤ اور شاگرد بناؤ (متی ۲۸:۱۹)۔ دوسرے الفاظ میں مسیح کے پیروکاروں کی زندگیاں دوسروں کی مدد کرنے کے لئے وقف ہونی چاہئیں تاکہ وہ بھی مسیح کے پیروکار بن سکیں۔

اِس کتاب میں شاگرد بنانے کی تعریف یہ ہے کہ دوسروں کی مسیح کی

پیروی کرنے میں مدد کی جائے۔ یہ تعریف آپ کو کتاب کے ذیلی عنوان میں بھی نظر آئے گی۔ ہم شاگرد بنانے کی اِس طرح بھی تعریف کر سکتے ہیں: شاگرد بنانا دانستہ طور پر کسی کے ساتھ روحانی بھلائی کرنا ہے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ مسیح کی مانند بن سکے۔ شاگرد بنانا کی اصطلاح کو مَیں نے خود مسیح کے پیچھے چلنے کی وضاحت کرنے کے لئے استعمال کیا ہے اور اِس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ دوسروں کی مسیح کے پیچھے چلنے میں مدد کی جائے۔

مسیحی زندگی شاگرد بننا اور شاگرد بنانا ہے۔ اِس میں اُس راستے کا انتخاب کرنا شامل ہے جس پر کم لوگ سفر کرتے ہیں، لیکن مسیحیت اُن لوگوں کے لئے نہیں جو اکیلے رہنا یا انفرادیت کو پسند کرتے ہیں۔ یہ اُن لوگوں کے لئے ہے جو مل کر زندگی کے تنگ راستے پر آگے بڑھ رہے ہیں۔ آپ کو پیروی کرنی ہے اور راہنمائی بھی کرنی ہے۔ آپ کو محبت دینی اور لینی ہے۔ ہم دوسروں کی مسیح کے پیچھے زندگی کے راستے پر چلنے میں مدد کر کے بہترین طور پر اُن سے محبت رکھتے ہیں۔

کیا آپ نے مسیحیت کو اِس طرح سمجھا ہے اور سمجھتے ہیں کہ مسیحی ہونے کا کیا مطلب ہے؟

شاگرد کون ہے؟

دوسروں کو شاگرد بنانے سے پہلے ہمیں خود شاگرد بننا ہے۔ ہم نے اِس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ہم خود مسیح کی پیروی کر رہے ہیں۔

شاگرد کون ہے؟ شاگرد ایک پیروکار ہے۔ آپ کسی کی تعلیمات پر عمل کر

کے ایسا کر سکتے ہیں جیسے کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ گاندھی کی تعلیم اور نمونے پر عمل کرتا ہے۔مسیح کے پیروکار ہونے کا بھی کم سے کم یہی مفہوم ہو گا یعنی مسیح کا شاگرد اُس کی تعلیم اور طرزِ زندگی پر عمل کرتے ہوئے اُس کے نقشِ قدم چلتا ہے۔لیکن اُس کا شاگرد ہونے کا مطلب اِس سے بڑھ کر ہے۔ اوّل، مسیح کی پیروی کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے اُس کے ساتھ ایک شخصی تعلق قائم کیا ہے جو آپ کی نجات کا باعث ہے۔ بائبل کے الفاظ میں اب آپ ''مسیح میں'' شامل ہو گئے ہیں (فلپیوں ۲: ۱)۔ آپ اُس کے خون کے وسیلے سے نئے عہد میں شامل ہوئے ہیں۔ اپنی موت اور جی اُٹھنے کے وسیلے سے اُس نے آپ کے تمام گناہ اُٹھا لئے اور اُس کی تمام راست بازی آپ کو مل گئی۔

دوسرے الفاظ میں مسیح کا شاگرد بننے کی ابتدا ہم نہیں کرتے بلکہ اِس کی ابتدا مسیح کے کام سے ہوتی ہے۔ یسوع اچھا چرواہا ہے جس نے اپنی بھیڑوں کے لئے اپنی جان قربان کی (یوحنا ۱۰: ۱۱)۔ اُس نے کلیسیا سے محبت رکھی اِس لئے اپنا آپ اُس کے لئے پیش کر دیا (افسیوں ۵:۲۵)۔ اُس نے ایک ایسا قرض چکایا جو اُس کا نہیں بلکہ ہمارا تھا اور پھر اُس نے ہمارے ساتھ اپنے مقدس لوگ ہونے کی حیثیت سے ملاپ کر لیا۔

خدا بھلا ہے۔لیکن ہم میں سے ہر ایک نے اُس سے اور اُس کے احکامات سے منہ موڑ کر گناہ کیا۔ تاہم مسیحیت کی خوش خبری یہ ہے کہ مسیح نے کامل زندگی بسر کی جیسے ہمیں بسر کرنی چاہئے تھی اور پھر اُس نے ایسی موت قبول کی جو ہمارے لئے تھی۔ وہ ہر اُس شخص کا عوضی اور قربانی بنا جو اپنے گناہوں سے توبہ کر کے اُس پر ایمان لائے گا۔ یسوع نے اپنے اِس کام کو اپنے خون میں

نیا عہد کہا ہے۔

لہٰذا مسیحی شاگردیت کا آغاز اِس مفت بخشش کو قبول کرنے سے ہوتا ہے: فضل، رحم، خدا کے ساتھ رشتہ اور ابدی زندگی کا وعدہ۔

ہم اِس بخشش کو کس طرح قبول کرتے اور اِس کی یگانگت میں شامل ہوتے ہیں؟ ایمان کے وسیلے سے۔ ہم اپنے گناہوں سے توبہ کرتے اور اُسے اپنا خداوند اور نجات دِہندہ قبول کر کے اُس کی پیروی کرتے ہیں۔ یسوع نے اپنی زمینی خدمت کے دوران ایک مرتبہ ہجوم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا، ''اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خودی سے انکار کرے اور اپنی صلیب اُٹھائے اور میرے پیچھے ہو لے'' (مرقس ۸: ۳۴)۔

مسیح میں ہماری شاگردیت کا آغاز اُس وقت ہوتا ہے جب ہم یہ الفاظ سنتے اور اُن پر عمل کرتے ہیں: ''میرے پیچھے ہو لے۔''

میرے دوست! اگر آپ نے مسیح کو قبول کیا ہے تو مسیح کی باتوں پر توجہ دیں۔ وہ فرماتا ہے کہ مسیحی ہونے کا مطلب اپنی خودی سے انکار کرنا، اپنی صلیب اُٹھانا اور اُس کے پیچھے چلنا ہے۔ خدا تعالیٰ کی حقیقی محبت کے لئے ہمارا بنیادی ردِّعمل یہ ہے کہ ہم بھی اُس سے حقیقی محبت رکھیں۔

مسیحی ہونے کا مطلب ہے شاگرد ہونا۔ جو شاگرد نہیں وہ مسیحی نہیں اور مسیح کا شاگرد ہونے سے مراد اُس کے پیچھے چلنا ہے۔ جو مسیح کے پیچھے نہیں چلتے وہ اُس کے شاگرد ہی نہیں۔ کسی فارم میں مذہب کے خانے میں مسیحی ہونے پر نشان لگانا یا سنجیدگی سے اپنے والدین کے مذہب کا دعویٰ کرنا یا مسیحیت کو دوسرے مذاہب پر ترجیح دینا، ایسی کوئی بھی بات آپ کو مسیحی نہیں

بناتی۔ مسیحی وہ لوگ ہیں جو حقیقی معنوں میں مسیح پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اپنی اُمیدیں، خوف اور زندگیاں اُس سے وابستہ کرنے سے اُس کا اِظہار کرتے ہیں۔ وہ اُس کی راہنمائی میں چلتے ہیں۔ اب وہ اپنی زندگیوں کے منصوبے خود نہیں بناتے بلکہ یہ کام یسوع مسیح اُن کے لئے کرتا ہے۔ اب وہ اپنے نہیں رہے بلکہ مسیح کے ہو گئے ہیں۔ پولس نے لکھا ہے اب تم ''قیمت سے خریدے گئے ہو'' (دیکھیں ۱۔کرنتھیوں ۶:۱۹،۲۰)۔ یسوع ہمارا نجات دِہندہ ہی نہیں بلکہ ہمارا خداوند بھی ہے۔

پولس نے اُس کی وضاحت اِن الفاظ میں کی ہے''اور وہ اِس لئے سب کے واسطے مؤا کہ جو جیتے ہیں وہ آگے کو اپنے لئے نہ جئیں بلکہ اُس کے لئے جو اُن کے واسطے مؤا اور پھر جی اُٹھا'' (۲۔کرنتھیوں ۵:۱۵)۔ اپنے لئے مرنا اور اُس کے لئے جینا سے کیا مراد ہے؟ ڈان کارسن نے لکھا ہے: ''اپنے لئے مرنے سے مراد شہوت پرستی میں مبتلا ہونے کے بجائے موت کو ترجیح دینا، جھوٹ بولنے کے بجائے موت کو ترجیح دینا بہتر سمجھنا اور ... (کسی گناہ کا نام لکھیں) کے بجائے موت کو ترجیح دینا بہتر سمجھنا ہے۔''

مسیحی زندگی ایک شاگرد کی زندگی ہے اور اُس کا آغاز مسیح کا شاگرد بننے سے ہوتا ہے۔

شاگرد کیوں بنائیں؟

مسیح کا شاگرد دوسروں کو مسیح کا شاگرد بناتا ہے۔ ہم اُس کے پیروکار ہیں جو دوسروں کو اپنے پیچھے چلنے کے لئے بلاتا ہے اور ہم دوسروں کو اُس کے

پیچھے چلنے کی دعوت دے کر اُس کے پیچھے چلتے ہیں۔ ہم ایسا کیوں کرتے ہیں؟ ہم اُس کی محبت اور فرماں برداری میں ایسا کرتے ہیں۔

محبت: دوسروں کو شاگرد بنانے کا محرک صرف خدا کی محبت ہے۔ اُس نے مسیح میں ہم سے محبت رکھی اِس لئے ہم اُس سے محبت رکھتے ہیں اور اِس محبت کے اِظہار میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ہم اُن لوگوں سے محبت رکھتے ہیں جنہیں اُس نے ہمارے اِردگرد رکھا ہے۔

جب شرع کے عالم نے یسوع سے پوچھا کہ سب سے بڑا حکم کون سا ہے تو اُس نے جواب دیا، ''تُو خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ'' (مرقس ۱۲:۳۰)۔ خدا کی سب سے بڑی یہی خواہش ہے کہ ہم سب سے بڑھ کر اُس سے محبت رکھیں۔ ہمارے منصوبے اور محرکات، ہماری خواہشات اور اُمیدیں، ہماری سوچ اور دلائل، ہماری طاقت اور توانائی، ہمارا سب کچھ اُس کے کلام سے پاک اور تربیت پذیر ہو۔

درحقیقت خدا کے لئے آپ کی عقیدت کا اِظہار اُن لوگوں کے لئے آپ کی محبت سے ہو گا جو خدا کی شبیہ پر پیدا ہوئے ہیں۔ شرع کے عالم نے ایک حکم پوچھا ہو گا، لیکن اُسے دو ملے۔ یسوع نے فرمایا ''دوسرا یہ ہے کہ تُو اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ۔ اِن سے بڑا اَور کوئی حکم نہیں'' (آیت ۳۱)۔ دوسرے حکم کو نظر انداز کرنا پہلے کو چھوڑنا ہے۔ پڑوسی سے محبت رکھنے کی بنیاد خدا سے محبت ہے اور خدا کے لئے محبت کا اِظہار پڑوسی کے لئے محبت سے ہونا ضروری ہے۔ اِس سے محبت کا فرض مکمل ہوتا ہے۔

ہمارے لئے خدا کی محبت ہمارے اندر ایک مسلسل عمل کو شروع کرتی ہے۔ وہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم جواب میں اُس سے محبت کرتے ہیں اور پھر دوسروں سے محبت کرتے ہیں۔ یوحنا نے اِس تسلسل کو یوں بیان کیا ہے: ''ہم اِس لئے محبت رکھتے ہیں کہ پہلے اُس نے ہم سے محبت رکھی۔ اگر کوئی کہے کہ مَیں خدا سے محبت رکھتا ہوں اور وہ اپنے بھائی سے عداوت رکھے تو جھوٹا ہے کیونکہ جو اپنے بھائی سے جسے اُس نے دیکھا ہے محبت نہیں رکھتا وہ خدا سے بھی جسے اُس نے نہیں دیکھا محبت نہیں رکھ سکتا۔ اور ہم کو اُس کی طرف سے یہ حکم ملا ہے کہ جو کوئی خدا سے محبت رکھتا ہے وہ اپنے بھائی سے بھی محبت رکھے'' (۱۔یوحنا ۴: ۱۹-۲۱)۔

خدا کے لئے محبت کا کوئی بھی دعویٰ جس کا اِظہار اپنے پڑوسی کے لئے محبت سے نہ ہو جھوٹے معبود کے لئے محبت ہے جو کہ بت پرستی کی ایک شکل ہے۔ اِن آیات میں یسوع اور یوحنا نے چند کڑیوں کو جوڑا ہے جو اُس وقت ٹوٹ گئی تھیں جب گناہ دنیا میں داخل ہوا۔

دوسروں کو شاگرد بنانا دوسروں کے ساتھ دانستہ طور پر ایک روحانی بھلائی کرنا یعنی اُن کی مدد کرنا ہے تا کہ وہ مسیح کے پیروکار بن سکیں۔ یہ خدا اور دوسروں کے لئے محبت کا اِظہار ہے۔

فرماں برداری: لیکن محبت کے ساتھ ہماری فرماں برداری بھی وابستہ ہے۔ یسوع نے سکھایا '' اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے'' (یوحنا ۱۴:۱۵۔ نیز دیکھیں ۱۴:۲۳؛ ۱۵: ۱۲-۱۴)۔ اور اُس نے کیا حکم دیا ہے؟ ''پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور اُن کو باپ اور بیٹے اور

روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو اور اُن کو یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تم کو حکم دیا اور دیکھو مَیں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں'' (متی ۲۸: ۱۹،۲۰)۔ ہماری فرماں برداری میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ہم فرماں بردار بننے میں دوسروں کی راہنمائی کریں۔

اپنے آخری حکم میں یسوع نے شاگردوں کو یہ ترغیب نہیں دی تھی کہ وہ روم کے خلاف مسلح مزاحمت کریں یا جنہوں نے اُسے مصلوب کیا اُن سے بدلہ لینے کی کوشش کریں۔ بلکہ اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ وہ صرف خود اُس کے شاگرد نہ بنے رہیں بلکہ دوسروں کو بھی اُس کے شاگرد بنائیں۔

کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ شاگرد بنانے کا حکم میرے لئے نہیں ہے، بلکہ یہ حکم سب مسیحیوں کے لئے ہے۔ یسوع نے تمام مسیحیوں سے اپنی حضوری کا وعدہ کیا جیسے کہ عیدِ پینتی کوست پر یہ بات جلد ثابت ہونے والی تھی۔ اور یہ وعدہ رسولوں کی زندگیوں سے آگے صدیوں تک آنے والی نسلوں کی لئے بھی ہے۔ نئے عہد نامے کے بقیہ حصے میں سب مسیحی اپنی قابلیتوں، موقعوں اور بلاہٹ کے مطابق اُس کام کو سرانجام دیتے رہے ہیں۔ ارشادِ اعظم اُن سب کے لئے ہے جو یسوع مسیح کے شاگرد بنیں گے۔ یہ حکم ہر زمانے کے ہر ایمان دار کے لئے ہے۔

شاگردیت مسیحیت کا بنیادی نکتہ ہے۔ اِس کے بارے میں کوئی شک کی گنجائش نہیں۔ اگر ہم دوسروں کو شاگرد بنانے کے لئے جاں فشانی نہ کریں تو ہوسکتا ہے ہم اُس کے شاگرد ہی نہیں۔

کہاں اور کیسے شاگرد بنائیں؟

یسوع کے اِس آخری حکم میں ایک اَور بات قابلِ غور ہے۔ ہم کہاں اور کیسے دوسروں کو شاگرد بنائیں۔ ہم نے اپنی کلیسیاؤں کے وسیلے سے سب قوموں کو شاگرد بنانا ہے۔

سب قومیں: اپنے شاگردوں کو دوسروں کو شاگرد بنانے کا حکم دینے سے پہلے یسوع نے اُنہیں بتایا کہ آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے اِس لئے اُنہیں ''جانا'' چاہیئے۔ یسوع کا اِختیار عالم گیر ہے اِس لئے اُس کی فکر بھی عالم گیر ہے۔ اُس کے اختیار اور فکر کا عالم گیر ہونا ہماری خدمت کو عالم گیر بناتا ہے: ہم نے سب قوموں کے پاس جانا ہے، شاگرد بنانے کی خدمت اسرائیل، مشرقِ وسطیٰ یا افریقہ تک محدود نہیں۔ میسیحیت صرف یورپ اور ایشیا کے لئے نہیں۔ مسیح مختارِ کل ہے، اِس لئے ہم نے سب قوموں کے پاس جانا اور اُنہیں شاگرد بنانا ہے۔

اپنی کلیسیاؤں کے وسیلے سے: شاگردوں کو شاگرد بنانے کا حکم دینے کے بعد یسوع نے اُنہیں بتایا کہ وہ بپتسمہ اور تعلیم دینے سے دوسروں کو شاگرد بنائیں۔ پوری دنیا میں مبشر اِنفرادی طور پر دفتروں ،سکولوں یا اپنے ہمسایوں کو خوش خبری سنانے جاتے ہیں۔لیکن مذہبی رسوم اور تعلیم دینے کی خدمت بنیادی طور پر کلیسیاؤں کے وسیلے سے کی جاتی ہے۔ کلیسیائیں ارشادِ اعظم کی تکمیل کرتی ہیں اور شاگرد بنانا کلیسیاؤں کا کام ہے۔

اچھی رفاقت اور شاگردیت کلیسیا کی رُکنیت کے بغیر یقیناً ہوسکتی ہے،

لیکن کلیسیا میں بپتسمہ لینے اور عشائے ربانی سے ہم ایک دوسرے کو ایمان دار کی حیثیت سے پہچانتے ہیں اور اِس سے شاگردیت کے تعلقات میں جواب دِہ ہونے کا روحانی فائدہ ملتا ہے۔ کلیسیا اور بزرگوں کی تعلیمی خدمت کے وسیلے سے مسیحی خداوند یسوع کے حکموں پر عمل کرنا سیکھتے ہیں۔

مسیحیوں کو شاگرد بننے اور بنانے کے لئے سب سے پہلے مقامی کلیسیا کی رفاقت کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ ڈیوڈ ویلز نے مشاہدہ کیا ہے کہ ''ایسی کلیسیائیں بنانا بہت آسان ہے جن میں متلاشی جمع ہوتے ہیں، لیکن ایسی کلیسیائیں بنانا بہت مشکل ہے جن میں بائبل پر ایمان حقیقی شاگردیت میں پختہ ہوتا ہے۔''

نتیجہ

اِس کتاب کا مقصد بائبلی شاگردیت سمجھنے میں آپ کی مدد کرنا اور مسیح کی فرماں برداری کرنے میں آپ کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ مَیں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ بائبلی شاگردیت دانستہ طور پر دوسروں کے ساتھ روحانی بھلائی کرنے سے مسیح کی پیروی کرنے میں اُن کی مدد کرنا ہے۔ بائبلی شاگردیت زیادہ تر کلیسیا میں اور کلیسیا کے وسیلے سے ہوتی ہے۔ بہت سے مسیحی اِس بات کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔

لہٰذا جب آپ اتوار کو چرچ جاتے ہیں تو کیا آپ صرف یہ دیکھتے ہیں کہ آپ وہاں سے کیا حاصل کر سکتے ہیں یا آپ اِس بات کا بھی خیال رکھتے ہیں کہ آپ کلیسیا کو کیا دے سکتے ہیں؟ اور ہفتے کے باقی دنوں میں آپ فارغ

وقت کو کیسے استعمال کرتے ہیں؟ کیا آپ بشارت کرنے کی حکمتِ عملی بناتے یا دوسرے مسیحیوں کو ایمان میں آگے بڑھنے میں مدد دینے کے طریقوں پر غور کرتے ہیں؟

شاید آپ نے سوچا ہو کہ دوسروں کو شاگرد بنانے سے پہلے آپ کو خود شاگرد بننے کی ضرورت ہے۔ شاگرد بننا یقیناً بہت ضروری ہے۔لیکن یسوع نے آپ کو شاگرد بنانے کا حکم دیا ہے۔ درحقیقت شاگرد بننے میں شاگرد بنانا شامل ہے۔ بالغ بننے میں یہ بات شامل ہے کہ دوسروں کی بالغ بننے میں مدد کی جائے۔ خدا چاہتا ہے کہ آپ کلیسیا میں شریک ہوں صرف اِس لئے نہیں کہ آپ کی ضروریات پوری ہوں بلکہ اِس لئے بھی کہ آپ دوسروں کا خیال رکھنے کی تربیت اور حوصلہ افزائی پائیں۔

بائبلی مسیحیت ایسے بدمزاج لوگوں کے لئے نہیں جنہیں کسی کی ضرورت ہی نہ ہو۔ یہ مسیح کے شاگردوں کا مذہب ہے۔ یہ مسیح کے ایسے پیروکاروں کے لئے ہے جو دوسروں کو اُس کے پیچھے چلنا سکھائیں۔

حصہ اوّل

شاگردیت کیا ہے؟

باب 1

اَخلاقی یا رُوحانی اثر لازماً ہوتا ہے

خدا کی خوبیاں یا ''صفات'' ہمیں بتاتی ہیں کہ وہ کیسا ہے۔علمِ اِلٰہی کے ماہرین اُس کی صفات کو دو گروہوں میں تقسیم کرتے ہیں: قابلِ شراکت اور ناقابلِ شراکت۔ قابلِ شراکت صفات ہم میں بھی منتقل ہوسکتی یا ہمیں دی جا سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر خدا کی محبت یا پاکیزگی۔ ہم بھی محبت کر سکتے اور پاک ہو سکتے ہیں۔ تاہم اُس کی ناقابلِ شراکت صفات وہ خوبیاں ہیں جو صرف اُس میں ہی پائی جاتی ہیں۔غور کریں کہ صرف وہی ہر جگہ موجود ہے اور اُسے ہی ہر چیز کا علم ہے۔

خدا کی ناقابلِ شراکت صفات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ غیر متغیر ہے۔ ہم تبدیل ہو جاتے ہیں، لیکن وہ کبھی بھی تبدیل نہیں ہوتا۔

ہم تبدیل ہونے والی مخلوق ہیں

شاید آپ کے ذہن میں یہ خیال آئے، ''آپ میرے شوہر کونہیں جانتے کہ وہ اپنی عادات کا کتنا پکا ہے!'' ایسا ہوسکتا ہے۔لیکن مَیں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ کوئی شخص اپنی عادات میں خواہ کتنا ہی پختہ کیوں نہ ہو، وہ آخرِ کار انسان ہی ہے اور انسان ہمیشہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔

ہم پیدا ہوتے ہیں، نشوونما پاتے ہیں، بوڑھے ہوتے ہیں اور مر جاتے

ہیں۔ یہ سب کچھ تبدیل ہونا ہے۔ ہم جن باتوں سے واقف نہیں وہ سیکھتے ہیں اور جو باتیں ہمیں معلوم ہوتی ہیں وہ بھول جاتے ہیں۔ ہم پہلے سے زیادہ یا کم دین دار بن جاتے ہیں۔ یہ سب باتیں بھی تبدیل ہونے میں شامل ہیں۔ بلاشبہ حالات ہمیں متاثر کرتے ہیں۔ یہ اثر کبھی اچھا اور کبھی بُرا ہوتا ہے۔

خدا تبدیل نہیں ہوتا ہم ہوتے ہیں۔ فطرت کے لحاظ سے ہم تبدیل ہونے والی مخلوق ہیں۔

نیز ہم ایک ایسی دنیا میں رہتے ہیں جس میں سنجیدہ نوعیت کی روحانی جنگ جاری ہے۔ پطرس جانتا تھا کہ اُس کے قارئین پر دنیا کا دباؤ ہے: ''اِس پر وہ تعجب کرتے ہیں کہ تم اُسی سخت بدچلنی تک اُن کا ساتھ نہیں دیتے اور لعن طعن کرتے ہیں'' (۱۔ پطرس ۴:۴)۔ پولس نے غور کیا کہ اب ہوا کی عمل داری کے حاکم کی نافرمانی کی روح ''تاثیر'' کر رہی ہے (افسیوں ۲:۲)۔ اِس لئے اُس نے ہمیں نصیحت کی کہ اِس دنیا کے ہم شکل نہ بنیں بلکہ عقل نئی ہو جانے سے اپنی صورت بدلتے جائیں (رومیوں ۱۲: ۲)۔

پانچویں صدی کے افریقی پاسٹر اوگسطین نے اِس روحانی جنگ کو دو شہروں کے درمیان تصادُم کہا ہے۔ یہ دو شہر خدا کا شہر اور انسان کا شہر ہیں۔ دونوں شہر اپنے کام کے لئے ہمیں بھرتی کرنا چاہتے ہیں۔ اِس میں یہ حقیقت پنہاں ہے کہ انسان مثبت اور منفی طور پر تبدیل ہو سکتے ہیں۔

ہم اثر لیتے اور اثر انداز ہوتے ہیں

دوسرے الفاظ میں اِس بات کو یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ ہم بحیثیت

انسان دوسروں کا اثر لیتے ہیں اور دوسروں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

کچھ دن پہلے کا واقعہ ہے کہ مَیں اپنے بینک گیا۔ یہ وہی بینک ہے جہاں بیس سال پہلے میرا دوست مجھے لے گیا تھا۔ وہاں سے فارغ ہو کر مَیں حجام کے پاس گیا اور اپنے بال کٹوائے۔ بیس سال پہلے جب مَیں اُس علاقے میں آیا تھا تو میرے دوست نے اُس حجام سے میرا تعارُف کروایا تھا۔ مَیں نے ایک شاگرد کی طرح اپنے دوست سے اُس علاقے میں رہنا سیکھا اور جیسے وہ وہاں رہتا تھا مَیں بھی اُسی طرح رہنے لگا۔ اب مَیں اِس قابل ہو چکا ہوں کہ اپنے بینک اور اُس جگہ جا سکوں جہاں سے مَیں اپنے بال کٹوا سکتا ہوں۔ یاد کریں یسوع نے فرمایا تھا کہ شاگرد ''جب کامل ہوا تو اپنے اُستاد جیسا ہو گا'' (لوقا ۶:۴۰)۔

مَیں اِس بات کو ایک قدم اَور آگے بڑھانا چاہتا ہوں: ہم سب ناگزیر طور پر دوسروں سے متاثر ہوتے اور اُنہیں متاثر کرتے ہیں۔ پولس نے لکھا ہے ''بُری صحبتیں اچھی عادتوں کو بگاڑ دیتی ہیں'' (۱۔کرنتھیوں ۱۵:۳۳) اور ''تھوڑا سا خمیر سارے گندھے ہوئے آٹے کو خمیر کر دیتا ہے'' (۵:۶)۔ آپ کے اِرد گرد موجود لوگ آپ پر اچھا یا بُرا اثر ڈالیں گے اور جواب میں آپ اچھائی یا برائی سے اُن پر اثر انداز ہوں گے۔ ایک غیر حاضر باپ اپنی عدم موجودگی میں بھی اپنے بچوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ہم میں سے کوئی بھی کسی الگ تھلگ جزیرے کی طرح نہیں۔

آپ کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں؟

صرف یہ سوال ہمیشہ آپ کے سامنے رہے گا کہ آپ دوسروں پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں؟

شاید آپ سوچتے ہوں کہ آپ کسی پر اثر نہیں ڈالتے۔ لیکن ایسا نہیں۔ آپ خدا کی شبیہ پر خلق ہوئے ہیں اور خدا اِس قدر متاثر کن ہستی ہے کہ اُس کی شبیہ رکھنے والا بھی متاثر کن ہے۔ خواہ آپ سماجی طور پر سب سے نچلے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں یا آپ کو محسوس ہو کہ آپ اپنے لوگوں میں قابلِ قدر شخصیت نہیں تو بھی آپ کی زندگی آپ کے اِرد گرد رہنے والے لوگوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔

غور کریں پطرس نے بے انصاف مالکوں کے نوکروں اور غیر ایمان دار شوہروں کی بیویوں کو کیا ہدایات دی ہیں (ا۔پطرس ۲:۱۸-۲۰؛ ۳:۱)۔ وہ جانتا ہے کہ دونوں اپنی وفاداری کے باعث دوسروں کو متاثر کر سکتے ہیں۔ پطرس نے لکھا ہے کہ غیر مسیحی شوہروں کی بیویاں بغیر کچھ کہے اپنے چال چلن سے اُن کے دل جیت سکتی ہیں۔ دونوں کے لئے عملی نمونہ یسوع مسیح ہے۔ اُس کے دکھ دوسروں کے لئے شفا اور زندگی کا باعث بنے (ا۔ پطرس ۲: ۲۱-۲۵)۔

دوسرے الفاظ میں آپ اُن نعمتوں سے اثرانداز ہونے کی قوت رکھتے ہیں جو خدا نے تخلیق میں آپ کو عطا کی ہیں۔ لیکن سب سے بڑھ کر آپ کے پاس خوش خبری کا اثر ہے اور تعجب انگیز بات یہ ہے کہ آپ صرف اپنی قابلیتوں سے لوگوں پر خوش خبری کا اثر نہیں ڈالتے بلکہ اِس میں آپ کی کمزوریاں بھی شامل ہیں۔ خدا اِس لئے ایسا کرتا ہے تا کہ ہماری کمزوریوں سے اُس کی قدرت ظاہر ہو اور سارا جلال اُسے ملے (دیکھیں ۲۔ کرنتھیوں ۱۲:۹)۔

لٰہذا آپ اثر انداز ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ آپ اُسے کس طرح استعمال کریں گے؟ جب آپ اِس زندگی کو خیرباد کہہ کر ابدیت میں داخل ہوں گے تو آپ دوسروں کی زندگیوں میں کیا چھوڑ جائیں گے؟

بائبل کے مطابق مسیح کا شاگرد دوسروں کی مدد کرتا ہے کہ وہ مسیح کے پیچھے چلیں اور یوں اُنہیں مسیح کے شاگرد بناتا ہے۔ کیا آپ اپنا اثر اِس طرح استعمال کر رہے ہیں؟

باب 2

دُوسروں کا خیال رکھنا

اگر آپ نے کبھی بھی جانوروں کو کھرلی کی طرف کھانے کے لئے آتے ہوئے نہیں دیکھا تو آپ غالباً اُس کا تصور کر سکتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کی پروا کئے بغیر ایک دوسرے کو پیچھے دھکیلتے، نتھنے پھلا کر غصے کا اِظہار کرتے اور زیادہ سے زیادہ کھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

یہ سوال مضحکہ خیز لیکن قابلِ غور ہے: کیا پچھلے اتوار آپ نے چرچ میں عبادت اِس طرح کے رویے سے کی تھی؟

مَیں آپ کو حیوان نہیں کہہ رہا، لیکن ایک لمحے کے لئے رُکیں اور اِس سوال پر غور کریں کہ آپ نے اپنی گاڑی کہاں کھڑی کی؟ آپ کس وقت چرچ پہنچے؟ آپ کہاں بیٹھے؟ آپ نے کس سے بات کی؟ یہ تمام فیصلے آپ کو موقع دیتے ہیں کہ آپ دوسروں کا خیال رکھیں اور اِس طرح مسیح کے کام میں شامل ہوں۔ یا آپ کو اُن سب باتوں میں موقع ملتا ہے کہ آپ صرف اپنا خیال رکھیں اور وہی کریں جو آپ کے لئے بہتر ہے۔ لہٰذا آپ نے کس بات کا انتخاب کیا؟ کیا آپ نے دانستہ طور پر حکمتِ عملی بنائی کہ آپ اِن سب باتوں میں کس طرح دوسروں کے لئے برکت کا سبب بن سکتے ہیں؟

یسوع کا شاگرد ہونے کا مطلب ہے کہ ہم یسوع کی طرح اپنی زندگیاں دوسروں کا خیال رکھنے کے لئے وقف کریں۔ اِس سے مراد ہے دوسروں کی

خاطر جاں فشانی کرنا۔ دوسروں سے محبت رکھنا شاگردیت کا مرکزی نکتہ ہے۔ ہم مسیح کی خاطر دوسروں کی خدمت کرنے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، جیسے مسیح اِس دنیا میں خدمت لینے نہیں بلکہ خدمت کرنے اور بہتوں کے لئے اپنی زندگی کفارے کے طور پر قربان کرنے آیا تھا (مرقس ۱۰:۴۵)۔

شاگرد کی زندگی دوسروں کا خیال رکھنے والی زندگی ہے۔ یہ مسیح کی منادی کرنے اور دوسروں کو مسیح میں کامل کر کے پیش کرنے کے لئے خدا کی قوت میں کام کرتی ہے۔ بائبل میں ہمیں یہی نمونہ نظر آتا ہے۔

بائبلی نمونہ

شاگردیت کا معاملہ اُتنا ہی پرانا ہے جتنی پرانی انسانی تاریخ۔غور کریں خدا ہمیں کس طرح والدین بناتا ہے۔ اُس نے ہماری فطرت میں یہ خواہش رکھی ہے کہ ہم نہایت محبت بھری توجہ کے ساتھ اپنے بچے کی پرورش کریں اور اُس کی نشوونما اور راہنمائی کرتے ہوئے اُسے ایک بالغ شخص بنائیں۔

پھر خدا نے قدیم اسرائیل میں خاندانی زندگی میں نہ صرف شاگردیت کا نمونہ پیش کیا بلکہ اُسے ایک ایسا ذریعہ بنایا جس سے اُس کا کلام دوسروں تک پہنچتا رہے۔ اِس لئے موسیٰ کے وسیلے سے دس احکام دیئے گئے۔ اُس نے لوگوں کو خدا سے محبت رکھنے کے متعلق بتایا اور اُنہیں ہدایت کی ''اور یہ باتیں جن کا حکم آج مَیں تجھے دیتا ہوں تیرے دل پر نقش رہیں اور تُو اِن کو اپنی اولاد کے ذہن نشین کرنا اور گھر بیٹھے اور راہ چلتے اور لیٹتے اور اُٹھتے وقت اُن کا ذکر کیا کرنا'' (استثنا ۶:۶،۷)۔ یہاں خدا نے دوسرے انسان کو شاگرد بنانے کے

متعلق ہمیں ایک عملی سبق سکھایا ہے۔ شاگرد بنانے میں خدا کی پہچان اور اُس کا کلام زندگی کے ہر لمحے میں دوسرے شخص کی زندگی میں منتقل کرنا شامل ہے۔

بائبل خاندان سے باہر بھی شاگرد بنانے کی مثالوں سے بھری ہوئی ہے جس میں ایک شخص دوسرے کو تعلیم دیتا ہے۔ غور کریں کہ موسیٰ نے کس طرح یشوع کو اپنی جگہ کام کرنے کے لئے تیار کیا۔ اِسی طرح عیلی نے سموئیل اور ایلیاہ نے الیشع کو تیار کیا۔

بلاشبہ سب سے بڑا شاگرد بنانے والا یسوع مسیح خود ہے۔ مسیحیت کا آغاز بروشر اور پمفلٹ وغیرہ سے اُس کی تشہیر کرنے سے نہیں ہوا تھا اور نہ ہی یسوع کی خدمت اور دَوروں کے متعلق میڈیا پر چوبیس گھنٹے بریکنگ نیوز دی گئی تھیں بلکہ اِس کا آغاز ایک چھوٹے گروہ میں تین سال مسلسل شخصی ملاقاتوں سے ہوا تھا۔

اکثر یسوع مسیح کے پاس لوگ ہجوم کی صورت میں جمع ہو جاتے تھے اور بعض اوقات اُس کے معجزات کی خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیل جاتی تھی۔ لیکن اِس بڑے ہجوم میں ایک چھوٹا گروہ تھا جسے یسوع نے بہت قریب رکھا تھا۔ اُس نے خاص طور پر اُنہیں اپنا وقت دیا۔ مرقس کی انجیل میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ ''جن کو وہ (یسوع) آپ چاہتا تھا اُن کو پاس بلایا اور وہ اُس کے پاس چلے آئے اور اُس نے بارہ کو مقرر کیا تاکہ اُس کے ساتھ رہیں اور وہ اُن کو بھیجے کہ منادی کریں'' (مرقس۳: ۱۳،۱۴)۔

اُن بارہ لوگوں نے اقرار کیا کہ یسوع ہی مسیح ہے۔ اُنہوں نے زیادہ وقت اُس کے ساتھ گزارا۔ درج بالا حوالے میں آپ نے غور کیا ہو گا کہ یسوع

چاہتا تھا کہ وہ ''اُس کے ساتھ رہیں'' (مجھے یہ الفاظ بہت پسند ہیں)۔ اُن بارہ میں سے اُس نے تین لوگوں پر خاص توجہ دی: پطرس، یعقوب اور یوحنا۔

لیکن آپ کہہ سکتے ہیں، ''وہ یسوع ہے۔ وہ بلاشبہ ایسا کر سکتا تھا کیونکہ وہ تو خدا ہے۔''

ٹھیک ہے پھر ہم پولس رسول کی مثال پر غور کرتے ہیں۔ اعمال کی کتاب کے سولھویں باب میں اُس کے ایک بشارتی سفر کے متعلق لکھا ہے۔ اِس باب کے آغاز میں ہمارا تعارُف تیمتھیس نام ایک شاگرد سے ہوتا ہے اور پھر ہمیں بتایا گیا ہے کہ ''پولس نے چاہا کہ یہ میرے ساتھ چلے'' (آیت ۳)۔ یسوع اور شاگردوں کی طرح پولس چاہتا تھا کہ تیمتھیس اُس کے ساتھ رہے، اُس کے ساتھ سفر کرے اور خدا کی بادشاہی کے کام میں اُس کے ساتھ شامل ہو۔ یہ تصور کرنا مشکل نہیں کہ پولس نے تیمتھیس کو اِس طرح شاگرد بنایا جیسے پرانے عہد نامے میں باپ اپنے بیٹے کو بناتا تھا۔ وہ اُس کو راہ چلتے، لیٹتے اور اُٹھتے وقت بڑی احتیاط سے خدا کا کلام سکھاتا تھا۔

کئی دہائیوں بعد پولس تیمتھیس سے کہہ سکتا تھا کہ وہ اِسی طرح دوسروں کو شاگرد بنائے: ''جو باتیں تُو نے بہت سے گواہوں کے سامنے مجھ سے سنی ہیں اُن کو ایسے دیانت دار آدمیوں کے سپرد کر جو اَوروں کو بھی سکھانے کے قابل ہوں'' (۲۔تیمتھیس ۲:۲)۔ پولس کی شاگرد بنانے کی آرزو اور عزم کئی نسلوں کے لئے تھا۔ وہ روحانی طور پر پوتوں اور پڑپوتوں کا خواہش مند تھا۔ تیمتھیس (فرزند) نے ایسے دیانت دار آدمی تلاش کرنے تھے جو اَوروں کو بھی سکھانے کے قابل ہوں۔

محنت اور جاں فشانی کرنا

بائبل کے اِس نمونے پر روحانی بچوں کی تربیت کرنے کا کیا مطلب ہے؟ یہ ساری کتاب اِسی سوال کا جواب ہے۔ لیکن کلسیوں ۱:۲۸،۲۹ میں ایک مفید ابتدائی نکتہ ملتا ہے۔

جب مَیں ابھی مسیحی ایمان میں زیادہ پختہ نہیں تھا تو مَیں نے اِن دو آیات کو اپنی ''زندگی کی آیات'' کے طور پر چنا تھا۔ یہ خط پولس نے کلسے کی کلیسیا کے نام لکھا۔ یہ شہر آج مغربی ترکی کا حصہ ہے۔ پولس نے اُن مسیحیوں کو یاد دلایا کہ اُس نے اُن کے لئے کیا کِیا ہے: ''جس کی منادی کر کے ہم ہر ایک شخص کو نصیحت کرتے اور ہر ایک کو کمال دانائی سے تعلیم دیتے ہیں تاکہ ہم ہر شخص کو مسیح میں کامل کر کے پیش کریں۔ اور اِسی لئے مَیں اُس کی اُس قوت کے موافق جاں فشانی سے محنت کرتا ہوں جو مجھ میں زور سے اثر کرتی ہے'' (کلسیوں ۱:۲۸،۲۹)۔

پولس نے سخت محنت کی۔ اُس نے جاں فشانی کی۔ اگر ہم دوسروں کا بھلا چاہتے ہیں تو ہم بھی اِسی طرح کریں گے۔

کیا آپ کبھی اِس بات پر حیران ہوئے ہیں کہ روحانی قوت کس طرح استعمال کی جاتی ہے؟ شاید لوگ آپ سے کہیں، ''یہ الفاظ دُہرائیں''، ''یہ دعا کریں''، ''فلاں مصنف کی کتاب پڑھیں''، '' فلاں کانفرنس یا سیمینار میں جائیں'' یا '' اپنے باطن پر توجہ مرکوز کریں''۔

لیکن ایسا نہیں۔ روحانی قوت سرگرمی سے دوسروں کی خدمت کرنے سے

بروئے کار لائی جاتی ہے۔کلسیوں میں ''جاں فشانی'' کے لئے استعمال ہونے والے لفظ کا ترجمہ ''ذہنی یا بدنی کرب'' بھی ہو سکتا ہے، جس کی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ وجد کے بجائے کرب روحانی قوت کا راستہ ہے۔ کیا آپ خدا کی قوت اور کام کرنے والے ایمان سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں؟ تو پھر دوسروں کی بھلائی کے لئے جاں فشانی سے محنت کریں کیونکہ مسیح نے بھی ہماری بھلائی کے لئے جاں فشانی سے محنت کی تھی۔

حقیقی مسیحی ایمان سُست ایمان نہیں بلکہ یہ پولس کے ایمان کی طرح کام کرتا ہے۔

خدا کا قوت والا کام

لیکن کیا پولس اِس بات پر فخر کر رہا ہے کہ اُس نے اپنی قوت سے ایمان داروں کے لئے محنت اور جاں فشانی کی؟ ایسا ہرگز نہیں۔ اِس حصے کے آخری الفاظ پر غور کریں: خدا کی قوت اُس میں زور سے اثر کر رہی تھی۔کلسے کے ایمان داروں نے پولس سے جو کچھ حاصل کیا اِس کی وجہ پولس نہیں بلکہ خدا تھا۔

جیسے ہم نے گذشتہ باب میں غور کیا ہے کہ اگر ہم دوسروں کے لئے کوئی بھلائی کرنے میں حصہ لینا چاہتے ہیں اور اگر ہم مسیح کی خاطر دوسروں پر اثر انداز ہونے کی اُمید رکھتے ہیں تو یہ اِسی صورت میں ممکن ہو گا کہ خدا کا روح ہم میں اور ہمارے وسیلے سے کام کرے۔

یہ آگاہی کہ خدا ہمارے وسیلے سے کام کرتا ہے غرور کا علاج ہے۔ یہ ہمیں یاد دلاتی ہے کہ جو کچھ ہم ہیں اور جو کچھ ہمارے پاس ہے، جو کچھ ہم نے

کیا ہے اور جو کچھ ہم کر سکتے ہیں وہ سب کچھ خدا کی طرف سے ہے۔ اگر مَیں نے یا آپ نے اپنی محنت کا کوئی پھل دیکھا ہے تو ہمارے لئے اُس پر غرور کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ خدا نے اپنا کام کیا ہے۔ یہ اُس کی قوت سے ہوا۔ تمام روحانی پھل اُس کی مَدح سرائی کا سبب ہے۔

اور یہ جاننا کہ خدا کام کرتا ہے خوف کا علاج ہے۔ اگر ہم اپنے اندر ہونے والے خدا کے کام کے لئے پُریقین ہوں اور اگر ہم اُس کے مقاصد پورے کرنے پر قائم ہوں تو ہم اُس خوف کو ایک طرف رکھ سکتے ہیں کہ ہمارا کام بے کار یا غلط سمت میں جا رہا ہے۔ ہم صحت اور دولت کھو جانے کے خوف کو دل سے نکال سکتے ہیں۔ ہوسکتا ہے ہم اُنہیں کھو دیں لیکن ہمارے وسیلے سے ہونے والا اُس کا کام ہمیشہ قائم رہے گا۔

منادی کرنا اور پیش کرنا

اِن آیات میں دو الفاظ پر غور کریں۔ یہ ہمیں بتاتے ہیں کہ پولس کا ''منادی'' اور ''پیش'' کرنے سے کیا مطلب ہے: ''جس کی منادی کر کے ہم ... تعلیم دیتے ہیں تا کہ ہم ہر شخص کو مسیح میں کامل کر کے پیش کریں۔'' اُس نے اِس لئے منادی کی تا کہ ہر شخص کو پیش کر سکے۔ یہ دو الفاظ ہمیں بتاتے ہیں کہ پولس نے کس طرح محنت اور جاں فشانی کی (منادی کرنے میں) اور یہ بھی کہ اُس نے کیوں محنت اور جاں فشانی کی(تا کہ وہ پیش کر سکے)۔

پولس نے یہ بات بھی واضح کی کہ منادی کرنے میں کون سی بات شامل ہے ''جس کی منادی کر کے ہم ہر ایک شخص کو نصیحت کرتے اور ہر ایک کو کمال

دانائی سے تعلیم دیتے ہیں''۔ پولس کی منادی میں نصیحت کرنا اور تعلیم دینا شامل ہے۔ اُس نے کلیسیاؤں کو نصیحت کی ہے کہ وہ بے کار اور ملامت کا سبب بننے والی باتوں سے کنارہ کریں اور تعلیم دی ہے کہ وہ خوش خبری کی دولت اور حکمت میں متحد ہو جائیں۔ اُس نے خیالی طور پر سب لوگوں کو نصیحت اور تعلیم نہیں دی بلکہ شخصی طور پر ''ہر ایک شخص کو'' نصیحت کی اور ''ہر ایک کو'' تعلیم دی۔

چند آیات کے بعد پولس نے کلسے کے مسیحیوں کے لئے اپنی خواہش کا اِظہار کیا ہے کہ وہ ''پوری سمجھ کی تمام دولت کو حاصل کریں'' (۲:۲)۔ اِس بھرپور بھلائی پر غور کریں: ''پوری سمجھ کی تمام دولت۔'' یہاں سے حکمت اور علم کے خزانے ملتے ہیں۔ بلوغت میں صحیح اور غلط، سچ اور جھوٹ، قیمتی اور بے کار میں امتیاز کرنا بھی شامل ہے۔ پولس خدا کے لوگوں کو مکمل نشوونما کے ساتھ اور مکمل طور پر بالغ کر کے پیش کرنا چاہتا ہے۔

شاگردیت کا کام زمانہ حال میں ہوتا ہے، لیکن اِس کا اصل مقصد آخری دن ہے۔ اِس کے لئے طویل مدتی سوچ بچار کرنے کی ضرورت ہے۔ اِس کے لئے سرمایہ کاری کرنے والے شخص جیسی ذہنیت درکار ہے یہ جانتے ہوئے کہ اُس کا اَجر ابدی ہے۔ یہ سرمایہ کاری خدا کے کلام کے وسیلے سے ہوتی ہے۔ ہم نے اُس کی منادی کرنی ہے۔ خدا کا کلام بیج ہے جو بالآخر پھل لاتا ہے خواہ وہ ہمیں فوری طور پر نظر نہ آئے۔ اب کلام کا بیج بوئیں۔ اپنے شریکِ حیات اور بچوں کے ساتھ مل کر یہ بیج بوئیں۔ اپنی کلیسیا کے اراکین کے ساتھ مل کر یہ بیج بوئیں اور ایمان رکھیں کہ خدا کا کلام کبھی رائیگاں نہیں جاتا۔ بعد میں آپ اُس کی فصل دیکھیں گے۔ مسیح کی آمدِ ثانی پر بالغ ایمان دار اُس کا استقبال

کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔

دوسروں کے لئے زندگی بسر کرنا پولس کی تمام زندگی کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ اُس نے اُن کلیسیاؤں کو بھی خط لکھا جن سے وہ ملا نہیں تھا۔ کلسیوں کا خط ایسی ہی ایک کلیسیا کی مثال ہے۔ اُس نے خوش خبری میں اُن کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے اُنہیں یہ خط لکھا۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اُس کی زندگی صلیب نُما تھی یعنی اُس کی تشکیل صلیب کے نمونے پر ہوئی تھی۔ اُس نے مسیح کی بلاہٹ پر توجہ دی اور اُس کی صلیب اُٹھا کر اُس کی پیروی کی۔ مسیح کی طرح اُس نے دوسروں کی بھلائی کی خاطر خدا کی فرماں برداری کرتے ہوئے دکھ اُٹھایا۔

کیا آپ اِس طرح دوسروں کی بھلائی کرتے ہوئے کام کرتے ہیں؟ تصور کریں اگر خدا کی قوت زور سے آپ میں اثر کرے تو آپ کی خدمت کیسی ہو گی؟

پاسبانوں کے لئے ایک مختصر پیغام

اگر آپ ایک پاسبان ہیں یا پاسبانی خدمت کرنے کے متعلق سوچ رہے ہیں تو آپ کو اِس حصے پر پوری توجہ سے غور و خوض کرنا چاہئے۔ غور کریں کہ اِس خدمت میں خدا کے کلام کی بھرپور منادی کرنا اور ہر شخص کو خدا کے سامنے کامل کر کے پیش کرنے کے لئے کام کرنا شامل ہے۔

یہ خدمت ہم سے مکمل طور پر بے لوث ہونے کا تقاضا کرتی ہے۔ ایک پاسبان ہونے کے تعلق سے بہت سی باتیں اچھی ہیں۔ لیکن پاسبانوں اور کلیسیا دونوں کی گناہ آلودہ فطرت کی وجہ سے یہ ایک مشکل خدمت بھی ہے۔ پاسبان!

آپ اپنی کلیسیا سے محبت رکھتے ہوئے اُس کے لئے محنت اور جاں فشانی سے کام کریں گے اور اِس کے بدلے میں کلیسیا کے ممبران بعض اوقات آپ کو کہیں گے کہ آپ کی محبت ناقص اور ادھوری ہے۔

آپ کی محنت اور جاں فشانی کی جڑیں اُن کے لئے آپ کی محبت یا آپ کے لئے اُن کی محبت میں نہیں، بلکہ اُس کی جڑیں مسیح کے لئے آپ کی محبت، آپ کے لئے اور کلیسیا کے لئے اُس کی محبت میں ہونی ضروری ہیں۔ اُس نے اُنہیں اپنے خون سے خریدا ہے اور آپ کی خدمت کا مقصد اُنہیں اُس کے سامنے پیش کرنا ہے۔ آپ یہ تمام تر خدمت اُس کے لئے کرتے ہیں۔

بلاشبہ اِس بات کا اطلاق تمام مسیحیوں پر بھی ہوتا ہے۔ جن لوگوں سے ہم محبت رکھتے ہیں ہم اُن کو شاگرد بناتے، تعلیم دیتے اور نصیحت کرتے ہیں تا کہ اُنہیں خدا کے سامنے پیش کر سکیں۔ ہم اِس لئے اُس سے سب سے زیادہ محبت رکھتے ہیں کیونکہ اُس نے ہم سے سب سے زیادہ محبت رکھی۔

حقیقی ایمان دوسروں کے لئے کام کرتا ہے

حقیقی مسیحی ایمان سوأروں کی سی خصلت نہیں رکھتا۔ اُس کی نظر صرف اپنے فائدے پر نہیں ہوتی اور وہ سُست نہیں ہوتا۔ پولس کی طرح یہ دوسروں کی بھلائی کے لئے کام کرتا ہے۔ یہ خدا کی بخشی ہوئی قوت کے ساتھ کام کرتا ہے جو ہمارے اندر زور سے تاثیر کرتی ہے۔ یہ منادی کرنے، نصیحت کرنے اور تعلیم دینے سے اپنا کام سرانجام دیتا ہے۔ اور یہ اِس لئے کام کرتا ہے تا کہ مسیح کی آمدِ ثانی پر دوسروں کو کامل کر کے پیش کیا جا سکے۔

ہم ہمیشہ فوری طور پر اپنی محنت کا پھل نہیں دیکھ پائیں گے۔ شاگرد بنانے کے لئے آپ کو صبر کرنے والے کسان جیسا بننا ہے جو اپنی فصل بوتا اور یقین رکھتا ہے کہ ایک دن یہ بیج اُگیں گے۔ ہم خدا پر یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے کلام کو استعمال کرے گا خواہ ہم اُس کا پھل کبھی بھی دیکھ نہ پائیں۔ کسی مصنف نے اِس بات کو اِن الفاظ میں بیان کیا ہے: ''ہو سکتا ہے یہ بیج مٹی کے ڈھیلوں کے نیچے اُس وقت تک پڑا رہے جب تک ہم خود وہاں نہ پہنچ جائیں اور پھر یہ اُگ آئے۔''

شاگرد وہ ہے جو دوسروں کو شاگرد بناتا ہے۔ وہ زمانۂ حال میں منادی کرتا ہے تاکہ مستقبل میں پیش کر سکے۔ لہٰذا ایسے دو لوگوں کے متعلق سوچیں جنہیں آپ دین داری میں کامل کر کے آخری دن خدا کے سامنے پیش کرنا چاہیں گے۔ کیا آپ نے دو نام سوچ لئے ہیں؟ آپ اُن کے سامنے خوش خبری کی منادی کیسے کریں گے تاکہ اُنہیں مستقبل کے لئے تیار کر سکیں؟

باب 3
شاگرد بنانا

کسی بادشاہی کے قیام اور اِستحکام کے لئے شاگردیت ایک موزوں اور واضح طریقہ کارنہیں لگتا۔ بادشاہت کے قیام کا تعلق روایتی طور پر شاہی گھرانوں کی جنگوں، مال و زر کی اِفراط اور بزرگ دانشوروں کے سیاسی فلسفوں کے نظریات سے ہے۔

لیکن یسوع نے اپنی زمینی زندگی کے اختتام پر اپنے شاگردوں کو شاگرد بنانے کا حکم دیا۔ کیا اُس کی بادشاہی اُسی طرح قائم ہو گی؟ درحقیقت یاد کریں کہ یسوع نے کیا تعلیم دی تھی:

> '' آسمان کی بادشاہی اُس رائی کے دانے کی مانند ہے جسے کسی آدمی نے لے کر اپنے کھیت میں بو دیا۔ وہ سب بیجوں سے چھوٹا تو ہے مگر جب بڑھتا ہے تو سب ترکاریوں سے بڑا اور ایسا درخت ہو جاتا ہے کہ ہوا کے پرندے آ کر اُس کی ڈالیوں پر بسیرا کرتے ہیں'' (متی ۱۳: ۳۱، ۳۲)۔

یسوع نے اپنے شاگردوں کو سکھایا کہ وہ آج یا آنے والے کل کے بجائے ابدیت کی روشنی میں زندگی بسر کریں۔ ہم مسیح کی پیروی کرنے میں دوسروں کی مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ہم دانستہ طور پر دوسروں کی روحانی بھلائی کرتے ہیں، ہم خوش خبری کے موثر ہونے کی دعا کرتے ہیں، ہم خدا

کے کلام کی منادی کرتے ہیں اور یہ سب کچھ ہم آخری دن کے لئے کرتے ہیں۔ ہوسکتا ہے اِس ساری خدمت کا کچھ پھل ہم یہاں دیکھ سکیں۔لیکن اِس کا مقصد یہی ہے کہ ہم مسیح کی آمدِ ثانی پر لوگوں کو کامل کر کے پیش کریں۔

کیا ہم اِس کے متعلق مزید کچھ کہہ سکتے ہیں کہ شاگردیت کیا ہے؟ مَیں بیان کر چکا ہوں کہ یہ مسیح کی پیروی کرنے میں دوسروں کی مدد کرنا ہے۔ یہ اُن کے ساتھ روحانی بھلائی کرنا ہے اور اِس سے مراد یہ ہے کہ شاگردیت کے لئے سب سے پہلے ایک تعلق قائم کرنا۔ ایسا تعلق جس میں آپ تعلیم دیں، اصلاح کریں، نمونہ پیش کریں اور محبت رکھیں اور ایسا کرنے کے لئے بہت زیادہ حلیمی کی ضرورت ہے۔

پہل کرنا

شاگرد بنانے کے عمل میں پہل کرنے کا عنصر لازمی طور پر شامل ہے۔ آپ ہرکسی کو شاگرد نہیں بنا سکتے۔ لہٰذا آپ کسی کو چن لیں گے اور کسی اَور کو چھوڑ دیں گے۔

آپ نے نہ صرف یہ جاننا ہے کہ کس کو مدد کی ضرورت ہے بلکہ یہ بھی کہ کون جانتا ہے کہ اُسے مدد کی ضرورت ہے اور وہ مدد لینے کے لئے تیار ہے۔ عام طور پر آپ ایسے لوگوں پر اپنا وقت ضائع کرنا نہیں چاہتے جو سیکھنا نہیں چاہتے کیونکہ اُن پر توجہ دینے سے آپ اپنا وقت ضائع کریں گے۔ شاگردیت کے لئے ایسے لوگ منتخب کریں جو اَمثال کی کتاب میں مذکور دانش مند بیٹے کی طرح مشورت اور ہدایت کو قبول کرتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ ایمان داروں کو شاگرد بنانے سے یہ مراد نہیں کہ آپ بحیثیت اُستاد ہمیشہ ایک دانشور کا کردار نباہیں گے یا آپ کے پاس سقراط جیسی حکمت ہو اور آپ ہر سوال کا جواب دینے کے قابل ہوں۔ خوش خبری پر ایمان رکھنے والوں کا شاگرد بنانے کا مطلب ہے کہ بعض اوقات آپ اپنی کمزوری یا گناہ کا اقرار کرنے میں پہل کریں گے۔ ایسا کرنے سے آپ عملی طور پر دکھائیں گے کہ خود اپنے آپ کو درست ٹھہرانے کے بجائے مسیح میں راست باز ٹھہرنا کیسا ہوتا ہے۔ اِس طرح آپ ایک شفاف اور دیانت دار زندگی بسر کریں گے۔ دوسرے الفاظ میں مسیحی شاگردیت میں آپ نہ صرف اپنی خوبیوں بلکہ خامیوں کا بھی اظہار کرتے ہیں: ''لیکن ہمارے پاس یہ خزانہ مٹی کے برتنوں میں رکھا ہے تاکہ یہ حد سے زیادہ قدرت ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے معلوم ہو'' (۲۔کرنتھیوں ۴:۷)۔

خواہ لوگ خود آپ کو اُستاد کا کردار نباہنے کے لئے کہیں لیکن شاگردیت میں تعلق قائم کرنے میں پہل آپ کرتے ہیں۔ کسی حد تک آپ اِس تعلق کو آگے بڑھاتے ہیں کیونکہ آپ مسیح کی طرف اُن کی راہنمائی کرنے کے لئے دانستہ طور پر اپنا وقت اُنہیں دیتے ہیں۔ ایک غیر مسیحی شوہر کی بیوی (جس کے متعلق ہم نے پہلے باب میں بات کی) اگر اپنی گفتار سے کچھ نہ کر سکے تو اپنے وفادار کاموں کے وسیلے سے یہ کردار نباہتی ہے۔

چرچ کے اندر اور باہر

شاگرد بنانے کا پہلا مرحلہ کسی غیر مسیحی کے ساتھ دوستی کرنا ہو سکتا ہے۔

آپ اُسے خوش خبری کے متعلق بتاتے اور توبہ کرنے اور ایمان لانے کے لئے کہتے ہیں۔ جب وہ توبہ کر لے اور ایمان لے آئے تو اُسے کلیسیا میں شامل کر کے بپتسمہ دیا جانا چاہئے۔ بِالفاظِ دیگر شاگردیت کے مکمل مفہوم میں بشارت دینا اور مسیح پر ایمان لانا شامل ہے۔

اِس کے ساتھ یہ بات بھی ہے کہ اگر آپ کی کلیسیا میری کلیسیا جیسی ہے تو اِس میں باقاعدگی سے ایسے لوگ شامل ہوتے رہیں جو ایمان لا چکے ہیں لیکن ابھی بالغ مسیحی نہیں بنے۔ کلیسیا کی رسمی اور تعلیمی خدمت کے وسیلے سے شاگرد بنانے کے متعلق ارشادِ اعظم ہمیں پابند کرتا ہے کہ ہم انفرادی اور اجتماعی طور پر اُنہیں شاگرد بنائیں۔ چرچ میں ہم مل کر خدا کا کلام سنتے اور عشائے ربانی میں شامل ہو کر خوشی پاتے، خداوند کی موت کا اِظہار کرتے اور ایک دوسرے کو یاد دلاتے ہیں کہ ''ہم جو بہت سے ہیں ایک بدن ہیں'' (۲۔کرنتھیوں ۱۰:۱۷)۔

اِجتماعی عبادات کے علاوہ بھی تعلیم دینے اور نگرانی کرنے کی خدمت کلیسیا کے اراکین کی زندگیوں میں جاری رہنی چاہئے۔ ایسا رات کے کھانے پر بلانے سے، اکٹھے خریداری کرنے کے لئے جانے سے اور مل کر تفریح کے لئے جانے سے کیا جا سکتا ہے۔ شاگردیت کے عمل کو پورا ہفتہ جاری رکھا جا سکتا ہے۔ کلیسیا کے اراکین مل کر گفتگو کر سکتے، دعا کر سکتے، ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کر سکتے اور محبت اور پاکیزگی میں بڑھنے میں مدد کر سکتے ہیں۔

تعلیم دینا

تعلیمی خدمت شاگرد بنانے کے عمل کا مرکز ہے۔ ہم کلام کرنے سے

تعلیم دیتے ہیں۔ ہم بائبل میں درج تمام باتوں اور اُن تمام باتوں کی تعلیم دیتے ہیں جو یسوع نے اپنے شاگردوں کو سکھائیں۔

اِسی لئے میری کلیسیا میں اِجتماعی سطح پر تفسیری وعظ اور بائبل کی کتابوں سے سلسلہ وار تعلیم دی جاتی ہے جس میں پرانے اور نئے عہد نامے کی کتابیں اور کلامِ مقدس کے بڑے اور چھوٹے حصے باری باری شامل کئے جاتے ہیں۔ ہم لوگوں کی اِس طرح حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ وہ بالغوں کے لئے سنڈے سکول پروگرام میں بھی شامل ہوں۔ اِس میں کئی سالوں کا نصاب شامل ہے جو مسیحی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ جب لوگ اِس نصاب کو مکمل کر لیتے ہیں تو ہم اُن کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ وہ کسی اَور کو اِس نصاب میں لکھی باتوں کے متعلق بتائیں۔ ہماری کلیسیا مختلف طریقوں سے اچھی کتابوں کو پڑھنے کی بھی ترغیب دیتی ہے۔

شخصی طور پر تعلیمی خدمت اُس وقت سرانجام دی جاتی ہے جب لوگ ایک دوسرے کے ساتھ بامقصد روحانی گفتگو کرنا سیکھ لیتے ہیں۔ مَیں بحیثیت پاسبان ہر ہفتے پلپٹ سے ایسا کرنے میں بھی اُن کی حوصلہ افزائی کرتا ہوں۔ روز مرہ زندگی کے مسائل، حالاتِ حاضرہ یا بچوں کے سکول کے متعلق باتیں کرنا درست ہے، لیکن جو پیغام آپ نے اتوار کے روز چرچ میں سنا ہے اُس کے متعلق بھی بات کریں۔ ایک دوسرے سے پوچھیں کہ خدا نے آپ کو اپنی ذات کے متعلق کیا سکھایا ہے۔ اِس طرح کے تعلقات بڑھانے میں مدد دینے کے لئے چھوٹے گروپ بنانا مفید ہوسکتا ہے۔

اِصلاح کرنا

شاگرد بنانے کے عمل میں بعض اوقات کسی کو اُس کے فیصلوں کے متعلق خبردار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب آپ لوگوں کو عمومی سچائیوں کی تعلیم دیتے ہیں تو وہ نشوونما پاتے ہیں، لیکن مخصوص غلطیوں کی اصلاح کرنے سے بھی وہ آگے بڑھتے ہیں۔ ایک مسیحی ہونے میں اِس بات کو پہچاننا بھی شامل ہے کہ گناہ ہمیں دھوکا دیتا ہے اور ہمیں دوسرے ایمان داروں کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ ہم پر وہ باتیں واضح کریں جنہیں ہم خود دیکھ نہیں پاتے۔

درحقیقت آپ دوسروں کو اپنی اصلاح کرنے کی دعوت دے کر اور ایسا کرنے کے عمل کو اُن کے لئے آسان بنا کر شاگردیت کے تعلق میں راہنمائی کر سکتے ہیں، لیکن ضرورت کے وقت دوسروں کی اصلاح کرنے کے لئے آپ کو انسان سے زیادہ خدا سے ڈرنا ہے اور ایسا کرنے کی وجہ سے اُن کی طرف سے ٹھکرائے جانے کا خطرہ مول لینا ہے۔

حتمی طور پر اصلاح کے کام کا تعلق پوری جماعت سے ہے جو اُس وقت کی جاتی ہے جب کوئی رُکن یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ مسیح کے بجائے اپنے گناہ کو زیادہ عزیز رکھتا ہے۔ اُس شخص کو کئی بار خبردار کرنے کے بعد کلیسیا کی رُکنیت اور عشائے ربانی سے خارج کر دیا جاتا ہے (متی ۱۸:۱۵-۲۰)۔ تاہم کلیسیا میں اصلاح کا زیادہ تر کام شاگردیت کے تعلق میں شخصی طور پر ہونا چاہیئے۔

عملی نمونہ پیش کرنا

یہ بات قابلِ غور ہے کہ یسوع نے اپنے شاگردوں کو صرف تعلیم دینے کا حکم نہیں دیا بلکہ یہ بھی کہا کہ لوگوں کو فرماں برداری کرنا سکھاؤ۔ شاگردیت کا مقصد لوگوں کی زندگیوں میں تبدیلی لانا ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ شاگردیت کسی شخص کے ساتھ مل کر کوئی کتاب بلکہ بائبل پڑھنے سے بڑھ کر ہے۔ شاگردیت یہ ہے کہ دوسروں کے سامنے مکمل طور پر مسیحی زندگی بسر کی جائے۔ اِس بات میں ہمارا عملی نمونہ مسیح ہے۔ وہ ہمیں "ایک نمونہ دے گیا ہے" تاکہ ہم اُس کے "نقشِ قدم پر" چلیں (۱۔پطرس ۲: ۲۱)۔

ہم صرف اپنے الفاظ سے ہی نہیں بلکہ اپنی پوری زندگی کے عملی نمونے سے بھی سکھاتے ہیں۔ شاگردیت کا تعلق کسی ہال یا کمرے میں تعلیم دینے (جیسے ہم ہر اتوار چرچ میں تعلیم پاتے ہیں) سے زیادہ کا تقاضا کرتا ہے۔ اِس میں اِس طرح ہدایات دینے کی ضرورت ہے جیسے کوئی نوکری حاصل کرنے کے لئے تربیتی عرصہ گزارتا ہے یا کسی تربیت دینے والے یا کوچ سے سیکھتا ہے۔ شاگرد سننے، دیکھنے اور مشق کرنے سے سیکھتا رہتا اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ زیادہ ذمہ دار ہوتا جاتا ہے۔ سب سے بڑھ کر شاگردیت خاندانی زندگی کی طرح ہے۔ خاندان میں والدین اپنے بچوں کو زندگی کے ہر پہلو میں اپنے قول وفعل سے سکھاتے ہیں اور بچے آہستہ آہستہ تعلیم پاتے ہوئے بالغ ہو جاتے ہیں۔

شاگردیت فیشن ماڈلنگ جیسی ہے۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ آپ نے

فوٹو گرافی میں لباس کی نمائش کرنی ہے بلکہ آپ نے زندگی بسر کرنے کا طریقہ دکھانا ہے جس کی دوسرے پیروی کر سکیں۔ آپ نے اپنے شاگردوں کو دعوت دینی ہے کہ وہ آپ کے نقشِ قدم پر چلیں۔ مسیح پر آپ کا ایمان اُن کے لئے ایک قابلِ تقلید مثال ہو۔ اِس کے لئے آپ نے تیار ہونا ہے کہ وہ آپ کی زندگی کا مشاہدہ کر سکیں اور پھر اُنہیں اپنی زندگی میں شامل کرنا ہے تاکہ وہ آپ کو مسیح کی پیروی کرتے ہوئے دیکھ سکیں۔ مثال کے طور پر میری کلیسیا کا ہر بزرگ اِسی طرح کرتا ہے تاکہ ہماری کلیسیا کے لوگ عبرانیوں کے خط کی ہدایت پر توجہ دے سکیں ''جو تمہارے پیشوا تھے اور جنہوں نے تمہیں خدا کا کلام سنایا اُنہیں یاد رکھو اور اُن کی زندگی کے انجام پر غور کر کے اُن جیسے ایمان دار ہو جاؤ'' (۱۳:۷)۔ ہم میں سے ہر ایک کو اپنی زندگی میں شامل دوسرے مسیحیوں سے پولس کی طرح یہ کہنے کے قابل ہونا چاہئے کہ ''تم میری مانند بنو جیسا مَیں مسیح کی مانند بنتا ہوں'' (۱۔کرنتھیوں ۱۱:۱)۔ شاید یہی وجہ ہے کہ مسیحیوں کی سوانح حیات اِس قدر مفید ہیں۔

باہمی محبت

شاگردیت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ یہ باہمی محبت کی ایک صورت ہے۔ بعض اوقات یہ باہمی تعلق اور محبت برابر کی سطح کا بھی ہوتا ہے۔ مَیں طویل عرصے سے اِس تعلق سے وابستہ ہوں اور اِس بنیاد پر کہہ سکتا ہوں کہ میرے شاگردوں نے اکثر میری خدمت کی اور میرے لئے برکت اور ایمان میں حوصلہ افزائی کا باعث بنے۔ حتیٰ کہ جب مَیں نے اُن کی روحانی بھلائی

کے لئے کام کیا تو وہ میرے لئے روحانی بھلائی کا سبب بنے۔ اُنہوں نے بہتر طور پر مسیح کی پیروی کرنے میں میری مدد کی۔ ہم نے مل کر سیکھا کہ کلسیوں ۱۶:۳ میں پولس کی بات کا کیا مطلب ہے: ''مسیح کے کلام کو اپنے دلوں میں کثرت سے بسنے دو اور کمال دانائی سے آپس میں تعلیم اور نصیحت کرو ...۔''

ہم مل کر عبرانیوں ۱۰:۲۴،۲۵ کی تکمیل کے لئے کام کرتے ہیں: ''محبت اور نیک کاموں کی ترغیب دینے کے لئے ایک دوسرے کا لحاظ رکھیں اور ایک دوسرے کے ساتھ جمع ہونے سے باز نہ آئیں جیسا بعض لوگوں کا دستور ہے بلکہ ایک دوسرے کو نصیحت کریں اور جس قدر اُس دن کو نزدیک ہوتے ہوئے دیکھتے ہو اُسی قدر زیادہ کیا کرو''۔ شاگردیت میں میرا مقصد یہ ہے کہ مَیں نوجوان مسیحیوں سے محبت رکھوں اور اُن کی مدد کروں کہ وہ آخری دن کو ذہن میں رکھتے ہوئے زندگی بسر کریں، لیکن وہ بھی اِس بات کو سمجھ لیتے ہیں کہ ایسا کرنے کی میری قابلیت کا انحصار اِس بات پر ہے کہ وہ بھی ایسی زندگی بسر کرنے میں میری مدد کریں۔

حلیمی

یہ سب کچھ کیسے کیا جائے اِس پر مَیں اگلے ابواب میں زیادہ تفصیل سے بات کروں گا۔ لیکن یہاں مَیں مختصر طور پر بیان کروں گا کہ مسیح کی پیروی کرنے میں دوسروں کی مدد کرنا خطرے سے خالی نہیں ہو سکتا۔ جیسے آپ نے شاگرد بننے کے لئے اپنے آپ کو جھکایا اُسی طرح دوسروں کو شاگرد بنانے کے لئے بھی آپ کو حلیم بننا پڑے گا۔ شاگردیت میں مشکل باتیں شامل ہیں جیسے کہ

کسی بات سے انکار کرنا، مصائب میں بھی ثابت قدم رہنا، یہ جاننا کہ کب کسی بات کو برداشت کرنا اور کب نہیں کرنا اور شاگرد بنانا۔ ہوسکتا ہے آپ کی خلوص بھری پیش کشوں کوٹھکرایا جائے اور مشورت کو ردّ کر دیا جائے۔

ہم غور کر چکے ہیں کہ ہم اپنی خوبیوں سے ہی نہیں بلکہ اپنی خامیوں کے ذریعے بھی دوسروں کو شاگرد بناتے ہیں۔ مسیحی شاگردیت صنعتی وفنی ماہرین کا کام نہیں، بلکہ یوں سمجھیں کہ یہ ایسے ہی ہے جیسے ایک فقیر دوسرے کو بتاتا ہے کہ خوراک کہاں سے ملے گی۔

میرے ایک معاون پاسٹر کی اہلیہ آئرین نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ کلیسیا کی ایک خاتون اُس سے سیکھنے کی غرض سے اُس کے گھر آئی۔ آئرین نے بڑی گرم جوشی سے اُس کا استقبال کیا، مگر سوچنے لگی:

> ''میرا تو ہر کام اُلجھا ہوا ہے۔ میرے بچوں نے گھر میں اُودَھم مچا رکھا ہے اور آج میرے دل میں اپنے شوہر کے لئے بھی اچھے خیالات نہیں اِس لئے مَیں اِس خاتون کو کس طرح کچھ سکھا سکتی ہوں۔ مجھے کسی کو بھی کچھ نہیں سکھانا چاہئے۔ مجھے تو خود سیکھنے کی ضرورت ہے۔ اے خدا! تُو کیا چاہتا ہے کہ مَیں کروں؟''

تاہم خدا نے جلد ہی اِس طرح کی صورتِ احوال سے آئرین کو سکھایا کہ وہ اُس کی خوبیوں کی طرح اُس کی کمزوریوں کو بھی استعمال کرے گا۔ ایمان میں اُن دونوں خواتین کو ضرورت تھی کہ کوئی اُنہیں بتائے کہ نہ صرف اچھے بلکہ مشکل حالات میں بھی اپنے سارے دل، ساری جان، ساری عقل اور ساری طاقت سے خدا سے کیسے محبت رکھی جاتی ہے۔ آئرین نے وضاحت کی:

''خواتین کو شاگرد بناتے ہوئے مَیں نے اُنہیں ہدایات دیں، سوالات پوچھے، مل کر کتابوں پر اِظہارِ خیال کیا اور دعا کی، لیکن بعد میں اُنہوں نے مجھے بتایا کہ اُنہوں نے اُس وقت بہترین طور پر سیکھا جب کام کرتے ہوئے محض مجھے دیکھا۔ اُنہوں نے دیکھا کہ جب مَیں سارے دن کے کاموں سے تھکی ہاری تحمل سے پیش آنے کی کوشش کرتی تو خدا میری اُس کمزوری کو استعمال کرتا۔ جب مَیں نے اپنے شوہر کی خدمت کے تقاضوں کے متعلق اپنی پریشانی کے بارے میں اُنہیں بتایا تو اُنہوں نے دیکھا کہ اِن مشکلات کے باوجود مَیں کس طرح اپنے شوہر سے محبت کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔''

اِن خواتین نے گویا مشاہدہ کیا کہ آئرین کس طرح کا مٹی کا برتن ہے (۲۔کرنتھیوں ۴:۷)۔ خوش خبری کو اِس نقطۂ نظر سے سیکھنے سے اُس کی حوصلہ افزائی ہوئی کہ وہ اپنے آپ کو قربانی کے طور پر پیش کرتی رہے (فلپیوں ۲:۱۷)، یہ جانتے ہوئے کہ خدا اُس کی کمزوریوں میں بھی اپنی قدرت ظاہر کرے گا۔ خدا نے اُن خواتین سے محبت رکھنے اور اُن کی خدمت کرنے کے لئے اُس کی ضروریات پوری کرنے سے بار بار ثابت کیا کہ وہ وفادار خدا ہے۔ آئرین کے یہ الفاظ نہایت قابلِ غور ہیں:

''ہمارا اِعتماد اِس بات پر نہیں کہ ہمارے پاس بہترین گھر اور نہایت تمیز دار بچے ہیں بلکہ اِس بات پر ہے کہ اُس تمام بے ترتیبی میں خدا کا روح کام کر رہا ہے۔ ہماری کمزوریوں میں بھی خدا

ہمارے الفاظ استعمال کر کے سُست لوگوں کو خبردار کرتا، ہمت ہارے ہوئے کی حوصلہ افزائی کرتا، کمزور کو تسلی دیتا اور ہر ایک کے لئے تحمل ظاہر کرتا ہے۔ وہ یہ سب اپنے نام کو جلال دینے کے لئے کرتا ہے۔''

مقامی کلیسیا اِس طرح کے تعلقات کے لئے بہترین جگہ ہے۔ ایک کلیسیا تعلقات کی صلاح کاری کے لئے ایک مخصوص مقام ہوسکتی ہے اگرچہ اِسے باقاعدہ طور پر'' شاگردیت کے تعلقات'' کا نام نہ بھی دیا جائے۔ شاگردیت کلیسیا کے اراکین کا ایک گروہ ہی تو ہے جو ایک دوسرے کو خدا کے جلال کے لئے تیار کرنے کی ذمہ داری لیتے ہیں۔ جیسے آئرین اور اُس کی سہیلی نے ایک دوسرے کے لئے کیا۔ ہم کاہنوں اور مقدس قوم کی مملکت ہیں، نئے عہد نامے کے اِس خیال کو ہم اِس پہلو سے بھی دیکھتے ہیں (۱۔پطرس ۲:۹)۔ جب شاگردیت پاسبانی خدمت کی پہچان بنتی ہے تو کلیسیا کی روزمرہ زندگی میں پاسبانی خدمت کا عمل کس قدر بہتر ہو جاتا ہے۔

یہ بات جاننے کے لئے بھی حلیمی کی ضرورت ہے کہ بعض اوقات لوگ آپ کی کلیسیا چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ تاہم یہ حقیقت ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہم پھر بھی کشادہ دِلی سے اُن سے محبت کرتے رہیں۔ ہم اِس غرض سے لوگوں کو اپنا وقت نہیں دیتے، اُن کے لئے دعا نہیں کرتے اور اُن سے محبت نہیں رکھتے کہ بدلے میں ہمیں کیا ملے گا۔ بلکہ ایسا سب کرنے کی وجہ صرف اور صرف یہ جاننے کا اطمینان اور خوشی ہے کہ اب وہ جہاں بھی جائیں گے بہتر مسیحی زندگی بسر کرنے کے لئے تیار اور بنیادی طور پر مسیح کی آمدِ ثانی کے لئے تیار ہیں۔

آسمان کی طرف راہنمائی کرنا

انسان ہونا شاگرد ہونا ہے۔ خدا تعالیٰ نے آدم اور حوا کو شاگردیت یا خودمختاری میں سے ایک کا اِنتخاب کرنے کے لئے نہیں کہا تھا بلکہ یہ کہ اُنہیں خدا اور شیطان میں سے ایک کی پیروی کرنے کا اِنتخاب کرنا ہے۔ ہم سب شاگرد ہیں اور ہمارے سامنے ایک ہی سوال ہے کہ ہم کس کے شاگرد ہیں؟ کیا ہم دوسرے ایمان داروں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے آسمانی شہر کی طرف بڑھ رہے اور دوسروں کی ایسا کرنے میں راہنمائی کر رہے ہیں؟

چارلس سپرجن کا اپنی خدمت کے متعلق بیان مجھے بہت پسند ہے۔ اپنی سوانح حیات میں اُس نے اپنا موازنہ جان بنین کی کتاب ''مسیحی کا سفر'' کے کردار ''دِلاور'' سے کیا ہے جو آسمانی شہر کی طرف جانے والوں کی مدد کرتا ہے۔

> ''جیسے جان بنین کا کردار دِلاور اپنی خدمت میں مصروف ہے اِسی طرح مَیں اپنی چھوٹی سی خدمت کر رہا ہوں۔ مَیں اپنے آپ کو اُس کے جیسا بہادر نہیں کہہ رہا، لیکن میرا کام بھی وہی ہے جو اُس کا تھا۔ مَیں آسمانی شہر کی طرف جانے والے افراد کی مدد کر رہا اور ایسا کرتے ہوئے اُن کے راستے میں آنے والے اژدھاؤں کو مارتا اور دیوؤں کے سر کاٹتا اور کمزور اور خوف زدہ لوگوں کی راہنمائی کر رہا ہوں۔ مَیں اکثر ڈرتا ہوں کہ کہیں کمزور دل لوگ راستے میں ہی نہ رہ جائیں۔ لیکن خدا کے فضل اور ایک دوسرے کے لئے آپ کی محبت، فکر اور مدد کے باعث مجھے اُمید ہے کہ ہم

سب بحفاظت دریا کے کنارے تک پہنچ جائیں گے۔ آہ، اِس دُشوار راستے میں بہت سے لوگوں سے مَیں جدا ہو چکا ہوں۔ مَیں نے اُنہیں دریا کی طغیانی میں بھی گیت گاتے ہوئے سنا بلکہ مَیں نے چمکیلے لباس والوں کو اُنہیں پہاڑی کی طرف لے جاتے اور آسمانی شہر کے پھاٹکوں میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔‘‘

باب 4

شاگردیت پر اعتراضات

مَیں نے ''شاگردیت'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔ممکن ہے دوسرے لوگ اِس لفظ کے مختلف معانی لیتے ہوں، لیکن مَیں نے دوسروں کی زندگیوں میں دانستہ طور پر روحانی بھلائی کرتے ہوئے مسیح کی پیروی کرنے میں اُن کی مدد کرنے کے لئے شاگردیت کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اِس میں تعلق بنانے میں پہل کرنا،تعلیم دینا،عملی نمونہ پیش کرنا،محبت رکھنا اورحلیم بننا شامل ہے۔

لیکن اگر ہم اِس اصطلاح پر متفق بھی ہو جائیں تو بھی بعض مسیحی شاگردیت کے نظریے کو ہی نہیں سمجھ پاتے۔ یہ اُن کے نزدیک عجیب سا خیال ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اِس کا مطلب دوسروں پر غیر ضروری خیالات عائد کرنا ہے۔ وہ یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتے کہ وہ دوسروں سے ''بالاتر'' ہیں۔

شاگردیت کے متعلق بے شمار اعتراضات پیش کئے جا سکتے ہیں۔لیکن یہاں میں چند ایک اعتراضات کے متعلق اپنے جواب مختصر طور پر پیش کروں گا۔

اعتراض نمبر ا: ''شاگرد بنانے کے لئے یہ شخص اچھا نمونہ نہیں۔''

جواب: وہ تو آپ بھی نہیں۔ صرف خدا ہی کامل ہے۔ وہ میرے اور آپ کے جیسے کمزور لوگوں کو استعمال کرنے سے جلال پاتا ہے۔آپ جس قدر زیادہ حلیم ہوں گے اُسی قدر آپ جانیں گے کہ آپ کو ہر حقیقی شاگرد سے سیکھنے کی ضرورت ہے۔

اعتراض نمبر۲: ''اگر کوئی شاگرد ہمیشہ اپنے اُستاد کی بات مانتا رہے تو وہ اختیار رکھنے والے دوسرے افراد کے تابع نہیں ہو گا جیسے کہ والدین، شوہر یا کلیسیا۔''

جواب: اچھی شاگردیت میں شاگرد کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ خدا کے طرف سے مقرر دوسرے اختیارات کے تابع ہو۔

اعتراض نمبر۳: ''یہ سارا عمل اپنی ذات کو مرکز بنانے والا اور غرور سے بھرا ہوا لگتا ہے۔''

جواب: مَیں اِس بات کو سمجھتا ہوں کہ ممکن ہے یہ عمل بظاہر ایسا ہی دکھائی دے رہا ہو۔ لیکن مسیحی شاگردیت میں ہمیں اُس وقت تک کسی کے نقشِ قدم پر چلنے کے لئے کہا گیا ہے جب تک وہ مسیح کے پیچھے چلتا رہتا ہے۔ اِس میں ہمیں کسی کے انداز و اطوار، ثقافتی ترجیحات، دنیاوی حکمت یا شخصی عادات کو اپنانے کے لئے نہیں کہا گیا۔ حتیٰ کہ شاگردیت کے عمل میں ہم نے ایک دوسرے کے سامنے مسیح کا نمونہ پیش کرنا ہے اور یہ ایک حلیم کام ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ بائبل کے مطابق ہے۔

اعتراض نمبر۴: ''کیا ایسا کرنا کسی پر دباؤ ڈالنا نہیں ہے اور کیا آپ زبردستی کسی پر اپنے خیالات نہیں ٹھونس رہے؟''

جواب: مسیحی شاگردیت باہمی رضا مندی سے قائم ہونے والے تعلق میں کی جاتی ہے۔

اعتراض نمبر۵: ''مجھے اِس کی ضرورت نہیں۔ میرا مطلب ہے مسیحی ایمان کی نہایت اہم باتیں تو واضح ہیں۔ لہٰذا مَیں اِس قدر مصروف ہوں کہ اِسے اپنی ترجیح نہیں بنا سکتا۔''

جواب : یہ خیال تو اُس شخص جیسا ہے جو تنہا رہنا اور اپنے تمام کام اکیلے کرنا پسند کرتا ہے۔ یسوع نے اِس لئے اپنی جان قربان نہیں کی کہ ہر کوئی علیٰحدہ علیٰحدہ زندگی گزارے بلکہ اِس لئے کہ تمام کلیسیا کی صورت میں اکٹھے رہیں۔ خدا آپ کو اپنا لے پالک بیٹا بنا کر اپنے خاندان میں شامل کرتا ہے تا کہ آپ کے پاس بہن بھائی ہوں۔ نیز اُس نے فرمایا ہے کہ ہم اُس کے خاندان میں اپنی رُکنیت اور اُس کے لئے اپنی محبت کا اظہار ایک دوسرے سے محبت رکھنے کے وسیلے سے کریں۔ ہم مقامی کلیسیا کے تابع ہو کر اور اُس میں رفاقت رکھ کر ایسا کرتے ہیں۔ مسیحی ہونا ہمیشہ ایک شخصی فیصلہ ہے، لیکن تنہائی میں زندگی بسر کرنے سے اُس کا کوئی تعلق نہیں۔ آپ کو ضرورت ہے کہ آپ دوسروں کی زندگیوں میں اور دوسرے آپ کی زندگی میں شامل ہوں۔ صرف خدا ہی وہ ہستی ہے جو کچھ بھی سیکھنے کا محتاج نہیں۔

اعتراض نمبر۶: ''یہ صرف اُن افراد کے لئے ہے جو دوسروں سے ملنا ملانا پسند کرتے ہیں۔''

جواب: نہیں۔ یہ مسیحیوں کے لئے ہے۔ ہوسکتا ہے آپ کی شخصیت ایسی ہو کہ آپ دوسروں سے بہت کم میل جول رکھنا پسند کرتے ہوں، لیکن یہ کہنا کہ مَیں کسی سے بھی تعلق نہیں رکھنا چاہتا اُس ایمان کا چناؤ نہیں جس کی بنیاد محبت اور معافی پر ہو۔ دوسرے بالغ مسیحیوں سے بات کریں تا کہ آپ کو اپنی زندگی میں یہ بات جاننے میں مدد ملے۔

اعتراض نمبر۷: ''مَیں کسی کو شاگرد نہیں بنا سکتا۔ مَیں کامل نہیں، مجھ سے غلطیاں ہوتی ہیں اور مَیں اِس کام کے لئے کم عمر بھی ہوں۔''

جواب: اگر آپ حقیقی طور پر یسوع کے پیچھے چل رہے ہیں تو آپ کو صرف یہ کرنا ہے کہ جو کچھ آپ جانتے ہیں وہ دوسروں کو بتائیں نہ کہ وہ جو آپ کو معلوم نہیں۔ آپ کے اِرد گرد بہت سے لوگ خوش خبری سے ناواقف ہوں گے۔ اپنی کلیسیا کے اراکین کے ساتھ مل کر آپ اُن سے سوالات پوچھنے سے روحانی گفتگو کر سکتے، جو کچھ آپ سیکھ رہے ہیں اُنہیں بتا سکتے اور اُن کے لئے دعا کر سکتے ہیں۔ حقیقی معنوں میں یسوع کی پیروی کرنے والا کوئی بھی شخص دوسروں کو شاگرد بنا سکتا ہے۔

حاصلِ کلام

شاگردیت دانستہ طور پر کسی کے ساتھ روحانی بھلائی کرنے سے مسیح کی پیروی کرنے میں اُس کی مدد کرنا ہے۔ ہم اِس لئے مسیحی ہیں کیونکہ کسی نے ہمیں شاگرد بنایا اور کسی نے اُنہیں شاگرد بنایا۔ یہ سلسلہ ابتدائی شاگردوں تک پہنچتا ہے۔

یسوع کے ابتدائی چشم دید گواہوں نے تعلیم دی کہ اُس نے اُنہیں کیا کرنے کا حکم دیا تھا، اِس طرح اُنہوں نے اپنے کانوں سے سننے والے گواہ پیدا کئے۔ یہ سلسلہ آج تک جاری ہے اور اب اُسے آگے بڑھانے کی باری ہماری ہے۔ خدا کی حاکمیت میں مستقبل کی نسلوں کے شاگرد ہونے کا اِنحصار اِس بات پر ہے کہ ہم اِن ابتدائی شاگردوں کے نقشِ قدم پر چلیں۔ ہم خود یسوع کے شاگرد ہیں اور دوسروں کو شاگرد بنانا اِس عمل کا حصہ ہے۔

اب تک مَیں زیادہ تر فرداً فرداً شاگرد بنانے کی حوصلہ افزائی کرتا رہا ہوں۔ ہم اپنی کلیسیا سے باہر بعض ایمان داروں کو شاگرد بنا سکتے ہیں۔ تاہم اپنے اِرد گرد کی دُنیا پر مسیح کی محبت کو واضح طور پر ظاہر کرنے کے لئے (یوحنا ۱۳:۳۴،۳۵) ہمارا شاگردیت کا زیادہ تر کام مقامی کلیسیا کے اندر ہو گا۔ ہر مسیحی کو صرف ایک اَور مسیحی کی ضرورت نہیں بلکہ ہم میں سے ہر ایک کو پوری کلیسیا کی ضرورت ہے۔ اگلے حصے میں ہم اِسی بات پر غور کریں گے۔

حصہ دُوُم

ہمیں کہاں شاگرد بنانے چاہئیں؟

باب 5

مقامی کلیسیا

ڈاسن ٹراٹمین (Dawson Trotman) کی زندگی قابلِ توجہ ہے۔ ۱۹۳۰ء کی دہائی کے اِبتدائی سالوں میں ٹراٹمین ایک جوان شخص تھا جو لکڑی کے گودام میں کام کرتا تھا۔ اُس وقت وہ ۲۔تیمتھیس ۲:۲ سے بہت متاثر ہوا: ''جو باتیں تُو نے بہت سے گواہوں کے سامنے مجھ سے سنی ہیں اُن کو ایسے دیانت دار آدمیوں کے سپرد کر جو اَوروں کو بھی سکھانے کے قابل ہوں۔'' اُس نے ہائی سکول کے طالب علموں کو تعلیم دینا شروع کیا کہ وہ ایک دوسرے کو شاگرد بنائیں اور ۱۹۳۳ء میں اُس نے اپنی خدمت امریکہ کی بحری فوج تک پھیلا دی اور دی نیویگیٹرز (The Navigators) کے نام سے ایک گروپ بنایا۔ وہ ایک جہازران کا صلاح کار بنا جس نے بحری جہاز یو۔ایس۔ایس۔ ''ویسٹ ورجینیا'' (USS West Virginia) پر بہت سے جہازرانوں کی صلاح کاری کی۔ پرل ہاربر پر جہاز کے ڈوبنے سے پہلے ایک سو پچیس افراد مسیح میں آگے بڑھ رہے اور اپنے ایمان سے دوسروں کو آگاہ کر رہے تھے۔ دوسری جنگِ عظیم کے دوران دی نیویگیٹرز منسٹری امریکہ کے جہازوں اور پوری دُنیا میں موجود امریکی اڈوں پر ہزاروں لوگوں میں پھیل چکی تھی۔

دی نیویگیٹرز نے ۱۹۵۱ء تک بڑھتی ہوئی بحری فوج میں کام کرنا جاری رکھا اور ساتھ ہی نیبراسکا (Nebraska) یونیورسٹی کے طالب علموں میں بھی

کام کرنا شروع کر دیا۔ ۱۹۵۶ء میں ٹراٹمین نے نیویارک میں ایک ڈوبتی ہوئی لڑکی کو بچاتے ہوئے وفات پائی۔ لیکن اُس کا شروع کیا ہوا کام اب بھی جاری ہے۔ آج پوری دنیا میں سیکڑوں کالجوں میں نیویگیٹرز کے گروپ ہیں جو طالب علموں کے درمیان بشارتی خدمت اور شاگردیت کی خدمت جاری رکھے ہوئے ہیں۔

دی نیویگیٹرز کی ویب سائٹ پر اُس ادارے کے متعلق لکھا ہے: ''ایک مسیحی خدمت جو لوگوں کی مسیح میں بڑھنے میں مدد کرتی ہے جب وہ اِس سرزمین پر زندگی گزارتے ہیں۔'' وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ''ہم ایک زندگی کی دوسری زندگی کی صلاح کاری کرنے یعنی لوگوں کے ساتھ تعلق قائم کرنے اور خدا کے جلال کے لئے اپنے اِردگرد کی دُنیا پر اثر انداز ہونے کے لئے شاگرد تیار کرنے سے یسوع مسیح کی خوش خبری پھیلاتے ہیں''۔ مَیں خاص طور پر اِس پہلو میں اُن کی شاگرد بنانے کی خدمت کے لئے شکرگزار ہوں۔

چرچ کے متعلق کیا خیال ہے؟

یہ دلچسپ بات ہے کہ دی نیویگیٹرز کے یہ دونوں مختصر بیانات یہ بتاتے ہیں کہ کلیسیاؤں کو کیا کرنا چاہئے۔

بعض لوگ دی نیویگیٹرز جیسی پیرا چرچ منسٹریز کو چرچ کی جگہ دینے کی بات کرتے ہیں۔ پیرا (para) کا مطلب ہے ''کسی کے پہلو میں'' یا ''ساتھ ہونا''۔ لہٰذا یہ قابلِ قدر سوال ہے کہ یہ پیرا چرچ منسٹریز واقعی چرچ کے ساتھ کام کر رہی ہیں یا چرچ سے الگ ہو کر۔ چند ایسی صورتیں ہیں جن میں یہ

خدمت مقامی کلیسیا سے الگ ہو گی جیسے کہ بحرالکاہل میں جنگی طیارے پر موجود افراد کی شاگردیت مقامی کلیسیا سے الگ ہو گی۔ تاہم یونیورسٹی یا کاروباری لوگوں میں شاگرد بنانے اور شاگردیت میں نشوونما پانے کے عمل کو مقامی کلیسیا سے الگ رکھنا ایک المناک غلطی ہو گی۔

اگر کلیسیا کے بغیر شاگرد بنانا دانش مندی نہیں تو یہ بات اِس سے بھی بدتر ہے کہ کلیسیا شاگرد بنانے کی خدمت سرانجام نہ دے۔ اِس کے باوجود کیا بہت سی مقامی کلیسیاؤں کی یہی صورتِ حال نہیں؟

مسیحی کلیسیا میں شامل ہونے آتے ہیں، لیکن وہاں ایسا کوئی نہیں جو اُن کا خیال رکھے۔ کلیسیائیں اپنے اِردگرد موجود طالب علموں کو خوش خبری کا پیغام نہیں سناتیں۔ کلیسیا کے اراکین میں مہمان نوازی کی خوبی بہت کم پائی جاتی ہے۔ صرف خاص موقعوں پر ہی کسی کو دعوت دی جاتی ہے۔ مرد اپنی بیویوں کو تعلیم نہیں دیتے اور بیویاں یا بزرگ خواتین عام طور پر جوان خواتین کو شاگرد نہیں بناتیں۔ کلیسیا کے اراکین ایک دوسرے کی بائبلی لحاظ سے راہنمائی نہیں کرتے۔ مصیبت زدہ خاندان یا کسی ایسے جوڑے کی مدد کرنے کے بارے میں نہیں سوچا جاتا جس کی ازدواجی زندگی مسائل سے دو چار ہو۔ بشارتی خدمت پر توجہ نہیں دی جاتی۔ صرف چند نوجوان مرد دوسرے جوانوں کے ساتھ مل کر کلامِ مقدس کا مطالعہ کرتے ہیں۔

ایسی کلیسیاؤں کی موجودگی میں یہ حیرانی کی بات نہیں کہ لوگ پیرا چرچ منسٹریز کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں۔ اُن کے تجربے نے اُنہیں سکھایا ہے کہ شاگردیت کے لئے مقامی کلیسیا کی طرف رُخ کرنا بے فائدہ ہے۔

شاگرد بنانا کلیسیا کا کام ہے

تاہم بائبل کی تعلیم یہ ہے کہ مقامی کلیسیا شاگردیت کے لئے فطری ماحول رکھتی ہے۔ درحقیقت بائبل سکھاتی ہے کہ شاگردیت کے سلسلے میں مسیحیوں کی بنیادی اُستاد کلیسیا خود ہے۔ یہ کام وہ اپنے ہفتہ وار اِجتماع اور جواب دہی کے نظام (اِس باب میں آگے جا کر اِس پر غور کریں گے) اور اِس کے ساتھ بزرگوں اور کلیسیا کے اراکین (اگلے باب میں اِس پر غور کریں گے) کے وسیلے سے کرتی ہے۔ یہ سب کام ون ٹو ون شاگردیت کے زُمرے میں کئے جاتے ہیں یعنی کوئی ایک شخص دوسرے شخص کی شاگردیت کرتا ہے۔ اِس پر اب تک ہم غور وخوض کرتے رہے ہیں۔

جمع ہونے والی مقامی کلیسیا اُن افراد کے وسیلے سے خدا کی تمام مرضی کی منادی کرنے کی ذمہ دار ہے جن کے پاس یہ نعمت ہے۔ بپتسمے کے وسیلے سے یہ تصدیق کرتی ہے کہ اُن افراد کے ایمان کا اقرار قابلِ اعتبار ہے۔ عشائے ربانی سے یہ خداوند کی موت کا اِظہار کرتی اور بہتوں کو ایک بدن میں شامل کرتی ہے۔ اور کسی کو کلیسیا سے خارج کرنے سے یہ اُن لوگوں کو اپنی رُکنیت سے الگ کرتی ہے جن کی زندگی اپنے ایمان کے اقرار کے برعکس ہوتی ہے اور وہ توبہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔

یہ باتیں کلیسیا کے بدن کو ہڈیوں کا ڈھانچا فراہم کرتی ہیں۔ اب ہم اُس کے تعلقات کی طرف آتے ہیں جو کہ اِس بدن کے لئے گوشت اور پٹھوں کی طرح ہیں۔ کلیسیا کی اِجتماعی زندگی میں اُس کے اراکین اِس طرح ایک

دوسرے سے محبت رکھنا سیکھتے ہیں، جیسے مسیح نے اُن سے محبت رکھی: ''مَیں تمہیں ایک نیا حکم دیتا ہوں کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو کہ جیسے مَیں نے تم سے محبت رکھی تم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ اگر آپس میں محبت رکھو گے تو اِس سے سب جانیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو'' (یوحنا ۱۳:۳۴،۳۵)۔ یسوع نے اپنے شاگردوں سے کیسی محبت رکھی؟ اُس نے اُن سے وہ محبت رکھی جو مسلسل باپ کی باتوں کی طرف اشارہ کرتی رہی۔ اُس کی محبت کا اِظہار باپ کی فرماں برداری کرنے کے وسیلے سے ہوا۔ اِس محبت سے اُن کی یقین دہانی ہوئی کہ اُن کے لئے ایک جگہ تیار ہے۔ اِس محبت میں اُس نے بالآخر اُن کے لئے اپنی جان قربان کر دی تا کہ اُنہیں معافی مل سکے۔ اب سوچیں: ہم کہاں بہتر طور پر اِس محبت کا اِظہار کر سکتے ہیں؟ اِس سوال کا جواب یہ ہے: ایک ایسے ماحول میں جہاں ہم باپ اور بیٹے کی باتوں کی طرف دوسروں کی توجہ دلا سکیں۔ بپتسمے کے وسیلے سے توبہ کرنے کی تصدیق کر سکیں، یہ توثیق کرنے سے کہ عشائے ربانی کے وسیلے سے بہت سے لوگ ایک بدن ہیں اور دوسروں کی خاطر اپنے منصوبے ترک کرنے اور دشمنیاں معاف کرنے سے۔ اِس طرح ڈھانچا اور گوشت باہم پیوستہ ہو جاتے ہیں۔ اِن نہایت بنیادی باتوں میں مقامی کلیسیا تمام مسیحیوں کی مرکزی اُستاد ہے۔ ہماری کلیسیائیں کبھی بھی کامل نہیں ہوں گی۔ لیکن اگر جاتھن ایڈورڈ کے الفاظ میں فردوس ''ایک محبت بھری دُنیا'' ہے (جیسے ۱۔کرنتھیوں ۱۳ باب سے ظاہر ہے) تو ایک کلیسیا کو اِس دُنیا کا پیش منظر یا جھلک پیش کرنی چاہئے۔

جمع ہونا

کلیسیا کی شاگردیت کی خدمت اُس کے جمع ہونے سے شروع ہوتی ہے۔ عبرانیوں کے خط کے مصنف نے لکھا ہے ''محبت اور نیک کاموں کی ترغیب دینے کے لئے ایک دوسرے کا لحاظ رکھیں اور ایک دوسرے کے ساتھ جمع ہونے سے باز نہ آئیں جیسا بعض لوگوں کا دستور ہے بلکہ ایک دوسرے کو نصیحت کریں اور جس قدر اُس دن کو نزدیک ہوتے ہوئے دیکھتے ہو اُسی قدر زیادہ کیا کرو'' (۱۰:۲۴،۲۵)۔

ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم مسیح کی پیروی کرنے میں ایک دوسرے کی مدد کریں یا جیسے عبرانیوں کے خط میں لکھا ہے ایک دوسرے کو محبت اور نیک کام کرنے کی ترغیب دیں۔ عبرانیوں کے خط کے مصنف نے کیا لکھا ہے کہ کلیسیا کس طرح اِس مقصد کو حاصل کرتی ہے؟ ایک دوسرے کے ساتھ جمع ہونے سے باز نہ آ کر۔ اِس طرح ہم ایک دوسرے کو ''نصیحت'' کرتے ہیں۔ اِس کا مطلب ہے کہ ہم باقاعدگی سے جمع ہوتے رہیں اور ہمارا باقاعدگی سے جمع ہونا یسوع کی پیروی کرنے میں دوسروں کی مدد کرتا ہے۔

اِختیار رکھنے کا نظام

یہ نظام یسوع کا تیار کردہ ہے۔ جب یسوع نے شاگردوں سے پوچھا کہ وہ کون ہے تو اُسے اُن کی تربیت کرتے ہوئے کچھ عرصہ گزر چکا تھا۔ پطرس نے جواب میں اقرار کیا کہ وہ مسیحِ موعود ہے جس کا طویل عرصے سے اِنتظار کیا جا رہا تھا۔ یسوع نے ''باپ'' کی طرف سے ''جو آسمان پر ہے'' اِس

کے جواب کی تصدیق کی اور پھر وعدہ کیا کہ وہ درست اِقرار کرنے والے پطرس پر اپنی کلیسیا بنائے گا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اِس کے بعد یسوع نے اختیار کا ایک نظام مقرر کیا۔ اُس نے پطرس کو وہ کام کرنے کا اختیار دیا جو یسوع نے خود اُس کے لئے کیا: جو کچھ ''آسمان پر'' باندھا اور کھولا جاتا ہے وہ ''زمین پر'' باندھنے اور کھولنے کا اختیار ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ پطرس اور دیگر رسول لوگوں کے ایمان کے اِقرار سنیں گے اور پھر آسمان کی طرف سے لوگوں اور اُن کے اقراروں کی تصدیق یا تردید کریں گے جیسے یسوع نے پطرس کے اِقرار کے ساتھ کیا (متی ۱۶: ۱۳-۲۰)۔

بعد میں یسوع نے یہی اختیار مقامی کلیسیا کو سونپا۔ ایک ایسی صورتِ حال کا تصور کرتے ہوئے جس میں کسی شخص کی زندگی اُس کے ایمان کے اقرار کے برعکس ہو یسوع نے جمع ہونے والی مقامی کلیسیا کو باندھنے اور کھولنے کا اختیار دیا۔ کلیسیا کو یہ پرکھنے کی ضرورت ہوگی کہ وہ کسی شخص کے ایمان کے اقرار کی تصدیق کرنا جاری رکھے یا اُسے کلیسیا کی رُکنیت سے خارج کر دے (دیکھیں متی ۱۸: ۱۵-۲۰)۔

مختصر یہ کہ جمع شدہ کلیسیا کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ تصدیق کرے یا تردید کر دے کہ کون مسیح کے بدن میں شامل ہے اور کون شاگرد ہے اور ایسا کرنے سے وہ شاگردیت کے لئے ذمہ داری اور جواب دہی کا ماحول مہیا کرتی ہے۔ جس شخص کو مَیں شاگرد بنا رہا ہوں کیا وہ ایک ایمان دار ہے؟ غیر ایمان دار ہے؟ کسے یہ بتائے جانے کی ضرورت ہے کہ وہ ایک غیر ایمان دار کی طرح زندگی بسر کر رہا ہے؟

ایک دوسرے کو بپتسمہ دینا اور تعلیم دینا

ایک کلیسیا کس طرح تصدیق کرتی ہے کہ کون لوگ شاگرد ہیں؟ بپتسمہ اور عشائے ربانی دینے سے۔ یہ بتانے کے بعد کہ آسمان اور زمین کا کل اختیار میرے پاس ہے، یسوع نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ ''تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور اُن کو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو اور اُن کو یہ تعلیم دو ...۔'' کسی کو بپتسمہ دینا باقاعدہ طور پر اِس بات کو قبول کرنا ہے کہ ''وہ یسوع کے بدن میں شامل ہے'' اور پھر یہ ضروری ہے کہ یسوع کے اُن نمائندوں کو تعلیم دی جائے (متی ۲۸:۱۸-۲۰)۔ اور پولس نے لکھا ہے کہ عشائے ربانی کے وسیلے سے ''ہم جو بہت سے ہیں ایک بدن ہیں'' (۱۔کرنتھیوں ۱۰:۱۷)۔

اعمال کی کتاب اور خطوط میں ہمیں رسولوں کا شاگردیت کا پروگرام ملتا ہے۔ وہ لوگوں کے گروہوں میں شاگرد بنانے کے لئے گھومتے رہنے والے افراد نہیں تھے بلکہ اُنہوں نے کلیسیاؤں میں لوگوں کو بپتسمہ دیا جہاں فرداً فرداً شاگردیت اور رفاقت رُونما ہوئی۔ لہٰذا پطرس نے پینتی کوست کے دن خوش خبری کی منادی کی، لوگوں نے توبہ کی اور بپتسمہ لیا، لوگ گھروں اور ہیکل میں باقاعدگی سے جمع ہو کر روٹی توڑتے تھے اور وہ سب یروشلیم کی کلیسیا میں شامل ہو گئے۔ پھر شاگرد سب قوموں میں پھیل گئے اور لوگوں کو بپتسمہ اور تعلیم سے ''الگ'' یا عشائے ربانی سے ''الگ'' یا خداداد قابلیت رکھنے والے اساتذہ سے'' الگ'' شاگرد نہیں بنایا، بلکہ اُنہوں نے ایسی کلیسیائیں قائم

کیں جو فرماں بردار تھیں اور دوسروں کو فرماں برداری کی تعلیم دیتی تھیں۔

نئے عہد نامے میں شاگردوں کی فرماں برداری اور شاگردیت کی خدمت کا مرکزی مقام کلیسیا ہے۔ یہ اختیاری نہیں بلکہ بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ اگلے باب میں ہم اِس پر خاص طور پر بزرگوں اور کلیسیا کے کام کی اصطلاح میں غور کریں گے۔

باب 6
پاسبان اور کلیسیا کے اراکین

جیسے کہ ہم نے گذشتہ باب میں غور کیا ہے کہ مقامی کلیسیا شاگردیت کے تعلقات کے لئے فطری مقام ہے۔ ہم کلیسیائی اِجتماع کے پس منظر میں شاگردیت کی خدمت کی بات کرتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ رسومات کے وسیلے سے کلیسیائیں ذمہ داری اور جواب دِہی کا نظام رکھتی ہیں۔ تاہم کلیسیا کی زندگی کے دو اَور معاملات قابلِ توجہ ہیں : پاسبانوں یا پاسٹروں کا کام اور کلیسیا کے اراکین کی ذمہ داری۔ یہ دونوں باتیں ایک مسیحی کی زندگی میں بھی نہایت اہم ہیں۔

پاسبان خدا کے کلام سے شاگرد بناتے اور شاگرد بنانے کے لئے تیار کرتے ہیں

آئیں پہلے پاسبانوں کی خدمت پر غور کرتے ہیں۔ نئے عہد نامے میں نگہبان یا بزرگ (بائبل میں دونوں الفاظ کو متبادل کے طور پر استعمال کیا گیا ہے) کا بنیادی کردار لوگوں کو خدا کے کلام سے تعلیم دے کر شاگرد بنانا ہے۔ ابتدائی طور پر وہ یہ کام مبشر کی حیثیت سے کرتے ہیں۔ پولس نے تیمتھیس کو لکھا کہ ''بشارت کا کام انجام دے'' (۲۔تیمتھیس ۴:۵) کیونکہ ایمان مسیح کا کلام سننے سے پیدا ہوتا ہے (رومیوں ۱۰:۱۷)۔

لیکن زیادہ وسیع تناظر میں خدا نے پاسبانوں یا نگہبانوں کو اِس لئے مقرر کیا کہ وہ کلیسیا کو کلامِ مقدس کی تعلیم دینے سے شاگرد بنائیں۔ وہ اِجتماعی عبادات اور چھوٹے گروہوں یا فرداً فرداً دونوں طرح سے تعلیم دیتے ہیں۔ اور تعلیم دینے میں اُن کا ایک مقصد یہ ہے کہ کلیسیا کو خدمت کے کاموں کے لئے تیار کریں تاکہ وہ محبت میں ترقی کرے (افسیوں ۴: ۱۱-۱۶)۔ وہ کلیسیا کے اراکین کو شاگرد بناتے ہیں تاکہ وہ دوسروں کو شاگرد بنا سکیں۔

پاسبان اور بزرگ کلیسیا کے لئے کیسا زبردست تحفہ ہیں! پطرس اِس کی ایک عمدہ مثال ہے۔ اُس نے پینتی کوست پر بشارتی خدمت کی۔ اُس نے مقدسین کے نام خطوط لکھے۔ اُس کی تعلیمی اور تحریری دونوں خدمتیں پرانے عہد نامے سے خدا کے کلام کی تفاسیر تھیں۔

پولس بھی ایک بہترین مثال ہے۔ اُس نے نوجوان پاسبان تیمتھیس کو لکھا کہ وہ اپنی تعلیم کی خبرداری کرے (۱۔تیمتھیس ۴: ۱۶)۔ تیمتھیس کے نام اُس کے دونوں خط اُس کی فکر ظاہر کرتے ہیں کہ پاسبان خدا کے کلام پر عمل کرنے والے ہوں، اُن کی زندگیاں اُس سے تشکیل پائیں اور وہ یہ دوسروں کو سکھانے کے قابل ہوں۔

اگر آپ کسی ایسے چرچ جاتے ہیں جہاں آپ خدا کا کلام نہیں سنتے تو مَیں بس اِتنا ہی کہوں گا کہ وہاں جا کر آپ اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔ ایسا اِس لئے ہے کیونکہ نگہبان کی تعلیمی خدمت کلیسیا کی شاگردیت کی خدمت کی بنیاد ہے۔ یہ خدمت خوراک اور پانی مہیا کرتی ہے جس سے کلیسیا میں شاگردیت کے تمام تعلقات سیر ہوتے ہیں۔ آپ نے گذشتہ اتوار اِس بات کا تجربہ کیا

اور اُمید ہے کہ جب آپ اپنی کلیسیا کے کسی بزرگ سے راہنمائی مانگیں گے تو پھر اُس کا تجربہ کریں گے۔ لیکن اگر ایسا نہیں ہوتا تو پھر اپنی کلیسیا بدل لیں اور ایسی کلیسیا کا انتخاب کریں جہاں کلامِ مقدس کی تعلیم دی جاتی ہے تاکہ آپ کی روح کو اور آپ کے وسیلے سے دوسروں کو کلامِ مقدس کی تعلیم کی خوراک اور پانی میسر ہو۔

پاسبان بپتسمہ اور عشائے ربانی دینے میں راہنمائی کرتے ہیں

تعلیم دینے کی خدمت کے ساتھ رسومات کی خدمت وابستہ ہے۔ رسومات بھی سکھانے کا پہلو رکھتی ہیں۔ مثال کے طور پر عشائے ربانی میں حصہ لینا مسیح کی آمدِ ثانی تک اُس کی موت کا ''اِظہار'' کرنا ہے (۱۔کرنتھیوں ۱۱:۲۶)۔ رسومات کلیسیا کی نشاندہی کرتی ہیں، لیکن یہ مسیحی زندگی کے لئے ذمہ داری اور جواب دہی کا نظام بھی مہیا کرتی ہیں جیسے ہم نے گذشتہ باب میں غور کیا۔ یہ نشان دہی کرتی ہیں کہ کون کلیسیا کا رُکن ہے۔

پاسبان تعلیم دینے اور جواب دہی کے اِن معاملات میں راہنمائی کرتے ہیں کہ وہ بپتسمہ لینے اور کلیسیا کی رُکنیت اِختیار کرنے کے اُمیدواروں کا انٹرویو لیتے ہیں: ''آپ مسیحی کیسے بنے؟''، ''خوش خبری کیا ہے؟'' کلیسیائی خودمختاری کا حامی ہونے کی حیثیت سے میرا ایمان ہے کہ کلیسیا کی رُکنیت اور رسومات میں شامل کرنے کے متعلق فیصلے کرنے کا حتمی اختیار کلیسیا کے پاس ہے۔ لیکن کلیسیا کو بزرگوں کی راہنمائی میں چلنا چاہئے۔ جب نظم و ضبط کا کوئی معاملہ

پوری کلیسیا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے تو اُس وقت بھی بزرگ راہنمائی کرتے ہیں۔ وہ کسی کو عشائے ربانی اور کلیسیا کی رُکنیت سے خارج کرنے کی تجویز پیش کرنے سے کلیسیا کو بتاتے ہیں کہ توبہ نہ کئے جانے والے گناہ سے نمٹنے کا کیا مطلب ہے۔

اِن تمام باتوں میں بزرگ کلیسیا کو تشکیل دینے میں مدد کرتے اور ایسا ماحول فراہم کرتے ہیں جس میں شاگردیت نشوونما پا سکے۔ وہ اراکین کے لئے ایک دوسرے کی شاگردیت کرنے کے عمل کو آسان بناتے ہیں۔ وہ کلیسیا کو عام دوستانہ تعلقات رکھنے والا غیرذمہ دار ہجوم بننے سے روکتے ہیں جس میں کوئی بھی باقاعدہ طور پر کسی کا بھی ذمہ دار نہیں ہوتا اور جس میں ہر شخص اپنے لئے اِنجیل یعنی خوش خبری اور خوش خبری کی سچائی کی تعریف خود کرتا ہے۔ جہاں کوئی کسی کا ذمہ دار نہیں اور کسی کے سامنے جواب دہ نہیں تو وہاں کسی جوان ایمان دار کے لئے کسی کو شاگرد بنانا کیسے آسان ہو گا؟ وہاں کیسے معلوم ہو گا کہ ایمان دار ملحد یا ریاکار لوگوں سے کس طرح مختلف ہیں؟

پاسبان ایک نمونہ پیش کرتے ہیں

ہم غور کر چکے ہیں کہ شاگردیت کا ایک اہم ترین پہلو صلیب کے راستے پر چلنے کا عملی نمونہ پیش کرنا ہے۔ یاد کریں پولس نے کیا لکھا ہے، ''تم میری مانند بنو جیسا مَیں مسیح کی مانند بنتا ہوں'' (۱۔کرنتھیوں ۱۱: ۱)۔

بزرگ روح القدس کی طرف سے مقرر ہونے والے اور کلیسیا کی طرف سے مثالی نمونے کے طور پر پہچانے جانے والے افراد ہیں۔ وہ کامل لوگ

نہیں لیکن بے الزام ہیں۔ اِسی لئے پولس نے تیمتھیس اور ططس کو بزرگوں کی خوبیوں کے متعلق بتاتے ہوئے کردار کی اہمیت پر زور دیا ہے (ا۔تیمتھیس ۳: ۱-۷؛ ططس ۱: ۶-۹)۔ عبرانیوں کے خط کے مصنف نے بھی ہدایت کی ہے ''جو تمہارے پیشوا تھے اور جنہوں نے تمہیں خدا کا کلام سنایا اُنہیں یاد رکھو اور اُن کی زندگی کے انجام پر غور کر کے اُن جیسے ایمان دار ہو جاؤ'' (۱۳:۷)۔ غور کریں اُس نے اپنے قارئین کو یہ نہیں لکھا کہ وہ کسی بھی راہنما کی مثال کی پیروی کر لیں بلکہ یہ کہ وہ اپنے پیشواؤں کے نقشِ قدم پر چلیں۔

یہ آپ کے لئے اچھی اور بہتر بات ہے کہ آپ اُن پاسبانو ں کی کتابوں سے سیکھیں جو اِس دنیا سے رُخصت ہو چکے ہیں۔ یہ بھی ٹھیک ہے کہ آپ انٹرنیٹ پر کلام سنانے والے مبلغین کے وعظ سے لطف اندوز ہوں۔ لیکن کلامِ مقدس کا حکم یہ ہے کہ آپ اُن پاسبانوں کے ایمان کی پیروی کریں ''جنہوں نے تمہیں خدا کا کلام سنایا''۔ یہ وہ افراد ہیں جنہیں آپ کو حساب دینا پڑے گا (عبرانیوں ۱۳:۱۷)۔ اُن کی خدمت بہت نازک اور مشکل ہے۔ لہٰذا بطور شاگرد آگے بڑھنے کے لئے اُن کی زندگیوں پر غور کریں اور اُن سے دوسروں کو شاگرد بنانا سیکھیں۔

مقامی کلیسیا شاگردیت کے تعلقات کے لئے فطری مقام ہے کیونکہ یہاں پر پاسبان ہیں۔

پاسبان کلیسیا کی خدمت کرتے ہیں اور کلیسیا پاسبانوں کی خدمت میں مددگار ہے

اب ہم اِس بات پرغور کریں گے کہ کس طرح مقامی کلیسیا شاگردیت کے تعلقات کے لئے فطری مقام ہے۔ ہم اِس نکتے سے آغاز کریں گے کہ وہ کس طرح پاسبانوں سے خدمت پاتی اور اُن کی خدمت میں مددگار بنتی ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ جب کلیسیا اپنے پاسبانوں اور دیگر ایلڈروں کو خداوند یسوع کی نعمت کے طور پر قبول کرتی ہے تو درحقیقت وہ اُن کی خدمت میں مددگار بنتی ہے؟ اُنہیں کلیسیا کی محبت اور دعاؤں کے ساتھ اُن کی خوشی سے کی گئی حمایت کی بھی ضرورت ہے۔ ایک کلیسیا اُس وقت اپنے مقصد میں کامیاب ہوتی ہے جب اُس کے اراکین اپنے نگہبانوں کی عزت کرتے اور اُن کے تابع ہوتے ہیں۔ کئی مسیحی بڑی آسانی سے اِس بات کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

غور کریں پولس نے تھسلنیکے کی کلیسیا کو کیا نصیحت کی ''اے بھائیو! ہم تم سے درخواست کرتے ہیں کہ جو تم میں محنت کرتے اور خداوند میں تمہارے پیشوا ہیں اور تم کو نصیحت کرتے ہیں اُنہیں مانو اور اُن کے کام کے سبب سے محبت کے ساتھ اُن کی بڑی عزت کرو'' (۱۔تھسلنیکیوں ۵:۱۲،۱۳)۔ اُس نے تیمتھیس کو لکھا کہ اچھا اِنتظام کرنے والے بزرگ ''دوچند عزت'' کے لائق سمجھے جائیں (۱۔تیمتھیس ۵:۱۷) جو کہ ایک مالی اِصطلاح ہے۔ گلتیہ کے ایمان داروں کو اُس نے لکھا، ''کلام کی تعلیم پانے والا تعلیم دینے والے کو سب اچھی چیزوں میں شریک کرے'' (۶:۶)۔ اگر کسی بھائی کے پاس تعلیم دینے کی قابلیت ہو اور

اُس کی بلاہٹ کلامِ مقدس کی تعلیم دینا ہو تو کلیسیا اُس کی ضروریاتِ زندگی پوری کرنے میں اُس کی مدد کرنے سے مستفیض ہو گی تا کہ وہ تعلیم دینے کی خدمت پر توجہ دے سکے۔ اُنہیں کلامِ مقدس کی تعلیم سے تیار کرنے کے لئے اُس کی قابلیت کا انحصار اِس بات پر ہے کہ وہ اُسے کس طرح قبول کرتے ہیں۔

کلیسیا کو بعض اوقات پاسبانوں کی خدمت کو نامنظور کرنا پڑتا ہے

اِس کے ساتھ ہی اگر کلیسیا کے بزرگ خدا کے کلام کو ترک کرتے ہیں تو کلیسیا اُنہیں نامنظور کرنے کے لئے تیار رہنے سے بھی شاگردیت کے کام کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ اگر شاگردیت سے مراد یسوع کی پیروی کرنے میں دوسروں کی مدد کرنا ہے تو جو کلیسیا غلط تعلیم دینے والے اساتذہ کو برداشت کرتی ہے وہ یسوع کی پیروی کرنے میں دوسروں کی مدد نہیں کر رہی۔ افسوس کی بات ہے کہ بہت سے پاسبان خدا کے کلام کو ترک کر چکے ہیں اور بہت سی کلیسیاؤں نے اِس معاملے میں اپنی ذمہ داری کو نہیں پہچانا۔ نئے عہد نامے میں کلیسیا کو بتایا گیا ہے کہ جھوٹی تعلیم برداشت نہ کرنے کی ذمہ داری کلیسیا پر بھی عائد ہوتی ہے۔ پولس نے جھوٹے اُستادوں کے ساتھ کلیسیا کے اُن اراکین کو بھی قصور وار ٹھہرایا جنہوں نے اپنے کانوں کی کھجلی کے باعث ایسے لوگوں کو اپنے اُستاد بنا لیا جو اُن کی خواہشات کے مطابق اُنہیں کلام سناتے تھے (۲۔تیمتھیس ۴:۳)۔

بائبل میں جھوٹے اُستادوں کو ردّ کرنے میں کلیسیا کی ذمہ داری کو نمایاں طور پر پیش کیا گیا ہے۔ پولس نے گلتیہ کی کلیسیاؤں کو یہاں تک لکھا کہ اگر وہ

خوش خبری کے پیغام سے اِنحراف کرے تو وہ اُسے اُس کے عہدے سے ہٹا دیں ''لیکن اگر ہم یا آسمان کا کوئی فرشتہ بھی اُس خوش خبری کے سوا جو ہم نے تمہیں سنائی کوئی اَور خوش خبری تمہیں سنائے تو ملعون ہو'' (گلتیوں ۱:۸)۔ اِس لئے مَیں باقاعدگی سے اپنی کلیسیا سے کہتا رہتا ہوں کہ اگر مَیں کلامِ مقدس کی تعلیم پر سمجھوتا کروں تو مجھے پاسبان کے عہدے سے ہٹا دینا۔

کلیسیا کے رُکن کی حیثیت سے اپنی اِس ذمہ داری سے آگاہ ہونے کے بعد آپ میں کلیسیا کا رُکن ہونے کی سنجیدگی کا اِحساس بڑھنا چاہیئے۔ یہ بات آپ سے تقاضا کرتی ہے کہ آپ خوش خبری سے واقف ہوں، اِس کا مطالعہ کریں اور خدا کے کلام پر پوری توجہ دیں۔ مختصر یہ کہ ایسا کرنے سے آپ دوسروں کو بہتر طور پر مسیح کے شاگرد بنا سکیں گے۔

کلیسیا کے اراکین ایک دوسرے کے ذمہ دار ہیں

کلیسیا کے اراکین بھی ایک دوسرے کے ذمہ دار ہیں۔ پوری کلیسیا اِس بات کو یقینی بنانے کی ذمہ دار ہے کہ اُس کے ہر رُکن کو محبت اور محبت کرنے کی ترغیب ملے (مثال کے طور پر دیکھیں ۱۔کرنتھیوں ۱۲: ۱۲-۲۶؛ عبرانیوں ۱۰:۲۴)۔ ہم ایک بدن ہیں ''چنانچہ بدن میں ایک ہی عضو نہیں بلکہ بہت سے ہیں۔ اگر پاؤں کہے چونکہ مَیں ہاتھ نہیں اِس لئے بدن کا نہیں تو وہ اِس سبب سے بدن سے خارج تو نہیں'' (۱۔کرنتھیوں ۱۲: ۱۴،۱۵)۔

اِس ذمہ داری کے کئی پہلو ہیں۔ آپ گِن سکتے ہیں کہ اِس مختصر سے حصے میں پولس نے کتنی بار یہ ''ایک دوسرے'' کے الفاظ استعمال کئے ہیں:

''برادرانہ محبت سے آپس میں ایک دوسرے کو پیار کرو۔ عزت کے رُو سے ایک دوسرے کو بہتر سمجھو ... مقدسوں کی احتیاجیں رفع کرو۔ مسافر پروری میں لگے رہو ... خوشی کرنے والوں کے ساتھ خوشی کرو۔ رونے والوں کے ساتھ روؤ۔ آپس میں یک دل رہو'' (رومیوں ۱۲:۱۰-۱۶)۔ یہ ایک ایسی کمیونٹی ہے جو اپنے افراد کی ذمہ داری لیتی ہے۔

تاہم یہاں مَیں آپ کی توجہ اِس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ''ایک دوسرے'' کے تعلق سے یہ ذمہ داریاں (جن میں سے زیادہ تر اِنفرادی طور پر پوری کی جاتی ہیں) کلیسیا کی اپنے لئے اجتماعی ذمہ داریاں ہیں۔ مَیں جواب دہی، ذمہ داری اور نظم و ضبط کے تعلق سے بزرگوں کی قیادت کے کردار کی بات کر چکا ہوں۔ لیکن نئے عہد نامے میں کلیسیا کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اِس بات کو یقینی بنائے کہ اُس کے اراکین اپنے ایمان کے اِقرار اور ایک دوسرے کے تعلق سے اپنی ذمہ داریوں کے مطابق زندگی بسر کریں۔ متی اٹھارہ باب میں یسوع نے اِس کا حکم دیا ہے اور پولس نے بھی نصیحت کی ہے کہ پاسبانوں کے بجائے کلیسیا توبہ نہ کرنے والے رُکن کو کلیسیا سے خارج کرے (۱۔کرنتھیوں ۵) اور اگر کوئی رُکن خارج ہونے کے بعد اپنے غلط کام یا رویے پر پشیمان ہو کر توبہ کرے تو کلیسیا اُسے بحال کرے (۲۔کرنتھیوں ۲:۶، ۷)۔ کلیسیا کی یہ اِجتماعی ذمہ داری شاگردیت کا حصہ اور فرداً فرداً کی جانے والی شاگردیت کے لئے مدد بھی ہے۔

مَیں اِس کی وضاحت کرتا ہوں۔ فرض کریں میرے دو مسیحی دوست ہیں۔ اِن میں سے ایک میری کلیسیا کا رُکن ہے جب کہ دوسرا کسی اَور کلیسیا سے تعلق

رکھتا ہے۔ تاہم مَیں دونوں کو شاگرد بنانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ جو میری کلیسیا کا رُکن ہے اُسے مَیں اتوار کی صبح دیئے جانے والے پیغام سے اور اپنی کلیسیا کے بزرگوں کے عملی نمونے سے سکھا سکتا ہوں۔ اور اگر ضرورت پڑے تو توبہ نہ کئے جانے والے گناہ کے لئے مَیں اُسے کلیسیا کا نظم وضبط بھی یاد دلاؤں گا۔ نیز مَیں جانتا ہوں کہ کلیسیا کی اِجتماعی ذمہ داری میں شامل ہونے کی حیثیت سے مَیں شخصی طور پر ذمہ دار ہوں کہ اُن سب باتوں میں اپنے بھائی کا خیال رکھوں۔ مَیں اِسی طرح اُس کے لئے ذمہ دار ہوں جیسے مَیں کسی دوسری خاتون کی نسبت اپنی بیوی کے لئے یا دوسرے بچوں کی نسبت اپنے بچوں کا زیادہ ذمہ دار ہوں۔

وہ بھائی جو میری کلیسیا کا رُکن نہیں اُس کے لئے مسیح کی خاطر مجھ پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ مَیں اُس سے محبت رکھوں، اُسے نصیحت و ہدایت کروں اور توبہ نہ کئے جانے والے گناہ کے نتائج سے آگاہ کروں۔ لیکن اُس کی زندگی میں حتمی جواب دہی کے نظام میں عائد ہونے والی ذمہ داری یسوع کی طرف سے مجھے نہیں سونپی گئی۔ یہ ذمہ داری اُس کی کلیسیا کے اراکین کی ہے۔ مَیں یہ نہیں کہنا چاہتا کہ اِس حقیقت کے باعث مَیں اُس کا خیال نہ رکھنے پر مطمئن ہو جاؤں گا بلکہ اِس سے مراد یہ ہے کہ اُس کے تعلق سے میری ذمہ داری اِسی طرح کم ہے جیسے اپنے بچوں کی نسبت دوسرے بچوں کے لئے ہے۔ کیا آپ نے غور کیا کہ کلیسیائی ذمہ داری شاگردیت کے کام میں کس طرح مددگار ہے؟ کیا آپ نے اِس بات پر توجہ دی کہ بدن کا ڈھانچا، گوشت اور پٹھے کس طرح باہم پیوستہ ہوتے ہیں؟

بطور کلیسیا ایک دوسرے کے تعلق سے اپنی ذمہ داریوں کو باضابطہ بنانے سے ہمیں مدد ملتی ہے کہ ہم کلیسیا میں شامل ہونے والے ہر شخص کی ذمہ داری اُٹھائیں۔ اِس سے ہمارے شاگردیت کے تعلقات ترتیب وتشکیل پاتے ہیں۔

شاگردیت کی ثقافت (ماحول)

کسی بھی کام سے بہترین نتائج حاصل کرنے کے لئے بہت ضروری ہوتا ہے کہ اُس کے لئے مخصوص ماحول (ثقافت) ترتیب دیا جائے۔ یہی حال شاگردیت کا بھی ہے۔ ہماری اجتماعی اور انفرادی ذمہ داریاں شاگردیت کی ثقافت میں باہم مل جاتی ہیں۔ ہم مل کر کلامِ مقدس کا مطالعہ کرتے اور اُس پر اظہارِ خیال کرتے ہیں۔ ہم ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزارتے ہیں۔ ہم ایک دوسرے سے محبت رکھتے اور ایک دوسرے کے لئے مٹھی کھولتے ہیں۔ ہم دعا اور توقع کے ساتھ ہفتہ وار عبادات میں شامل ہوتے ہیں۔ ہم تیاری کے ساتھ آتے ہیں۔ ہم آنے سے پہلے اپنے دل کی زمین ہل چلا کر تیار کرتے ہیں جو خدا کے کلام کا بیج قبول کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ ہم اپنے بزرگوں کی مثال کی پیروی کرتے ہیں، جنہوں نے ہمیں دِکھایا کہ ہم مسیح کے پیچھے کیسے چلیں۔ ہم اُس وقت تک اپنے راہنماؤں کے تابع رہتے ہیں جب تک وہ غلط سمت میں ہماری راہنمائی نہیں کرتے۔ ہم بطور کلیسیا ایک دوسرے کے مختار ہونے کی ذمہ داری کی قدر کرتے ہیں۔ ہم ایک دوسرے کی راہنمائی کرتے، حوصلہ افزائی کرتے اور خبردار کرتے ہیں ''کوئی گندی بات تمہارے منہ سے نہ نکلے بلکہ وہی جو ضرورت کے موافق ترقی کے لئے اچھی ہو تا کہ اِس سے سننے

والوں پر فضل ہو'' (افسیوں ۴:۲۹)۔

کلیسیا میں روحانی صحت و ترقی ایک باقاعدہ نمونہ ہونی چاہیئے۔ لوگوں کا روحانی طور پر بڑھنا اور بالغ ہونا ایک عام بات ہونی چاہیئے۔ درحقیقت روحانی ترقی مسیحیوں کے لئے ایک اختیاری عمل نہیں۔ یہ اُس کے زندہ ہونے کا اِظہار ہے۔ جو چیزیں زندگی رکھتی ہیں وہ نشوونما پاتی ہیں، لیکن مُردہ چیزیں ایسی نہیں ہوتیں۔ خدا نے کلیسیا کو بڑھنے کے لئے بزرگ عطا کئے ہیں اور ہمیں ایک دوسرے کے ذمہ دار بنایا ہے۔ یہی وہ ماحول ہے جہاں کلیسیا کے پاسبان اور اراکین باہم مل کر ایسی زرخیز زمین بن جاتے ہیں کہ شاگردیت فطری طور پر نشو ونما پاتی ہے۔ یہ شاگردیت کی ثقافت ہے۔

کیا آپ شخصی طور پر بشارتی خدمت کرنے کے سلسلے میں مشکل سے دوچار ہیں؟ مجھے اُمید ہے کہ آپ کو اپنی کلیسیا کے اراکین کی دعاؤں اور گواہیوں سے مدد ملے گی۔

کیا آپ اپنی ازدواجی زندگی سے خوش ہیں یا مشکلات کا شکار ہیں؟ آپ مدد اور راہنمائی کے لئے اپنی مقامی کلیسیا کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔ کلیسیا میں ہی ہم ایک دوسرے کو شاگرد بناتے ہوئے ہدایات دیتے اور لیتے ہیں۔

ایک عمر رسیدہ رُکن کسی بیماری سے گزرنے کے بعد مسیح کی پیروی کرنے میں کس طرح ثابت قدم رہ سکتا ہے؟ کلیسیا کی حوصلہ افزائی اور محبت کا اِس میں خاص عمل دخل ہے۔

جب کسی کا دوست ایمان سے برگشتہ ہو جائے تو ایک نوعمر مسیحی مایوسی اور شک کی حالت میں زندگی کیسے آگے بڑھا سکتا ہے؟ کلیسیا کی مدد اور

ہدایات کے ساتھ۔

شریکِ حیات کیسے منتخب کریں، خاندان کی پرورش کیسے کریں؟ ایک اچھا ملازم اور وفادار ہمسایہ کیسے بنیں؟ مقامی کلیسیا سے ملنے والی تعلیم اور شاگردیت سے۔

دوسری کلیسیاؤں کا آغاز کیسے ہوا اور کیسے اُنہیں ہدایات و راہنمائی ملی؟ مسیحی خاندان کیسے بنے اور اُن کی پرورش کیسے کی گئی؟ کلیسیا میں کس طرح اپنی نعمتوں کے وسیلے سے دوسروں کی خدمت کی گئی؟ کمزوروں کو قوت کیسے ملی، برگشتہ کو واپس کیسے لایا گیا اور مبشرین کو تحریک کیسے ملی؟ یہ سب کچھ مقامی کلیسیا کے وسیلے سے ہوا۔

ہم اُن سے اور دیگر کئی طریقوں سے مسیح کے پیچھے چلنے میں دوسروں کی مدد کرتے ہیں۔ ہم ایک دوسرے کو شاگرد بناتے ہیں۔ کلیسیاؤں کو پروگرام کرنے کی اِتنی ضرورت نہیں جتنی یہ کہ وہ شاگردیت کی ثقافت کو فروغ دیں۔ ایک ایسی ثقافت جس میں کلیسیا کا ہر رُکن دوسروں کی روحانی صحت کو ترجیح دے۔ ہر رُکن کو کلیسیا کے فائدے کے لئے ایک نعمت ملی ہے اور ہر ایک کو بدن کی ترقی کے لئے اِس نعمت کو استعمال کرنا چاہیئے: ''نعمتیں تو طرح طرح کی ہیں مگر روح ایک ہی ہے۔ اور خدمتیں بھی طرح طرح کی ہیں مگر خداوند ایک ہی ہے۔ اور تاثیریں بھی طرح طرح کی ہیں مگر خدا ایک ہی ہے جو سب میں ہر طرح کا اثر پیدا کرتا ہے'' (۱۔کرنتھیوں۱۲:۴۔۷)۔

مَیں اپنی کلیسیا میں اس طرح کی ثقافت کو فروغ دینے کے لئے کام کرتا اور دعا کرتا ہوں۔ مَیں دعا کرتا ہوں کہ میری تعلیمی خدمت اور ہر رکن کی

خدمت کے وسیلے سے ہم سب کی حوصلہ افزائی ہو کہ ہم اپنے ہمسایوں کو خوش خبری سنا سکیں، ایک دوسرے کا بوجھ اٹھا سکیں، خدا کے کام کے لئے مالی مدد کرنے کی تحریک پائیں، خدا کے کلام پر سنجیدگی سے توجہ دیں اور کلیسیا کے اُن اراکین کے ساتھ باہم مل کر رہنے کی کوشش اور دعا کریں جو ہم سے بہت مختلف عادات و اطوار کے مالک ہیں۔

مقامی کلیسیا بہتر ہے

باپ کے منصوبے سے بننے والی، مسیح سے اِختیار پانے والی اور روح کی نعمتیں رکھنے والی مقامی کلیسیا ایمان داروں کو شاگرد بنانے کے کام کے لئے محض آپ اور آپ کے دوست کی نسبت کہیں بہتر طور پر تربیت یافتہ ہے۔ یسوع نے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ آپ اور آپ کا دوست مل کر عالمِ ارواح کے پھاٹکوں پر فتح پائیں گے بلکہ کلیسیا ایسا کرے گی۔ کلامِ مقدس کی منادی کرنے کی نعمت اور بلاہٹ یا بپتسمہ اور عشائے ربانی دینے کا اِختیار مقامی کلیسیا کو ملا ہے اِنفرادی طور پر آپ کو نہیں۔

فرض کریں کہ ایک دوسرے شہر میں رہنے والا آپ کا ایک غیر مسیحی دوست مسیحی ہو جاتا ہے جس کے لئے آپ کئی سالوں سے دعا کر رہے تھے اور وہ اپنے شہر کی ایک انجیلی کلیسیا میں شرکت کرنے لگتا ہے۔ آپ کیا چاہیں گے کہ وہ کلیسیا آپ کے اِس عزیز دوست کو کس طرح قبول کرے؟ غالباً آپ یہ چاہیں گے کہ وہ کلیسیا مجموعی طور پر اُس کی ذمہ داری لے۔ آپ چاہیں گے کہ بزرگ اُسے تعلیم دیں اور آپ چاہیں گے کہ کچھ لوگ خاص طور پر اُس کے

ساتھ رفاقت رکھیں اُس کا خیال رکھیں اور اُسے شاگرد بنائیں۔ اُسے عملی نمونے سے سکھائیں کہ بائبل کا مطالعہ کرنے، راست بازی سے چلنے، بشارت دینے، مسیحی شریکِ حیات اور والدین بننے، دنیا کے سامنے گواہ بننے اور جواب میں اُن کی شاگردیت کرنے کا کیا مطلب ہے۔ اگر وہ کلیسیا اِسی طرح آپ کے دوست کی ذمہ داری لے تو آپ کس قدر خوش ہوں گے؟

کیا آپ اپنی کلیسیا میں اِس طرح لوگوں کو قبول کرتے اور اُنہیں شاگرد بناتے ہیں؟ کیا آپ یسوع کی پیروی کرنے میں دوسروں کی مدد کرتے رہے ہیں؟ کیا آپ دوسرے شہر میں رہنے والے مسیحیوں کی دعا کا جواب بنتے ہیں؟

اگر آپ کا جواب ''نہیں'' ہے تو فکر نہ کریں مَیں آپ کو یہ نہیں کہوں گا کہ آپ بہت سے لوگوں کو شاگرد بنانا شروع کر دیں، بلکہ یہ کہوں گا کہ اپنی کلیسیا میں سے صرف کسی ایک شخص کے متعلق سوچیں۔ ایک ایسا شخص جس کے لئے آپ چاہتے ہوں کہ وہ مزید بہتر طور پر مسیح کا پیروکار بنے۔ اب اُس شخص کے لئے دعا کریں۔

کیا آپ نے اُس کے لئے دعا کی؟ اب اِس بات پر غور کریں کہ آپ اُسے کس طرح شاگرد بنائیں گے؟

ہو سکتا ہے ابھی بھی لفظ ''شاگرد'' آپ کو موزوں نہ لگتا ہو۔ مَیں جملے میں اِس کی وضاحت کرتا ہوں : آپ یسوع کی پیروی کرنے میں اُس شخص کی کیسے مدد کریں گے؟ یا آپ دانستہ طور پر اُس کے لئے روحانی بھلائی کیسے کر سکتے ہیں؟ اِس سلسلے میں آپ کون سے ایک یا دو چھوٹے اقدام اُٹھائیں گے؟

اگلے حصے میں ہم شاگردیت میں ''کیسے'' کے سوال پر غور کریں گے۔

حصہ سوم

ہمیں شاگرد کیسے بنانا چاہیے؟

باب 7

کسی کا اِنتخاب کریں

فرض کریں پرویز اور جاوید آپ کی کلیسیا کے رُکن ہیں۔ پرویز بائبل کا طالب علم ہے۔ وہ جاننا چاہتا ہے کہ بائبل زندگی کے ہر معاملے کے متعلق کیا فرماتی ہے۔ اپنی اِسی خواہش کے تحت اُس نے بائبل کے متعلق بہت کچھ سیکھ لیا ہے یہاں تک کہ اگر آپ اُس سے پوچھیں تو وہ تثلیث کے عقیدے کی اچھی طرح وضاحت کر سکتا ہے۔ لیکن اُس کے بعض کاموں سے ایسا نہیں لگتا کہ وہ ایک مسیحی ہے۔ دراصل اُس کی زندگی سے ہی ایسا نہیں لگتا کہ وہ بہت اچھا مسیحی ہے۔ تاہم وہ بائبل کا علم رکھتا ہے۔

دوسرا رُکن جاوید ہے۔ وہ یہ ظاہر تو نہیں کرتا لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ بہت کم بائبل پڑھتا ہے۔ یہ بات یقینی ہے کہ وہ اچھا انسان بننا چاہتا ہے۔ وہ دوسروں سے محبت رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اُسے اِن باتوں کی وضاحت کرنے میں بہت مشکل پیش آتی ہے کہ یسوع کون ہے یا کلیسیا کون ہے۔ وہ اخلاقی مسائل کی بھی اچھی طرح تعریف بیان نہیں کر سکتا۔ تاہم وہ اپنے اِرد گرد رہنے والے خود غرض اور مفاد پرست لوگوں سے مختلف زندگی بسر کرتا ہے۔ وہ تعلیمی فرد کے بجائے تعلقات رکھنے والے فرد بننا پسند کرتا ہے۔

کیا آپ اِن دونوں میں سے کسی ایک جیسے ہیں؟

پرویز کو لوگوں کا اور جاوید کو صحیح تعلیم کا زیادہ خیال رکھنا چاہئے۔ درحقیقت

دونوں کو یسوع کا زیادہ خیال رکھنا چاہئے کیونکہ یسوع خدا کے کلام کی سچائیوں اور خدا کے لوگوں سے محبت رکھتا تھا۔ کلیسیا کی شاگردیت کی خدمت سے دونوں قسم کے لوگوں کو مدد ملنی چاہئے تاکہ وہ بہتر طور پر یسوع کی پیروی کر سکیں۔ یسوع نے فرمایا،'' اگرکوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خودی سے انکار کرے اور اپنی صلیب اُٹھائے اور میرے پیچھے ہو لے'' (مرقس ۸:۳۴)۔ پرویز کو اپنی خودی سے انکار کر کے اور لوگوں سے زیادہ محبت رکھ کے یسوع کی پیروی کرنی ہے اور جاوید خدا کے کلام سے زیادہ محبت رکھ کر ایسا کرے گا۔ ایک شاگرد محض ایسا شخص نہیں جو یسوع کے پیچھے چلنے کا صرف دعویٰ کرتا ہے بلکہ وہ حقیقی طور پر اُس کے پیچھے چلتا ہے۔

دوسروں کو شاگرد بنانے کے متعلق کسی بھی بات کا آغاز یہاں سے ہونا ضروری ہے یہ یاد رکھتے ہوئے کہ یسوع کی پیروی کرنے کا مطلب کیا ہے۔ شاگردیت سے مراد یسوع کی پیروی کرنے میں دوسروں کی مدد کرنا ہے۔ شاگردیت ایک تعلق ہے جس میں ہم کسی کو تعلیم دینے،اصلاح کرنے، نمونہ پیش کرنے،محبت کرنے، حلیم بننے، راہنمائی کرنے اور اثر ڈالنے سے دانستہ طور پر روحانی بھلائی کرنے کا سبب بنتے ہیں۔

پھر ہم دوسروں کو کیسے شاگرد بناتے ہیں؟ کس طرح ہم پرویز کی مدد کر سکتے ہیں کہ وہ زیادہ بہتر طور پر اپنے ایمان کے مطابق زندگی بسر کرے اور جاوید اپنے ایمان کے متعلق زیادہ سیکھے اور اُسے سمجھے؟ اِس باب میں اور اگلے دو ابواب میں ہم اِس سوال پر غور کریں گے۔

یہ سوال صرف پاسبانوں کے لئے نہیں۔ بائبل میں ہم سب کو یہ کام سونپا

گیا ہے۔ یوحنا ہمیں ایک دوسرے سے محبت کرنے کے متعلق بتاتا ہے (۲۔یوحنا آیت ۵)۔ پولس ہمیں ایک دوسرے کو تسلی دینے اور ترقی کا باعث بننے کے لئے کہتا ہے (۱۔تھسلنیکیوں ۵: ۱۱)۔اُس نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم ایک دوسرے کو نصیحت کریں کیونکہ ہم ہر ایک کو مسیح میں بالغ شخص دیکھنا چاہتے ہیں (کلسیوں ۱:۲۸)۔عبرانیوں کے مصنف نے لکھا ہے کہ ہم ایک دوسرے کو محبت اور نیک کاموں کی ترغیب دیں (عبرانیوں ۱۰: ۲۴)۔

آپ کو سب سے پہلے اِس بات کا فیصلہ کرنا ہے کہ آپ کو کس کے ساتھ وقت گزارنا چاہیئے؟ آپ کے پاس پورے ہفتے میں محدود وقت ہے اِس لئے آپ پوری کلیسیا کو شاگرد نہیں بنا سکتے۔آپ کس طرح فیصلہ کریں گے کہ آپ کس کو شاگرد بنائیں؟ آپ نے اِنتخاب کرنا ہے۔

بائبلی لحاظ سے کسی کو شاگرد بنانے کا فیصلہ کیسے کرنا چاہیئے؟ یہاں نو قابلِ غور نکات دیئے گئے ہیں اور شاید اِسی ترتیب سے ہمیں اُن پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

۱۔ خاندان کے افراد

پولس نے لکھا ہے، ''اگر کوئی اپنوں اور خاص کر اپنے گھرانے کی خبر گیری نہ کرے تو ایمان کا منکر اور بے ایمان سے بدتر ہے'' (۱۔تیمتھیس ۵:۸)۔ اِس حصے اور دوسرے حصوں میں بھی بائبل ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ ہم سب اپنے خاندان کے افراد کے تعلق سے خاص طور پر ذمہ دار ہیں۔ خاندان میں خدا نے ہمیں عمر بھر کے رِشتے اور محبت اور خیال رکھنے کی فطری بنیادیں مہیا کی ہیں۔

اِن فطری محبتوں اور ذمہ داریوں سے ہمیں اپنے خاندان کے افراد کو مسیح کی طرف لانا چاہیئے۔ اگر آپ اپنے خاندان کے افراد کے ساتھ رہتے ہیں تو یہ بات خاص طور پر آپ کے لئے ہے اور اِس لحاظ سے یہ بات اَور بھی خاص ہو جاتی ہے کیونکہ بائبل میں آپ کو یہ خاص ذمہ داری سونپی گئی ہے جیسے کہ والدین کو بچوں اور میاں بیوی کو ایک دوسرے کے ذمہ دار بنایا گیا ہے۔ یہ ذمہ داریاں شاگردیت کے نہایت اہم تعلقات ہیں جو آپ کو سونپے گئے ہیں۔

۲۔ روحانی حالت

آپ کو اپنے غیر مسیحی دوستوں میں بشارت دینی چاہیئے، لیکن اُنہیں اِس طرح شاگرد بنانا جیسے کہ وہ مسیحی ہوں غیر موثر ہے۔ پولس نے ہمیں بتایا ہے "مگر نفسانی آدمی خدا کے روح کی باتیں قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ اُس کے نزدیک بے وقوفی کی باتیں ہیں اور نہ وہ اُنہیں سمجھ سکتا ہے کیونکہ وہ روحانی طور پر پرکھی جاتی ہیں" (۱۔کرنتھیوں ۲:۱۴)۔ آپ کو ایک مسیحی کو شاگرد بنانا چاہیئے۔

۳۔کلیسیا کی رُکنیت

چھٹے باب میں ہم نے عبرانیوں کی کتاب میں دیئے گئے اُن احکامات پر غور و خوض کیا ہے :

> "جو تمہارے پیشوا تھے اور جنہوں نے تمہیں خدا کا کلام سنایا اُنہیں یاد رکھو اور اُن کی زندگی کے انجام پر غور کر کے اُن جیسے ایمان دار ہو جاؤ ...اپنے پیشواؤں کے فرماں بردار اور تابع رہو

کیونکہ وہ تمہاری روحوں کے فائدے کے لئے اُن کی طرح جاگتے رہتے ہیں جنہیں حساب دینا پڑے گا تا کہ وہ خوشی سے یہ کام کریں نہ کہ رنج سے کیونکہ اِس صورت میں تمہیں کچھ فائدہ نہیں'' (عبرانیوں ۱۳: ۷، ۱۷)۔

اِن آیات میں ہمیں خاص طور پر اپنی کلیسیاؤں کے راہنماؤں کی طرف متوجہ ہونے کے لئے کہا گیا ہے۔ تاہم وسیع معنی میں اِس کا مطلب یہ ہے کہ شاگردیت کے عام طریقے کسی کی اپنی کلیسیا میں بہتر طور پر مفید ثابت ہوتے ہیں جیسے کہ گذشتہ ابواب میں غور کیا گیا ہے۔

اپنی کلیسیا کے افراد کی ہم پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اُن کی مدد کریں اور اُن سے مدد لیں۔ ایک ہی کلیسیا کے افراد مشترکہ نظام اور بزرگوں کے تابع ہوتے اور اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں۔ اُن کا عقیدہ اور ایمان کا اقرار ایک جیسا ہے۔ وہ بنیادی اور ثانوی معاملات میں ایک جیسی تعلیم پاتے ہیں۔ وہ کم از کم ہفتے میں ایک بار ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ اُن سب وجوہات کی بنا پر یہ زیادہ موزوں ہے کہ کوئی اپنی مقامی کلیسیا میں شاگردیت کے تعلقات قائم کرے۔

نیز اگر آپ کا کوئی دوست ایک غیر صحت مند کلیسیا میں رفاقت رکھتا ہے تو بہتر ہو گا کہ آپ اپنے دوست کو ہدایت کریں کہ وہ ایک صحت مند کلیسیا کے ساتھ رفاقت رکھے۔ مسیحیوں کو صرف آپ کی نہیں بلکہ پورے بدن کی ضرورت ہے۔

۴۔ جنس

کلامِ مقدس شاگردیت میں جنس کے معاملات کو سنجیدگی سے لیتا ہے۔ مثال کے طور پر پولس نے ططس کو لکھا: بوڑھی عورتیں ''اچھی باتیں سکھانے والی ہوں تا کہ جوان عورتوں کو سکھائیں کہ اپنے شوہروں کو پیار کریں۔ بچوں کو پیار کریں اور متقی اور پاک دامن اور گھر کا کاروبار کرنے والی اور مہربان ہوں اور اپنے اپنے شوہر کے تابع رہیں تا کہ خدا کا کلام بدنام نہ ہو'' (ططس ۲:۳-۵)۔

اِجتماعی عبادات میں مَیں مردوں اور خواتین دونوں کو تعلیم دیتا ہوں۔ نیز ہم سب کے ماں باپ، بہن بھائی اور شریکِ حیات ہیں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ جنسِ مخالف کو شاگرد بنانا ہمارے خاندانوں کا فطری حصہ ہے۔ اور کلیسیا میں مرد و خواتین کے ساتھ ہمارا کلیسیائی عہد ہے اور ہم خاندانی سطح پر دوست رکھتے ہیں۔

تاہم جب دانستہ طور پر شاگرد بنانے کی بات آتی ہے تو دانش مندی یہی ہے کہ مرد، مردوں کو اور خواتین، خواتین کو شاگرد بنائیں۔ ہم جانتے ہیں کہ جنس خدا کی طرف سے عطا کردہ ایک حقیقت ہے اور ہم نے عملی طور پر اور احترام سے اُس کے ساتھ پیش آنا ہے۔ ہمیں کلیسیا کے ہر رُکن سے محبت رکھنی چاہئے لیکن غلط تعلقات قائم کرنے سے پرہیز کرنا ہے۔

۵۔ عمر

کلامِ مقدس میں جنس کی طرح عمر کو بھی سنجیدگی سے اہمیت دی گئی ہے۔

ططس کے خط سے جو آیات ابھی پیش کی گئی ہیں اُن میں یہ بھی ذکر ہے کہ بوڑھی عورتیں جوان عورتوں کو سکھائیں۔ پولس نے تیمتھیس کو لکھا کہ کوئی تیری جوانی کی حقارت نہ کرے اور اِسی خط میں یہ ہدایت بھی کی کہ وہ بوڑھے آدمیوں کی عزت کرے (۱۔تیمتھیس ۴:۱۲؛ ۵:۱)۔

عام طور پر آپ اپنے سے چھوٹوں کو شاگرد بناتے ہیں۔ تاہم کلامِ مقدس ایسی مثالوں سے بھرا ہوا ہے جن میں جوانوں نے اپنے سے بڑی عمر والوں کو تعلیم دی۔ یقیناً جیسے جیسے ہم عمر میں بڑھتے ہیں ہم اپنے ہم عمر لوگوں حتیٰ کہ اپنے سے چھوٹوں سے بھی سیکھنے کے لئے حلیمی میں بھی بڑھنا چاہتے ہیں۔ بصورتِ دیگر ہمیں سکھانے والا کوئی نہیں ہو گا۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ جیسے مَیں ستر یا اَسّی سال کی عمر کے لوگوں سے سیکھتا ہوں اِسی طرح مَیں اُن لوگوں سے بھی بہت کچھ سیکھتا ہوں جو اپنی عمر کی بیسویں یا تیسویں دہائی میں ہیں۔

۶۔ آپ سے مختلف لوگ

یہ انجیل کی بڑی قدرت ہے کہ یہ مختلف رنگ و نسل کے لوگوں کو متحد کر دیتی ہے۔ افسیوں کے خط میں لکھا ہے ''کیونکہ اُسی (یسوع) کے وسیلہ سے ہم دونوں (یہودی اور غیر قوم) کی ایک ہی روح میں باپ کے پاس رسائی ہوتی ہے'' (افسیوں ۲:۱۸)۔ یہودی اور غیر قوم کو الگ الگ رکھنے والی دیوار صلیب کے باعث گر گئی اور اب بٹے ہوئے اُن لوگوں کے متحد ہونے سے خدا کی حکمت ظاہر ہوئی (افسیوں ۳:۱۰)۔ بلاشبہ اب کلیسیا نسلی و علاقائی، معاشی، تعلیمی اور دیگر قسم کی تقسیم سے بالاتر ہو کر جس اتحاد کا تجربہ کر رہی ہے وہ اُس

دن کا منتظر ہے جب ''ہر ایک قوم اور قبیلہ اور اُمت اور اہلِ زبان کی ایک ایسی بڑی بھیڑ'' مکمل طور پر متحد ہو کر خدا کے سامنے کھڑی اُس کی پرستش کرے گی (مکاشفہ ۷:۹، ۱۰)۔

عملی طور پر اِس بات کا کیا مطلب ہے؟ اِس کا مطلب یہ ہے کہ شاگردیت کے لئے محض اُن لوگوں کو ہی نہ چنیں جو آپ کے مزاج، عمر اور معاشرتی اقدار کے مطابق ہوں گے، بلکہ ایسوں کو بھی چنیں جو آپ سے مختلف ہوں۔ خدا اُن لوگوں کے وسیلے سے ہمیں بہت کچھ سکھا سکتا ہے جو ہم سے مختلف ہیں۔ ہمارے اتحاد سے خوش خبری ظاہر ہوتی ہے، نہ صرف ایک دوسرے کو پسند کرنے کے اتحاد سے بلکہ اس سے بھی کہ ہم ایک دوسرے سے سیکھنے کے وسیلے سے بھی متحد ہیں۔

۷۔ تعلیم پذیری

اَمثال کی کتاب میں بار بار اُس بیٹے کی تعریف کی گئی ہے جو تعلیم پذیر ہوتا ہے اور ملامت، ہدایت اور مشورت کو حقیر جاننے والے احمق کی مذمت کی گئی ہے۔ نیز یہ ہمیں بتاتی ہے کہ خدا ''حلیموں کو اِنصاف کی ہدایت کرے گا۔ ہاں وہ حلیموں کو اپنی راہ بتائے گا'' (زبور ۲۵:۹؛ مزید دیکھئے اَمثال ۱۱:۲)۔ اِس لئے پطرس نے نصیحت کی ہے کہ ''اے جوانو! تم بھی بزرگوں کے تابع رہو بلکہ سب کے سب ایک دوسرے کی خدمت کے لئے فروتنی سے کمربستہ رہو اِس لئے کہ خدا مغروروں کا مقابلہ کرتا ہے مگر فروتنوں کو توفیق بخشتا ہے'' (۱۔ پطرس ۵:۵)۔

آپ تعلیم دینے کے لئے ایسے شخص کو اپنا وقت نہیں دینا چاہیں گے جو

سمجھتا ہو کہ اُسے سکھانے کے لئے آپ کے پاس کچھ بھی نہیں اور اُسے کچھ سیکھنے کی ضرورت ہی نہیں۔ جو سیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں اُنہیں سکھائیں اور خود بھی سیکھنے کی کوشش کریں۔

۸۔ دوسروں کو سکھانے میں وفادار

تیمتھیس کے لئے پولس کے اِن الفاظ کا بھی مَیں ذکر کر چکا ہوں ''جو باتیں تُو نے بہت سے گواہوں کے سامنے مجھ سے سنی ہیں اُن کو ایسے دیانت دار آدمیوں کے سپرد کر جو اَوروں کو بھی سکھانے کے قابل ہوں'' (۲۔تیمتھیس ۲:۲)۔

ہم ہر شخص کو شاگرد بنانا چاہتے ہیں خاص طور پر اُن لوگوں کو جن کی زندگی میں تبدیلی آئے اور وہ دوسروں کو شاگرد بنانے والے بن جائیں۔ شاگرد بنانے سے ہم محض اگلی نسل کی ہی صلاح کاری نہیں کر رہے بلکہ ہم آنے والی کئی نسلوں تک پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

۹۔ مقام اور وقت

آپ مانیں یا نہ مانیں بائبل وقت اور ہمارے مصروف اوقاتِ کار کو بھی اہمیت دیتی ہے۔ پولس نے لکھا ہے ''پس جہاں تک موقع ملے سب کے ساتھ نیکی کریں خاص کر اہلِ ایمان کے ساتھ'' (گلتیوں ۶:۱۰)۔ آپ کو بائبل میں ایسی بہت سی آیات ملیں گی جن میں ہمیں اپنے وقت کو بہترین طور پر استعمال کرنے کے لئے کہا گیا ہے (افسیوں ۵:۱۶)۔ یہ آخری نکتہ جس کے متعلق مَیں بات کر رہا ہوں حکمت کا معاملہ ہے۔ عام طور پر مَیں مشورہ دیتا ہوں کہ ایسے

لوگ منتخب کریں جن کے اوقاتِ کار آپ کے اوقاتِ کار کے لئے موزوں ہیں۔ آپ ایسے لوگوں کو شاگرد بنانے کے متعلق سوچیں جو آپ کے ساتھ رہتے یا کام کرتے ہیں اور آپ کو اپنے خاندان، نوکری اور چرچ کو اپنا وقت دینے پر بھی غور کرنا ہے۔ خدا کوئی ناممکن کام کرنے کے لئے آپ کو نہیں بلا رہا۔

بلاشبہ اِن سب باتوں میں خدا نے ہمارے کرنے کے لئے پہلے سے نیک اعمال تیار کر رکھے ہیں (افسیوں ۲:۱۰) اور بعض اوقات خدا نیک سامری کی طرح ہمارے راستے میں لوگ رکھ دیتا ہے جن کے ساتھ عام طور پر ہم وقت گزارنے کے متعلق سوچتے بھی نہیں۔ ہوسکتا ہے یہ شخص آپ کی کلیسیا کا کوئی رُکن ہو جو آپ کے ساتھ دفتر میں کام کرتا ہو یا اُس کے بچے اُسی سکول میں پڑھتے ہوں جس میں آپ کے بچے ہیں یا کوئی ایسا شخص جس کی بیوی یا شوہر اُسے چھوڑ دے اور غم زدہ ساتھی مدد کے لئے آپ کے پاس آئے۔

یہ سب باتیں کہنے کا مطلب یہ ہے کہ عقل مندی سے فیصلہ کریں کہ آپ نے کس کے ساتھ وقت گزارنا ہے، لیکن یہ بھی جان لیں کہ بعض اوقات خداوند کے کام ہماری منصوبہ بندی پر غالب آتے ہیں۔ خداوند کے کاموں کے لئے اُس کی تعریف ہو۔ اِس سے ہمارا بھروسا اُس پر قائم رہتا ہے اور ہم ہر بات کے لئے اُس پر انحصار کرتے ہیں۔

نچوڑ

فرض کریں آپ کے اوقاتِ کار آپ کو پرویز اور جاوید میں سے صرف ایک ساتھ وقت گزارنے کی اجازت دیتے ہیں، تو آپ دونوں میں سے ایک

کا کس طرح انتخاب کریں گے؟ یقیناً آپ اُس کے لئے دعا کریں گے۔ لیکن اِس کا کوئی بھی صحیح جواب نہیں اور اگر آپ دونوں کے ساتھ وقت نہیں گزار سکتے تو آپ اپنے آپ کو قصور وار نہ ٹھہرائیں۔

ہوسکتا ہے آپ پرویز کے ساتھ وقت گزارنے کا فیصلہ کریں کیونکہ اُس کے کام کے اوقاتِ کار آپ کے کام کے وقت سے زیادہ مطابقت رکھتے ہیں اور شاید وہ آپ کا پڑوسی ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ کی اور اُس کی بیوی ایک دوسرے کی بہت اچھی دوست ہیں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ جاوید کے ساتھ وقت گزارنا چاہیں کیونکہ گرمیوں کی چھٹیوں میں وہ اپنے گاؤں واپس جا رہا ہے اور اُس نے دوسروں کو سکھانے کا رُجحان ظاہر کیا تھا۔ لہٰذا آپ اُسے تیار کرنا چاہتے ہیں تاکہ وہ اپنے گاؤں میں دوسروں کو سکھا سکے۔ دونوں میں سے کسی کو منتخب کرنے کی وجہ جو بھی ہو، آپ دعا کریں ، خدا سے حکمت مانگیں اور اپنا کام شروع کر دیں۔

اِن سب باتوں کے ساتھ، خواہ آپ شعوری طور پر ایک یا چار لوگوں کو شاگرد بنا رہے ہوں، اِس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ روحانی طور پر بڑھ رہے ہیں اور پھر اپنے اردگرد رہنے والے لوگوں کی بڑھنے میں مدد کریں۔ یہ دونوں باتیں اہم ہیں اور دونوں ایک دوسرے پر اثر ڈالتی ہیں۔

باب 8
واضح مقاصد رکھیں

جب آپ کسی کو شاگرد بنانے کے لئے فیصلہ کر لیں تو اِس تعلق کے لئے مقاصد واضح رکھیں۔ بلاشبہ بڑا مقصد یہ ہے کہ یسوع کی پیروی کرنے میں اُس شخص کی مدد کی جائے۔ لیکن آپ یہ مقصد کس طرح حاصل کریں گے؟ پرویز جیسے علم و دانش کو پسند کرنے والے شخص کو شاگرد بنانا جاوید جیسے تعلقات بنانا پسند کرنے والے شخص کو شاگرد بنانے سے مختلف ہو گا (گذشتہ باب کے دو کردار)۔

مَیں آپ کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیشہ دونوں باتوں پر غور و خوض کریں کہ لوگ کس طرح سمجھتے اور کس طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔

مزید سمجھنے میں لوگوں کی مدد کریں: زندگی ← سچائی ← زندگی

شاگردیت کے آغاز میں لوگوں کی مدد کریں کہ اُن کی سمجھ میں اضافہ ہو۔ ہم چاہتے ہیں کہ لوگ مسیح میں خدا کی پہچان میں آگے بڑھیں اور ایمان مسیح کا کلام سننے سے پیدا ہوتا ہے۔ اِس لئے پولس نے تیمتھیس سے کہا کہ وہ اپنے آپ پر اور اپنی تعلیم پر گہری نظر رکھے۔ اِس بات پر زور دینے سے اُس نے کہا کہ اِس طرح وہ ''اپنی اور اپنے سننے والوں کی بھی نجات کا باعث ہو گا'' (۱۔تیمتھیس ۱۶:۴)۔

شاگردیت کے وسیلے سے آپ چاہتے ہیں کہ لوگ جانیں کہ مسیحی دعا کیوں کرتے ہیں، خوش خبری کیوں سناتے ہیں، کلیسیا میں کیوں شامل ہوتے ہیں۔ خدا کی حاکمیت کوتسلیم کرنا اُن کی زندگیوں کوکس طرح متاثر کرتا ہے ... شاگردیت کا مقصد محض جواب دِہ ہونا، ذمہ دار بننا اور رویے تبدیل کرنا ہی نہیں۔ یسوع نے ہمیں فرمایا ہے کہ ہم لوگوں کوتعلیم دینے سے شاگرد بنائیں اور وہ اُس کی فرماں برداری کریں۔لیکن جو بات اُنہیں سکھائی ہی نہیں گئی اُس کی فرماں برداری وہ کیسے کریں۔ اِس کے لئے ہم نے پہلے اُنہیں سکھانا ہے۔

شاگردیت کے کسی بھی پہلو میں مرکز خدا کا کلام ہونا چاہیئے۔ اِس لئے ہوسکتا ہے کہ آپ کسی کے ساتھ مل کر بائبل کی کتاب کا خاکہ تیار کریں یا کسی اَور طریقے سے اِس کا مطالعہ کریں۔ ہم نے ایک دوسرے کی مدد کرنی ہے۔ پولس نے اِسے یوں بیان کیا ہے ''زندگی کا کلام پیش کرتے ہو''۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ زندگی کے کلام پر قائم ہو (فلپیوں ۱۶:۲)۔ یہ کتنا خوبصورت جملہ ہے۔ لوگوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ کلامِ مقدس پڑھنے، سمجھنے اور اُس پرعمل کرنے سے زندگی کا کلام پیش کریں۔آپ شاگردیت کے لئے اچھی مسیحی کتابیں بھی استعمال کر سکتے ہیں تاہم ایسی اچھی کتابیں جو لوگوں کو بائبل کی طرف لے جاتی ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ لوگ مسیحی ایمان کی بنیادوں اور زندگی کو واضح طور پرسمجھ لیں۔

کیا آپ نے کبھی زندگی سے سچائی اور سچائی سے زندگی کی ترتیب کے متعلق سنا یا پڑھا ہے؟ آپ کی ''زندگی'' دوسروں کے لئے پُرکشش ہونی چاہیئے تاکہ وہ آپ کی باتوں کی طرف متوجہ ہوں۔ پھرآپ کی تعلیم سے اُن

میں تبدیلی آنی چاہیئے۔ اُن کی تبدیل شدہ ''زندگیاں'' اِس بات کی مثال ہوں کہ آپ نے اُنہیں کیا تعلیم دی ہے اور اِس سے لوگ اُن کی زندگیوں میں کشش محسوس کریں اور اُن کی باتیں سننے کے لئے اُن کی طرف متوجہ ہوں۔

لوگوں کی مدد کریں کہ وہ بہتر طور پر زندگی بسر کریں

ہم صرف بہتر طور پر سمجھنے میں ہی لوگوں کی مدد نہیں کرنا چاہتے بلکہ بہتر زندگی بسر کرنے میں بھی مدد کرنا چاہتے ہیں۔ یسوع کی پیروی کرنے میں یہ دونوں باتیں شامل ہیں۔ پولس نے بار بار اپنے قارئین کو لکھا کہ وہ اُس کی مانند بنیں جیسے وہ مسیح کی مانند بنتا ہے (۱۔کرنتھیوں ۴:۱۵-۱۷؛ ۱۱:۱؛ فلپیوں ۳:۱۷؛ ۴:۹؛ ۲۔تھسلنیکیوں۳:۷-۹؛ ۲۔تیمتھیس ۳:۱۰،۱۱) اور بلاشبہ وہ یسوع کی مانند بن رہا تھا۔ یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ وہ اُسی طرح محبت رکھیں جیسے اُس نے اُن سے محبت رکھی (یوحنا ۱۳:۳۵؛ ۱۵:۸-۱۷)۔

خدا کو پہچاننے سے ہمارے طرزِ زندگی میں تبدیلی آتی ہے (دیکھیں گلتیوں ۴:۹)۔ ہم ایک مخالف دنیا میں پردیسیوں اور اجنبیوں کی طرح رہتے ہیں اور ہمیشہ اُس کے ہم شکل بننے کے دباؤ کا سامنا کرتے ہیں۔ لیکن بائبل ہمیں فرماتی ہے کہ ہم اِس دباؤ کی مزاحمت کریں۔ ہمارے لئے حکم ہے کہ ''تم بے عیب اور بھولے ہو کر ٹیڑھے اور کج رَو لوگوں میں خدا کے بے نقص فرزند بنے رہو (جن کے درمیان تم دنیا میں چراغوں کی طرح دکھائی دیتے ہو...)'' (فلپیوں ۲:۱۵)۔ اِس لئے مسیحیوں کو ضرورت ہے کہ اُن کے سامنے دین داری کی بہتر مثالیں ہوں۔ ''اے بھائیو! تم سب مل کر میری مانند بنو اور

اُن لوگوں کو پہچان رکھو جو اِس طرح چلتے ہیں جس کا نمونہ تم ہم میں پاتے ہو'' (فلپیوں ۳:۱۷)۔

آپ دوسروں کے طرزِ زندگی کو کس طرح متاثر کریں گے؟ اُن کے ساتھ وقت گزارنے سے۔ ریحانہ نے شازیہ کو اپنے گھر بلایا تاکہ کھانا پکانے کے دوران وہ اُس کے ساتھ بات چیت کرسکے، عامر نے وسیم کو رات کے کھانے پر بلایا تاکہ وہ دیکھ سکے کہ وہ عبادت کرنے میں اپنے خاندان اور بچوں کی کس طرح راہنمائی کرتا ہے۔ آپ اپنے عام کاموں کے وسیلے سے شاگردیت میں بہت کچھ سکھا سکتے ہیں، لیکن لوگوں کے ساتھ یسوع کی طرح وقت گزاریں اور بامقصد گفتگو کریں۔ جب آپ اُنہیں اپنی زندگی میں جھانکنے کی دعوت دیں تو آپ کا طرزِ عمل شفاف ہو۔ مصنوعی رویوں سے اَصل مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ لوگوں کو اپنی غلطیوں اور کمزوریوں سے بھی سیکھنے کا موقع دیں۔

سچائی یہ ہے کہ مَیں اور میری بیوی بعض اوقات آپس میں بحث کرتے ہیں۔ کیا ہم ایک دوسرے کی تذلیل کئے بغیر اپنی کمزوریاں دوسروں کو بتا سکتے ہیں؟

غور کریں پولس نے کس طرح تیمتھیس کو اپنی زندگی کی ہر بات میں شامل کیا ''لیکن تُو نے تعلیم، چال چلن، ارادہ، ایمان، تحمل، محبت، صبر، ستائے جانے اور دُکھ اُٹھانے میں میری پیروی کی۔ یعنی ایسے دکھوں میں جو انطاکیہ اور اکنیم اور لسترہ میں مجھ پر پڑے'' (۲۔تیمتھیس ۳:۱۰،۱۱)۔ تیمتھیس نے اپنی آنکھوں سے یہ سب کچھ دیکھا تھا۔ مسیح کی پیروی کرنے کے لئے یہ کیسی مکمل تعلیم تھی۔

آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے شاگرد دعا میں آگے بڑھیں، بہتر طور پر بشارت دیں، کلیسیا میں شامل ہوتے رہیں، کلیسیا کے اُن اراکین کو برداشت کریں جو اُنہیں دلگیر کرتے ہیں۔ اکثر ایسا ہو گا کہ گذشتہ ہفتے پیش کئے جانے والے وعظ سے آپ کو مدد ملے گی کہ آپ ایک دوسرے کی زندگی میں اُن باتوں کو بہتر بنا سکیں۔ چھوٹے گروہوں میں بھی یہ کام کیا جا سکتا ہے۔

سوالات پوچھیں

خواہ آپ کسی کو بھی شاگرد بنائیں آپ اُن کی مدد کرنا چاہتے ہیں کہ وہ خدا کی پہچان میں بڑھنے سے اور اُس کی پہچان کے مطابق عمل کرنے سے بہتر طور پر یسوع کی پیروی کریں، بہتر طور پر سمجھیں اور بہتر زندگی بسر کریں۔

بلاشبہ اِس کے علاوہ اُس شخص پر بھی بہت سی باتیں منحصر ہیں جیسے کہ اُس کی دلچسپیاں، خاندانی پس منظر، رُجحانات، گناہ کرنے کی ترغیب، مجروح جذبات، خوف، اُمیدیں اور اَور بہت کچھ۔ آپ کس کے متعلق گفتگو کرتے ہیں، کیا پڑھتے ہیں یا کیا کرتے ہیں اِس کا انحصار اُس شخص پر ہو گا۔ لہٰذا شاگردیت کے آغاز میں کئے جانے والے کاموں میں سے ایک کام آپ کو یہ کرنا چاہئے کہ اُس شخص کو جاننے کے لئے بہت سے سوال پوچھیں۔ جیسے کہ آپ مسیحی کیسے بنے؟ آپ کا تعلق کہاں سے ہے؟ کیا آپ کے والدین نئ پیدائش کا تجربہ رکھتے ہیں؟ آپ کے دادا دادی مسیحی تھے اور نئ پیدائش کا تجربہ رکھتے تھے؟

آپ یہ نوکری یا کام کیوں کرتے ہیں؟ اور اِس طرح کے دوسرے

سوالات پوچھیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ آپ کے درمیان اِعتماد اور شفافیت میں اضافہ ہونا چاہیئے۔ آپ کو زیادہ سے زیادہ سنجیدہ اور شخصی معاملات پر گفتگو کرنے کے قابل ہونا چاہیئے اور یہ کہ اِن پہلوؤں میں خوش خبری کا کیا مطلب ہے۔

شاگرد ''کیسے'' بنایا جائے اِتنا مشکل کام نہیں۔ یہ مسیح کی طرف بڑھتے ہوئے لوگوں کے ساتھ مل کر سفر کرنا ہے۔ ہم لوگوں کو دوست بناتے ہیں اور پھر اُنہیں مسیح کی طرف لے جاتے ہیں۔ ہم خدا اور اُس کی راہوں کو سمجھنا چاہتے ہیں اور بائبل کی تعلیم کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہماری سمجھ بالکل درست ہو اور زندگیاں پاک ہوں۔ ہم سچائی سے واقف ہونا اور بہتر زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔ یہ سب کچھ خدا کے جلال کے لئے ہے جس کی شبیہ پر ہم بنائے گئے ہیں۔

باب 9

قیمت ادا کریں

آپ شاگرد کیسے بناتے ہیں؟ آپ نے کسی کو منتخب کیا۔ مقاصد مقرر کئے اور آپ نے اپنا کام کرنا شروع کر دیا۔ ایسا کرنے کے لئے آپ کو قیمت ادا کرنی ہو گی۔ یہ قیمت وقت، مطالعہ، دعا اور محبت کی صورت میں ادا کی جاتی ہے۔

ا۔ شاگرد بنانے میں وقت لگتا ہے

''شاگردیت'' کے متعلق مَیں یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اِس میں ہر مرتبہ شاگرد اور اُستاد کے مابین کے تعلقات ایک جیسے نہیں ہوتے۔ یہ تعلقات وقت گزرنے کے ساتھ تبدیل ہو جاتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کچھ وقت کے لئے مَیں کسی کو قریباً ہر روز ملوں۔ پھر ہفتے میں ایک بار اور پھر مہینے میں ایک بار ملاقات ہو۔ خواہ آپ کسی تعلق کو ''شاگردیت کا تعلق'' کہیں یا نہ کہیں اِس سے فرق نہیں پڑتا۔ لیکن اِن تمام تعلقات میں یہ بات مشترک ہے کہ اِن سب کے لئے وقت درکار ہے۔

یہ قیمت ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہم کسی کو شاگرد بنانے کا فیصلہ بڑے غور و خوض کے ساتھ کریں اور محدود وقت کی وجہ سے ہم بہت سے شاگرد نہیں بنا سکتے۔ آپ کلام کی منادی کر کے یا آرٹیکل لکھ کر بہت سے لوگوں کو شاگرد بنا سکتے ہیں، لیکن یہاں ہم فرداً فرداً چھوٹے گروہوں میں شاگرد بنانے کی بات

کر رہے ہیں اور یہ کام سوچ سمجھ کر اور ارادے سے ہی ہوسکتا ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ آپ اور آپ کا شاگرد ایک ہی جگہ کام کرنے کی وجہ سے کافی وقت اکٹھے گزار رہے ہوں، لیکن اِس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ شاگردیت کا عمل بہت جلد مکمل ہو جائے گا۔ اِس طرح کی سہولت شاگرد بنانے کی قیمت کو کم نہیں کر سکے گی۔ جب بھی ہم کسی کو شاگرد بنانے کی غرض سے اپنی زندگی میں شامل کرتے ہیں تو ہم ایک دوسرے کو وقت کا تحفہ دیتے ہیں۔ آپ چھوٹے چھوٹے طریقوں سے یہ قیمت ادا کرسکتے ہیں جیسے کہ چرچ کے بعد گفتگو کرنا یا مل کر سیر وتفریح کے لئے جانا۔ اِسی طرح آپ بڑے طریقوں سے بھی ایسا کر سکتے ہیں جیسے کہ ہفتے میں ایک بار مل کر کھانا کھانا۔ آپ مختلف طریقوں سے اکٹھے وقت گزار سکتے ہیں: مثال کے طور پر گھر پر یا کسی ریسٹورنٹ میں اکٹھے کافی یا چائے پی سکتے ہیں۔ لائبریری میں، گاڑی کی مرمت کرواتے ہوئے ورکشاپ میں یا گھر پر کوئی کام کرتے ہوئے۔

آپ کو ایسے لوگ بھی مل سکتے ہیں جو آپ کے ساتھ وقت گزارنے کے لئے اِس قدر تیار ہوں گے کہ آپ کی اور آپ کے خاندان کی خدمت کریں گے۔ آپ اِس تعلق میں شفاف اور دیانت دار ہونے سے اُس وقت سے بھرپور فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ جیسے کہ مَیں پہلے ہی یہ خیال پیش کر چکا ہوں کہ ہمارے مصائب برداشت کرنے کے واقعات ہماری کامیابیوں اور فتوحات کی نسبت اکثر زیادہ متاثر کن ہوتے ہیں۔ مشکلات واضح کر دیتی ہیں کہ ہم درحقیقت کس پر بھروسا رکھتے ہے اور ہماری اُمیدیں کیا ہیں اور کس سے وابستہ ہیں۔ چونکہ ہم گناہ میں گری ہوئی دنیا میں زندگی گزارتے ہیں اِس لئے یہاں

گزرا ہوا یہ وقت مشکلات کا باعث ہوسکتا ہے۔ خواہ شاگرد مشکل وقت کا سامنا کرے یا شاگرد بنانے والا یہ وقت شاگردیت کے تعلقات میں بہت اہم ہے۔

یہ یاد رکھیں اگر آپ نے یہ تعلقات قائم کرنے کے لئے اُس وقت کا انتظار کیا جب آپ کو اُن کی ضرورت ہو تو سکتا ہے اُس وقت تک بہت دیر ہو چکی ہو۔

۲۔ شاگردیت مطالعہ کرنے کا تقاضا کرتی ہے

اگر ایمان کلامِ مقدس سننے سے پیدا ہوتا ہے تو ہم اپنے ایمان کو کلام کی خوراک دینا چاہتے ہیں۔ آپ نے اپنی کلیسیا میں جو تفسیری وعظ سنے ہیں (مجھے اُمید ہے) وہ آنے والے ہفتے کے لئے آپ کی گفتگو کے لئے اچھی بنیاد فراہم کریں گے۔ دوسری کتابیں بھی آپ کی مدد کر سکتی ہیں کیونکہ وہ کسی موضوع کی گہرائی کی طرف لے جاتی ہیں۔

ہم اپنی پسندیدہ باتوں کے متعلق جاننا اور پڑھنا پسند کرتے ہیں۔ میرا دوست سبسٹین جب سات سال کا تھا تو اُس کی امی بیس بال کے متعلق اُس سے سوالات پوچھا کرتی تھی جو اُس کے پاس بیس بال کارڈز پر لکھے ہوتے تھے کیونکہ اُسے یہ کھیل بہت پسند تھا۔ جو لوگ یسوع سے محبت رکھتے اور اُس کی پیروی کرنا چاہتے ہیں کیا اُنہیں اِس سے کم جوش و جذبہ ظاہر کرنا چاہئے؟ مسیحی شاگردیت (شاگرد اور شاگرد بنانے والا دونوں) میں اپنی عقل سے خدا سے محبت رکھنا شامل ہے۔ ہمارے اندر اُسے جاننے کی خواہش ہونی چاہئے اور ہمیں دوسروں کی مدد کرنی چاہئے کہ وہ بھی اُسے جانیں جیسے اُس نے اپنے

آپ کو کلام میں ظاہر کیا ہے۔

اپنے شاگردیت کے تعلق میں بائبل کا مطالعہ کرنے میں وقت گزاریں۔

۳۔ شاگردیت دعا کرنے کا تقاضا کرتی ہے

پولس نے ہمیں بتایا ہے کہ ''بلاناغہ دعا کرو'' (۱۔تھسلنیکیوں ۵:۱۷)۔ جنہیں آپ شاگرد بنا رہے ہیں اُن کے لئے دعا کریں اور اُنہیں دعا کرنا سکھائیں۔ جن تبدیلیوں کی ہمیں ضرورت ہے وہ ہماری عقل و سمجھ سے بالاتر ہیں۔ خدا ہی اُن تبدیلیوں کو پیدا کر سکتا ہے اور وہ ایسا دعاؤں کے جواب میں کرتا ہے۔

شاگردیت کے تعلق میں ایسے سوالات پوچھیں جن سے لوگوں کو یہ جاننے میں مدد ملے گی کہ اُنہیں کن باتوں کے لئے دعا کرنی ہے۔ کیا وہ جانتے ہیں کہ کلامِ مقدس کے کسی حصے کو کس طرح سمجھنا اور اُس کے مطابق دعا کیسے کرنی ہے؟ کیا وہ شخصی طور پر دعا میں وقت گزار رہے ہیں؟ وہ کن باتوں کے لئے دعا کرتے ہیں؟ وہ کس کے لئے دعا کر رہے ہیں؟ کیا وہ دوستوں، خدمت یا پیسوں کے لئے دعا کر رہے ہیں؟ کیا وہ اپنے دوستوں کے لئے چاہتے ہیں کہ وہ یسوع پر ایمان لے آئیں؟ کیا وہ اپنی پاکیزگی کے لئے دعا کرتے ہیں؟

ایسی کتابوں کا مطالعہ کریں جو کلامِ مقدس سے دعا کرنے کے متعلق سکھاتی ہیں جیسے کہ ''دعا میں دلیری''، ''دعا مسیحی زندگی کا اہم جز'' (ناشرین: ایم۔آئی۔کے، لاہور)۔ اور دعا کریں۔

۴۔ شاگردیت محبت رکھنے کا تقاضا کرتی ہے

یسوع نے نصیحت کی ہے، ''ایک دوسرے سے محبت رکھو کہ جیسے مَیں نے تم سے محبت رکھی'' (یوحنا ۱۳:۳۴)۔ اُس نے ساری شریعت کا نچوڑ دو حکموں میں پیش کر دیا کہ اپنے خدا سے محبت رکھو اور اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھو (مرقس ۱۲:۲۸-۳۱)۔ مجھے اُمید ہے آپ جانتے ہوں گے کہ شاگردیت کے تعلق میں محبت کس قدر اہم ہے۔

محبت شاگردیت کے تعلق کا آغاز کرتی ہے۔ اِس کے بغیر ہم کسی سے کیسے تعلق رکھ سکتے ہیں؟ محبت ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم اپنے اُوپر سے نظریں ہٹا کر دوسروں کی خدمت کریں۔ محبت ہمیں تحریک دیتی ہے کہ ہم ٹھکرائے جانے کا خطرہ مول لیں کیونکہ کوئی تعلق قائم کرنے میں یہ خطرہ ہمیشہ موجود ہوتا ہے۔ یہ خدا اور دوسروں کے لئے محبت ہی ہے جو ہمیں مشکلات کو نظر انداز کرنے اور قیمت ادا کرنے کی ترغیب دیتی ہے کیونکہ ہم کسی کو آگے بڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں۔

شاگردیت کے تعلق میں محبت ثابت قدم رہتی ہے۔ محبت کے بغیر ہم اِس تعلق میں آنے والے چیلنجوں کو کیسے برداشت کر سکتے ہیں؟ جیسے کہ ''وہ میری مدد و راہنمائی کو اپنا حق سمجھ رہا ہے۔'' ''افسوس وہ سمجھ نہیں سکتی کہ اُس کی یہ بات میرے لئے دُکھ کا باعث ہے۔'' ''مَیں بہت مصروف ہوں۔'' شاگردیت کے تعلقات بہت اچھے ہو سکتے ہیں، لیکن اچھے تعلقات کو بھی ثابت قدم رہنے والی محبت کی ضرورت ہوتی ہے جیسے کہ ازدواجی تعلق میں ہوتا ہے۔

اِس کے لئے ہمیں اپنے آپ کو یہ حقیقت یاد دلانے کی ضرورت ہے کہ خدا نے کس طرح مکمل اور حقیقی طور پر ہم سے محبت رکھی۔ یہ محبت دوسروں تک پہنچتی رہتی ہے۔

محبت حلیمی سے تنقید قبول کرتی ہے جو کہ شاگردیت کے تعلق میں اکثر ہوتی ہے۔ محبت اور خود پسندی اکٹھے نہیں چل سکتے۔ مجھے اِس بات کی فکر ہونی چاہئے کہ میرے شاگرد کی کیسی صورتِ حال ہے، لیکن اگر مَیں اِس بات کی فکر میں رہوں کہ وہ میرے بارے میں کیا سوچ رہا ہے تو شاگرد بنانا مشکل ہو جائے گا۔ مَیں ضرورت کے وقت اِصلاح کرنے اور اِصلاح قبول کرنے کے قابل نہیں ہوں گا۔ ایسا کرنے سے مَیں خدا اور اپنے دوست کے بجائے اپنی عزت یا ساکھ کو زیادہ عزیز رکھوں گا ''جو زخم دوست کے ہاتھ سے لگیں پُروفا ہیں'' (امثال ۲۷:۶)۔

محبت شاگردیت کے تعلق میں اپنے آپ کو حلیمی سے پیش کرتی ہے۔ ہو سکتا ہے آپ یہ سوچنے کی آزمائش میں ہوں کہ آپ ایک بڑی اور اہم شخصیت ہیں اور کسی دوسرے شخص کے ساتھ وقت گزار کر محبت کا اِظہار کرنے کے لئے بہت مصروف ہیں۔ یقیناً آپ کو اپنے اوقاتِ کار کا بھی خیال رکھنا ہے۔ لیکن محبت آپ کو دوسرے شخص کی قدر کرنا سکھائے گی جیسے آپ کو کرنی چاہئے۔ ہم اِس لئے تعلقاتی سرمایہ جمع کرتے ہیں تاکہ اُن لوگوں کے لئے خرچ کر سکیں جن سے ہم محبت رکھتے ہیں۔

محبت ہمیں شاگردیت کا تعلق ختم کرنے کے قابل بناتی ہے۔ ہم خدا نہیں۔ ہم کسی شخص کی تمام ضروریات پوری نہیں کر سکتے۔ ہم اپنے شاگرد کی

ہمیشہ مدد نہیں کر سکتے۔ لوگ ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے جاتے ہیں۔ ایک اَور بچے کی پیدائش سے مصروفیت بڑھ جاتی ہے۔ آپ کو ایک نئی نوکری مل گئی۔ حالات بدل گئے۔ ہو سکتا ہے اُنہیں کسی ایسی چیز کی ضرورت ہو جو آپ کے پاس نہیں۔ ہمیں محبت کی ضرورت ہے جو ہمیں اِتنا حلیم بنا دے کہ ہم جان سکیں کہ جس کی اُنہیں ضرورت ہے وہ ہم نہیں اور یہ کہ خدا نے کچھ وقت کے لئے ہمیں اُن کی مدد کے لئے استعمال کیا اور اب وہ کسی اَور کو استعمال کرے گا۔

حاصلِ کلام

ہم میں سے ہر ایک کی بلاہٹ یہ ہے کہ ہم دوسروں سے محبت رکھیں اور محبت لیں۔ خداوند جو کچھ آپ کو دیتا ہے اُس کا مقصد یہ ہے کہ آپ کسی نہ کسی طرح وہ دوسروں کو دیں۔ وقت، سچائی، دعا اور محبت جو وہ آپ کو دیتا ہے اُسے دوسروں کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

رچرڈ سبس (Sibbes) نے لکھا ہے، ''ایک دن ہم خدا کو نہ صرف اُن وعظوں کا حساب دیں گے جو ہم نے سنے بلکہ اُن لوگوں کی مثالوں کا بھی جن کے ساتھ ہم نے زندگی بسر کی۔'' کیا یہ آج ہماری انجیلی کلیسیاؤں کی صورتِ حال ہے کہ ہم بنیادی طور پر صرف لفظی طور پر تعلیم دیتے ہیں؟ یہ درست ہے کہ الفاظ کی ضرورت ہے، لیکن الفاظ ایسی زندگیوں کے بغیر نامکمل رہتے ہیں جو عملی طور پر اِن الفاظ کا مطلب ظاہر نہ کریں۔

آپ جس کلیسیا میں بھی رفاقت رکھتے ہیں وہاں شاگردیت کے لئے

مواقع بے شمار ہیں۔ آپ کے پاس اُن لوگوں کی زندگیوں کو بھی متاثر کرنے کا موقع ہے جو مختصر وقت کے لئے آپ کی کلیسیا میں شامل ہوتے ہیں کیونکہ جب وہ دوسری کلیسیا میں جائیں گے تو اِس خدمت کو آگے بڑھا سکتے ہیں۔ شاگردیت میں چیلنجوں کا سامنا کرنا اور قیمت ادا کرنا یقینی اَمر ہے۔ تاہم اِن سب باتوں میں خدا کو جلال ملتا ہے۔

باب 10

لیڈر تیار کریں

نیا عہد نامہ ایمان داروں کو عمومی طور پر شاگرد بنانے کی ہدایات سے بھرا ہوا ہے، لیکن یہ خاص طور پر مسیحی راہنما تیار کرنے پر بھی زور دیتا ہے۔ مثال کے طور پر پولس نے ططس کو لکھا، ''مَیں نے تجھے کریتے میں اِس لئے چھوڑا تھا کہ تُو باقی ماندہ باتوں کو درست کرے اور میرے حکم کے مطابق شہر بہ شہر ایسے بزرگوں کو مقرر کرے'' (ططس ۱:۵)۔ پھر اُس نے بیان کیا کہ یہ بزرگ کیسے ہونے چاہئیں۔ اِسی طرح اُس نے تیمتھیس کو لکھا کہ ایسے آدمی مقرر کر جو ''دیانت دار'' ہوں اور ''اَوروں کو بھی سکھانے کے قابل ہوں'' (۲۔تیمتھیس ۲:۲)۔

اِسی طرح مَیں بھی اِس کتاب کے اِختتام پر آپ کی راہنمائی کرنا چاہتا ہوں کہ مَیں نے خود کس طرح اپنی کلیسیا میں ایسے لوگ تلاش کئے، اُن کی حوصلہ افزائی اور تربیت کی تاکہ وہ میری کلیسیا میں یا دوسری کلیسیاؤں میں خدمت کرسکیں۔ آگے جن معاملات پر روشنی ڈالی گئی ہے اُن میں سے زیادہ تر کا اِطلاق وسیع پیمانے پر شاگرد بنانے پر ہوتا ہے۔ ططس ۱ باب اور ۱۔تیمتھیس ۳ باب میں بزرگوں کے لئے جو معیار مقرر کیا گیا ہے وہ ہر مسیحی کی پہچان ہونا چاہئے ماسوا اُن لوگوں کے جو حال ہی میں ایمان لائے ہوں اور تعلیم دینے کے قابل نہ ہوں۔ اِس سے مراد یہ ہے کہ ایک ایمان دار اور کلیسیا کے متوقع راہنما کو شاگرد بنانے کے مقاصد قریباً مشترک ہیں۔ ہم مسیح میں بالغ ہونے

کے طالب ہیں۔ لہٰذا مجھے اُمید اور بھروسا ہے کہ آگے پیش کیا جانے والا مواد ہر قاری کے لئے مددگار ثابت ہو گا۔

اِس کے باوجود مَیں بزرگوں پر یہ ذمہ داری ڈالنا چاہتا ہوں کہ وہ مستقبل کے راہنما تیار کرنے کے متعلق خاص طور پر سوچ بچار کریں۔ یہ اُن کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے ایک ہے۔ سموئیل ملر نے ایک مرتبہ لکھا،

''آپ جہاں بھی رہیں ہمیشہ جوان آدمیوں کو نظر میں رکھیں اور اُن پر مثبت اثرات مرتب کریں۔ وہ کلیسیا اور ملک کی اُمید ہیں اور جو شخص حکمت، راست بازی اور خدا ترسی جیسی خوبیوں سے اُن کے ذہنوں کو فیض یاب کرتا ہے وہ اپنی نسل کے عظیم ترین محسنوں میں سے ایک ہے۔ اِس لئے وہ آپ کی خاص اور اَن تھک توجہ کے قابل ہیں۔ مختصر یہ کہ اُنہیں اپنی زندگی اور خدمت میں شامل کرنے کے لئے ہر مسیحی طریقہ اپنائیں اور اُنہیں مائل کریں کہ وہ سب سے پہلے کلیسیا کے معاملات میں دلچسپی لینا شروع کریں۔''

کلیسیا کے لئے راہنما تیار کرنے کے لئے یہاں نو اقدام دیئے گئے ہیں۔

ا۔ نگہبان کی بائبلی قابلیتیں

ہم نگہبان کی اُن قابلیتوں سے آغاز کریں گے جو پولس نے تیمتھیس اور طِطُس کو بتائیں:

''جو شخص نگہبان کا عہدہ چاہتا ہے وہ اچھے کام کی خواہش کرتا

ہے۔ پس نگہبان کو بے الزام۔ ایک بیوی کا شوہر۔ پرہیز گار۔ متقی۔ شائستہ۔ مسافر پرور اور تعلیم دینے کے لائق ہونا چاہئے۔ نشے میں غل مچانے والا یا مار پیٹ کرنے والا نہ ہو بلکہ حلیم ہو۔ نہ تکراری نہ زَر دوست۔ اپنے گھر کا بخوبی بندوبست کرتا ہو اور اپنے بچوں کو کمال سنجیدگی سے تابع رکھتا ہو (جب کوئی اپنے گھر ہی کا بندوبست کرنا نہیں جانتا تو خدا کی کلیسیا کی خبر گیری کیونکر کرے گا؟)۔ نو مرید نہ ہو تاکہ تکبر کر کے کہیں ابلیس کی سی سزا نہ پائے۔ اور باہر والوں کے نزدیک بھی نیک نام ہونا چاہئے تاکہ ملامت میں اور ابلیس کے پھندے میں نہ پھنسے۔"

(۱۔تیمتھیس ۳:۱-۷؛ اور ططس ۱:۶-۹ بھی دیکھیں)

یہ غیر معمولی خوبیاں نہیں۔ لیکن مَیں نے ڈی۔ اے۔ کارسن کو ایک مرتبہ یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک بزرگ وہی کام کرتا ہے جسے ایک عام مسیحی کو غیر معمولی طور پر بہترین کرنا چاہئے۔ بزرگ پورے گلے کے لئے ایک مثالی نمونہ ہے۔ وہ سب کے لئے بلوغت کی ایک تصویر ہے۔

مَیں جوان آدمیوں سے گاہے بگاہے پوچھتا ہوں کہ وہ بطور بزرگ یا ایلڈر خدمت کرنے کا اِرادہ رکھتے ہیں اور یہ جانتے ہوئے کہ اُنہیں بزرگ کے عہدے کے اہل بننے اور تیار ہونے میں کئی سال لگ سکتے ہیں۔ مَیں اُن کی شاگردیت کے آغاز میں ہی یہ سوال پوچھ لیتا ہوں۔ مَیں اُن سے اِس طرح پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات اُن کی خواہشات میں شامل ہے کہ وہ کلیسیا کی خدمت اور اُس کی تعمیر و ترقی میں حصہ لیں اور اگر یہ اُن کی خواہش نہیں تو اِس

کی وجہ کیا ہے؟ میرا مطلب یہ ہے کہ ہر مسیحی کو شاگرد بنانے کا ایک اہم طریقہ یہ فہرست ہے (سوائے اِس بات کے کہ وہ تعلیم دینے کے لائق ہو)۔

اِس کا مطلب یہ ہے کہ مَیں نہیں سمجھتا کہ پولس بزرگوں کے لئے ایک جامع فہرست دینا چاہتا تھا کہ وہ اِن فہرستوں کے مطابق ہونے چاہئیں۔ مثال کے طور پر اُس نے یہ کبھی نہیں لکھا کہ وہ ''وفاداری سے بائبل کا مطالعہ کرنے والے ہوں'' یا ''مردِ دعا ہوں'' اگرچہ مَیں سمجھتا ہوں کہ ہر بزرگ میں یہ دو خوبیاں ہونی چاہئیں۔ جب عمومی طور پر راہنما تیار کرنے اور خاص طور پر ایسے آدمیوں کی بات آتی ہے جن کی کلیسیا مالی طور پر مدد کرے گی تو مَیں سمجھتا ہوں کہ ہمیں قیادت کرنے کی فطری خوبیوں کو بھی دیکھنا چاہئے۔ مَیں ایسے لوگوں کو تیار کرنا اور آگے بڑھانا چاہتا ہوں جن کے متعلق مجھے لگتا ہے کہ وہ ایسی جگہوں میں مسیحیت لے جائیں گے جہاں مَیں خود کبھی نہیں جا پاؤں گا: وہ مستقبل جب مَیں اِس دُنیا میں موجود نہیں ہوں گا۔

کیا اِس کا یہ مطلب ہے کہ مَیں یعقوب ۲:۱ کی خلاف ورزی کر رہا ہوں اور طرف دار ہوں؟ مَیں ایسا نہیں سمجھتا۔ یعقوب غلط طریقے سے امیر لوگوں کی طرف داری کرنے کی بات کر رہا ہے۔ لیکن اِس طرح کی غلط پہچان اور امتیازی رویہ تمام تفریق کو غلط نہیں بناتا۔ یاد کریں پولس نے تیمتھیس کو لکھا کہ وہ ''دیانت دار'' آدمی تلاش کرے جو ''اَوروں کو بھی سکھانے کے قابل ہوں'' اور جو ''نگہبان کا عہدہ'' چاہتے ہوں۔ کوئی آدمی غلط وجوہات کی بنیاد پر کسی چیز کی خواہش کر سکتا ہے، لیکن جسے اُس کی خواہش ہی نہیں وہ اِس کا بالکل بھی اہل نہیں۔

اِن سب باتوں کا مطلب یہ ہے کہ آپ اُن افراد کو جو آپ کے زیرِ سایہ

شاگرد بن رہے ہیں اُن قابلیتوں کی طرف لے جاتے ہیں جن کا ذکر بائبل میں اور خاص کو درج ذیل حوالوں میں ہے۔ یہ بنیادی بات ہے۔کوئی جس قدر اپنی فطری نعمتوں کا اِظہار کرتا ہے یعنی یہ خوبی ظاہر کرتا ہے کہ لوگ اُس کے پیچھے چلتے ہیں اُسی قدر آپ اُسے موقع دیں کہ وہ راہنمائی کرنے کی مشق کرے۔

۲۔ لیڈروں کی تلاش میں رہیں

اگر آپ لیڈر تیار کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو مستقل طور پر مزید لیڈر تلاش کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔ نگہبانوں کو مزید نگہبان تیار کرنے کے لئے گہری بصارت کے ساتھ موقعوں کی تلاش میں رہنا چاہیۓ اور پوری کلیسیا کو بھرپور اعتماد ہونا چاہیۓ کہ خداوند چاہتا ہے کہ نئے راہنما تیار کئے جائیں۔

مَیں اِس کام کے لئے کئی طریقوں سے اپنی آنکھیں کھلی رکھتا ہوں۔ مَیں کلیسیا کے لوگوں کے ساتھ وقت گزارتا اور بات چیت کرتا ہوں۔مَیں اتوار کی عبادت کے بعد دروازے پر کھڑا ہو جاتا ہوں اور غور کرتا ہوں کہ کون کیا کہتا اور کس کے ساتھ گفتگو کرتا ہے۔مَیں ہفتے کے دوران ہونے والی کلیسیائی عبادات میں تعلیم دینے کے بہت سے موقعے دیتا ہوں تا کہ سکھانے کی نعمت رکھنے والے نئے اساتذہ سامنے آ سکیں۔کلیسیا کی رُکنیت کی فہرست سامنے رکھ کر اُن کے لئے بلاناغہ دعا کرنے سے بھی لوگ ذہن میں آتے ہیں۔

۳۔شخصی طور پر وقت گزاریں

لیڈر تیار کرنے کے لئے لوگوں کے ساتھ وقت گزارنا اِنتہائی ضروری

ہے۔ اِس کتاب کے شروع میں مَیں نے ذکر کیا کہ یسوع نے شاگردوں کو پہاڑ پر اپنے پاس بلایا تا کہ وہ اُس کے ساتھ وقت گزاریں۔ افسوس کی بات ہے کہ مَیں نے پاسبانوں کو اپنے گرد دیواریں بناتے ہوئے دیکھا ہے۔ وہ ایسے افراد نہیں جو مزید راہنما تیار کریں گے، کم از کم براہِ راست وہ ایسا نہیں کر پائیں گے۔ مَیں یہ نہیں کہہ رہا کہ آپ کو ایک ایسا شخص بننے کی ضرورت ہے جو ہر ایک کے ساتھ گھل مل جاتا ہے۔ لیکن ایک پاسبان کو ایسے طریقے اپنانے کی ضرورت ہے جن سے وہ اپنی کلیسیا کے مستقبل کے راہنماؤں کے ساتھ وقت گزار سکے۔ عبرانیوں ۱۳ باب میں کلیسیا کو نصیحت کی گئی ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کی مثال کی پیروی کرے۔ اگر وہ اپنے راہنماؤں کو قریب سے جانتے ہی نہ ہوں تو وہ کس طرح اُن کی پیروی کریں گے؟ جب پولس کہتا ہے کہ میری مانند بنو تو اُس کے سامنے یہی تصویر تھی کہ جن لوگوں نے اُس کے ساتھ وقت گزارا ہے وہ اُس جیسے بن جائیں۔

لہٰذا پاسبانوں کو ایسے طریقے تلاش کرنے کی ضرورت ہے جن سے جوان آدمیوں کے ساتھ وقت گزار سکیں۔ ایسے موقعوں پر جب میری بیوی مجھے سودا سلف لانے کے لئے کہتی ہے تو مَیں پریشان ہو جاتا ہوں کہ کہیں کوئی غلط چیز نہ لے آؤں۔ اِس لئے مَیں اکثر کسی بھائی کو لے جاتا ہوں۔ اِس طرح ہم دونوں اِرادے سے اکٹھے وقت گزارتے ہیں (اور اگر مَیں کوئی غلط چیز لے آؤں تو اِس غلطی میں وہ بھی شامل ہو گا)۔ مَیں اپنا وعظ تیار کرتے ہوئے بھی لوگوں کو اُس میں شامل کرتا ہوں جیسے کہ مَیں دوپہر کے کھانے پر اُنہیں بلاتا اور وعظ کے اطلاق کے متعلق اُن سے گفتگو کرتا اور ہفتے کی رات اُس پر نظرِ ثانی

کرتا ہوں۔ اِس طرح نہ صرف میرا وعظ بہتر ہوتا ہے بلکہ مَیں مختلف لوگوں کو سمجھنے اور اُن کی ہدایت و راہنمائی کرنے کے قابل ہو جاتا ہوں۔

یہ تمام مثالیں میری شخصیت، کام اور اوقاتِ کار کے مطابق ہیں۔ آپ اپنے اوقاتِ کار کے مطابق کام کریں اور لوگوں کو شاگرد بنائیں۔

۴۔ پیشگی بھروسا کرنا

اگر آپ راہنما تیار کرنا چاہتے ہیں تو آپ کا عمومی مزاج یہ ہونا چاہئے کہ آپ لوگوں پر بھروسا کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ مختلف جگہوں میں رہنے اور سفر کرنے کی وجہ سے مَیں جانتا ہوں کہ اِس طرح کا مزاج جگہوں کے مطابق مختلف ہوتا ہے۔ لیکن مَیں سمجھتا ہوں کہ بھروسا کرنا محبت کی خوبی ہے: محبت سب باتوں کا یقین کرتی ہے اور سب باتوں کی اُمید رکھتی ہے (۱۔کرنتھیوں ۱۳:۷)۔ غالباً آپ کی کلیسیا میں ایسے افراد ہوں گے جنہیں خداوند نے بڑی قابلیت عطا کی ہو گی، لیکن اِس قابلیت کو دریافت کرنے کے لئے کسی کو اُن پر بھروسا کرنے میں پہل کرنی ہے۔ اچھے راہنما ایسا کرتے ہیں۔ وہ یہ انتظار نہیں کرتے کہ لوگ پہلے اپنے آپ کو قابل ثابت کریں اور پھر وہ اُنہیں تعلیم دینے کا موقع دیں گے۔ بلکہ وہ اِس خوبی کی کوئی جھلک دیکھتے ہیں اور اُن کی تھوڑی سی حوصلہ افزائی سے وہ اُس میں ترقی کر سکتے ہیں۔

بہت سے راہنما اِس معاملے میں نیک خواہشات رکھتے ہوئے بھی بہت زیادہ قدامت پسند ہو سکتے ہیں۔ مَیں کئی بار دیکھ چکا ہوں کہ سینئر پاسبان کسی بھی دوسرے راہنما کی تعریف نہیں کرتے۔ مَیں نے لوگوں کو ایلڈر بنتے ہوئے

دیکھا ہے، لیکن اپنے بعد وہ کسی کو بھی لیڈر بنانے کے لئے تیار نہیں ہوتے کیونکہ اُن کو سب میں کوئی نہ کوئی خامی نظر آتی ہے اور یوں اپنے بعد کسی دوسرے کو اِس خدمت میں آنے نہیں دیتے۔ آپ سے غلطیاں ہوں گی۔ آپ بہت سے لوگوں کو لیڈر نہیں بنا سکتے۔ مَیں نے بھی ایسا نہیں کیا۔ لیکن مَیں لوگوں کو راہنمائی کرنے کا موقع دے کر خطرہ مول لیتا ہوں۔ یہ خطرہ قابلِ قدر ہے۔ مسیح اپنی کلیسیا تعمیر کرے گا۔ خدا قادرِ مطلق ہے۔ لہٰذا ہمیں دوسروں پر اعتماد کرنا اور کچھ خطرات مول لینے چاہئیں۔

کلیسیاؤں کو بھی جوان راہنماؤں کے ساتھ تحمل سے پیش آنے کی ضرورت ہے جب وہ بطور جوان غلطیاں کریں۔ مَیں اکثر کلیسیاؤں سے کہتا ہوں کہ جوان راہنما شیر کے بچے جیسے ہوتے ہیں اُنہیں راہنما بنانے سے نہ ڈریں۔ وہ فرش کھرچ سکتے اور فرنیچر خراب کر سکتے ہیں، لیکن اگر آپ اُن کے ساتھ تحمل سے پیش آئیں گے تو مستقبل میں آپ کے پاس ایک جوان شیر ہو گا جو عمر بھر آپ سے محبت رکھے گا۔

۵۔ ذمہ داری سونپیں

یہ نکتہ گذشتہ نکتے سے وابستہ ہے۔ آپ کس طرح بھروسا کرنے میں پہل کرتے ہیں؟ ذمہ داری اور موقع دینے سے۔ اِس نکتے کے کئی حصے ہیں:

لوگوں کو راہنمائی کرنے کا موقع دیں۔ اپنی کلیسیا کے ایسے افراد کی فہرست اپنے پاس رکھیں جو آپ کے خیال میں اچھے اُستاد، مردِ دُعا، عبادت میں راہنمائی کرنے والے یا سنڈے سکول ٹیچر بن سکتے ہیں۔ ذمہ داری سونپنے سے

اُنہیں پرکھیں۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض پاسبان اپنے گلّے کے لئے بہت زیادہ محتاط ہوتے ہیں۔ وہ گویا کہتے ہیں ''لیکن مارک روح القدس نے'' مجھے ''نگہبان ٹھہرایا'' ہے (دیکھیں اعمال ۲۸:۲۰)۔ اِس طرح کی بات کا مَیں یہ جواب دیتا ہوں کہ میرے دوست! جب آپ اِس دنیا سے چلے جائیں گے تو کلیسیا آپ کے بعد بھی ٹھیک رہے گی اور آپ اب اپنے اختیار میں دوسروں کو شامل کر کے اور دوسرے راہنماؤں کو ذمہ داری سونپ کر تیار کرنے سے اُسے مزید ٹھیک رہنے میں مدد کریں۔ آپ کا مقصد اپنی بادشاہی قائم کرنا نہیں۔ آپ دوسروں کو تعلیم دینے اور راہنمائی کرنے کا موقع دے کر اُنہیں مستقبل کے لئے تیار کرتے ہیں۔

اپنی رائے یا اختیار چھوڑ دیں۔ دوسروں کو اختیار سونپنے کا مطلب ہے کہ کچھ باتوں میں آپ کو اپنے اختیار سے دست بردار ہونا پڑے گا اور اگر آپ ایسا کرنے کے لئے تیار ہیں تو آپ کو اپنی رائے سے بھی پیچھے ہٹنے کی ضرورت ہوگی یعنی آخری بات یا فیصلہ ہمیشہ آپ کا نہیں ہوگا۔ ہر کام آپ کی مرضی کے مطابق ہونا ضروری نہیں۔ اگر آپ لوگوں کو کبھی بھی اجازت نہیں دیں گے کہ وہ آپ کی رائے کے برعکس کچھ کریں تو **حقیقت میں آپ اُنہیں راہنمائی کرنے ہی نہیں دے رہے۔** لہٰذا ہوسکتا ہے کہ کسی مسئلے پر آپ کو اپنا اختیار چھوڑنے پر مایوسی ہو، لیکن دوسرے راہنماؤں کی راہنمائی کرنے میں حوصلہ افزائی کرنے کا فائدہ ایک طویل مدتی سرمایہ کرنے کی طرح ہے (نیز کلیسیا کو اُن کی حکمت کی نعمتیں بھی ملیں گی)۔

دوسرے راہنماؤں کے لئے عزت پیدا کریں۔ چند سال پہلے کی بات

ہے کہ مَیں اور میرا مددگار پاسبان بائبل سٹڈی شروع کرنے سے پہلے کلیسیا کے سامنے پلپٹ پر کھڑے تھے۔ اُس نے راہنمائی کرنی تھی۔ ایک دوسرے کے ساتھ ہلکی پھلکی گفتگو کے دوران مَیں نے اُس کے سر پر ہلکی سی چپت لگائی (اُس کا قد مجھ سے چھوٹا ہے)۔ اُس نے فوراً مجھے ایک طرف لے جا کر نرمی لیکن مضبوطی سے کہا ''مارک اگر تم چاہتے ہو کہ کلیسیا کے لوگ میری عزت کریں تو اُن کے سامنے آئندہ ایسے نہ کرنا''۔ اُس کے یہ بات کہنے سے مَیں واضح طور پر جان گیا کہ بلاشبہ مجھے لوگوں کے سامنے اُس کے ساتھ ایک راہنما کی طرح پیش آنے اور کلیسیا میں اُس کے لئے عزت پیدا کرنے کی ضرورت تھی۔

۶۔ فیڈ بیک دیں (اُن کے کام کے بارے میں اپنی رائے اُن کو دیں)

خدمت کرنے کی ذمہ داریاں اور موقعے دینے کے ساتھ آپ کو فیڈ بیک (feedback) دینے کا طریقہ کار بھی وضع کرنے کی ضرورت ہے۔ خدمت کا آغاز کرنے والوں کے لئے اِس کا مطلب ہے کہ جنہیں آپ شاگرد بنا رہے ہیں اُنہیں سکھانا کہ کس طرح دوسروں پر دین دارانہ تنقید کی جاتی اور اپنے لئے قبول کی جاتی ہے۔ جن باتوں میں بہتری لا سکتے ہیں اُن میں اُن کے ساتھ دیانت داری اور نرمی سے پیش آئیں۔

آپ کی دین دارانہ تنقید کرنے کی خوبی میں اِس بات سے بہت زیادہ بہتری آئے گی کہ آپ کس طرح دوسروں پر دین دارانہ تنقید کرتے اور اپنے لئے قبول کرتے ہیں۔ اِس بات کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے مَیں دوسروں

کی تنقید جواب دیئے بغیر قبول کرنے کی کوشش کرتا ہوں (اگرچہ مَیں ہمیشہ ایسا کرنے میں کامیاب نہیں ہوتا) خواہ مَیں اِس تنقید سے متفق نہ ہی ہوں۔ مَیں اِس تنقید کا جواب دیتا ہوں جب میرے خیال میں وہ دوسروں کے لئے گمراہ کن ہو۔ لیکن اگر مَیں کسی نوجوان کی تعمیری تنقید کو قبول نہ کرتے ہوئے سخت جواب دوں خاص طور پر اُس وقت جب مَیں نے خود اُنہیں فیڈ بیک دینے کے لئے کہا ہو تو وہ آئندہ کے لئے سیکھ لے گا کہ اُس شخص کے لئے سچائی سے اِظہارِ خیال کرنا بے کار (اور شرم ناک بھی) ہے اور اِس سے مجھے کوئی فائدہ نہیں ہو گا بلکہ یہ میرے لئے نقصان دہ ثابت ہو گا۔ میری خدمت میں ہمیشہ بہتری کی گنجائش باقی ہے۔ گذشتہ بیس سالوں سے جو فیڈ بیک مجھے مل رہا ہے اِس سے کلیسیا کی بہتر طور پر خدمت کرنے میں مجھے بہت زیادہ مدد ملی ہے۔

دین دارانہ تنقید کرنے اور قبول کرنے کا نمونہ دینے کے ساتھ ہمیں دین دارانہ حوصلہ افزائی کا نمونہ بھی پیش کرنا ہے۔ پولس کے پاس کرنتھس کی کلیسیا کے لئے بہت سی تنقیدی باتیں تھیں۔ لیکن اُس نے اپنے خط کا آغاز اُن کے لئے خدا کا شکر ادا کرنے سے کیا: ''تم اُس میں ہو کر سب باتوں میں کلام اور علم کی ہر طرح کی دولت سے دولت مند ہو گئے ہو ... یہاں تک کہ تم کسی نعمت میں کم نہیں'' (ا۔کرنتھیوں ۱:۵،۷)۔ میرا خیال نہیں کہ پولس کرنتھس کی کلیسیا کی یہاں خوشامد کر رہا ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ خدا نے کیا وہ اُسے درست طور پر تسلیم کر رہا تھا۔ کیا ہمیں اِس بات کو تسلیم نہیں کرنا چاہئے کہ جو کچھ خدا کی طرف سے ہے وہ خدا کا ہے جیسے کہ ایک دوسرے کی زندگیوں میں خدا کے فضل کی علامات کو قبول کرنا؟ مستقبل کے راہنماؤں کی

اِس طرح حوصلہ افزائی کریں کہ وہ خدا کی تعریف کرنا سیکھیں۔

مَیں نے کئی بار لوگوں کو خاص طور پر جوان اشخاص کو اِس طرح راہنمائی کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسے کہ حقیقی قیادت دوسروں کی تادیب کرنا ہی ہو۔ اِسی لئے جوان افراد کے وعظ اکثر ڈانٹ ڈپٹ پر ہی مشتمل ہوتے ہیں۔ وہ یہ نہیں جان پائے کہ حوصلہ افزائی کرنے سے وہ زیادہ بہتر نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر آپ اپنی زندگی پر غور کریں اور سوچیں کہ کس نے آپ کو سب سے زیادہ متاثر کیا تو غالباً آپ کو وہ لوگ یاد آئیں گے جنہوں نے آپ پر بھروسا کیا۔ ہنری ڈرُمنّڈ نے ایک بار کہا، ''اگر آپ ایک لمحے کے لئے غور کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ جو لوگ آپ پر اثر انداز ہوئے وہ ایسے لوگ تھے جنہوں نے آپ پر بھروسا کیا۔ بدگمان اور شک کرنے والے افراد کے مایوس کن ماحول میں اُنہوں نے آپ کی طرف ہاتھ بڑھایا، آپ کی حوصلہ افزائی کی اور آپ کو سکھاتے ہوئے آپ کے ساتھ رفاقت رکھی۔''

جب مَیں دیکھتا ہوں کہ جن لوگوں کو مَیں شاگرد بنا رہا ہوں وہ میری اور ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کرتے اور صحت مند تنقید کرتے ہیں تو مَیں اُن کے متعلق بھی اُتنا ہی سیکھتا ہوں جتنا مَیں اُن باتوں کے بارے میں سیکھتا ہوں جن پر وہ اِظہارِ خیال کرتے ہیں۔ یہ کسی آرٹ گیلری میں کھڑے ہو کر تصاویر کی بجائے اُنہیں دیکھنے والے لوگوں کا مشاہدہ کرنا ہے۔ وہ اُن سے کیا اخذ کرتے ہیں؟ کس بات کو اہمیت دیتے ہیں؟ اگر آپ ایک پاسبان ہیں تو فیڈ بیک کا اچھا طریقہ وضع کرنے سے آپ کو شاگرد بنانے میں مدد ملے گی۔

۷۔ دین دارانہ اختیار کی حوصلہ افزائی کریں

آج کے دَور میں بہت سے لوگ اکثر یہ نہیں سمجھ پاتے کہ دین دارانہ اختیار کتنی بڑی نعمت ہوسکتی ہے۔ راہنما تیار کرنا ہم سے اِس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم اُنہیں دین دارانہ اختیار کے متعلق سکھائیں اور اِس میں اُن کی حوصلہ افزائی کریں۔ یسوع نے اپنے شاگردوں کو سکھایا کہ اختیار کو درست طور پر کیسے استعمال کیا جاتا ہے (متی ۲۰:۲۵-۲۷)۔

گناہ میں گری ہوئی دنیا اِختیار کو ناجائز طور پر استعمال کرتی اور جہاں اُسے درست طور پر استعمال کیا جاتا ہے اِس کے متعلق غلط بیانی کرتی ہے۔ شیطان نے آدم اور حوا سے بنیادی جھوٹ یہ بولا تھا کہ خدا حقیقی طور پر اُن سے محبت نہیں رکھتا ورنہ اُنہیں کسی چیز سے منع نہ کرتا۔

کئی سال پہلے مَیں اِس بات کو واضح طور پر اُس وقت سمجھا جب مَیں ۲۔سموئیل سے تعلیم دے رہا تھا۔ داؤد کی ''آخری باتیں'' حیرت انگیز ہیں: ''جو صداقت سے لوگوں پر حکومت کرتا ہے۔ جو خدا کے خوف کے ساتھ حکومت کرتا ہے۔ وہ صبح کی روشنی کی مانند ہو گا جب سورج نکلتا ہے۔ ایسی صبح جس میں بادل نہ ہوں۔ جب نرم نرم گھاس زمین میں سے بارش کے بعد کی صاف چمک کے باعث نکلتی ہے'' (۲۔سموئیل ۲۳: ۳،۴)۔ اچھا اختیار اپنے ماتحت لوگوں کے لئے با برکت ہوتا ہے۔ یہ اُن کی نشوونما کرتا ہے۔ لوگ اچھے صحت مند اختیار کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں جو اپنے ماتحت لوگوں کو اپنے مفاد کے لئے استعمال کرنے کے بجائے اُن کی فلاح و بہبود کا باعث بنتا ہے۔

غور کریں کہ کس طرح ایک خاندان اچھے والدین یا ایک ٹیم اچھے کوچ کی راہنمائی میں آگے بڑھتی ہے۔

اِس لئے پاسبانوں کی طرف سے اختیار کا ناجائز استعمال ایک ہولناک تخریبی گناہ ہے۔ نیز خوش حالی کی منادی کرنے والوں کے متعلق کروڑوں روپوں کے ذاتی جہاز خریدنے کے واقعات ناقابلِ یقین طور پر گمراہ کن اور شیطانیت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ ایسے ''پاسبان'' اِس جھوٹ کے ہاتھ میں کھلونا بنے ہوئے ہیں جو شیطان نے باغِ عدن میں آدم اور حوا کے ساتھ بولا تھا کہ اختیار (راہنما کے فائدے کے لئے) تم لوگوں کے ساتھ زیادتی کرنے کا محض ایک طریقہ ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ مصلوب بادشاہ نے ہمیں دِکھایا کہ دین دارانہ اختیار اِس سوچ کے بالکل برعکس ہے۔

جیسے یسوع نے اپنے شاگردوں کو اختیار کا دین دارانہ استعمال سکھایا اُسی طرح ہم نے اُن افراد کو سکھانا ہے جنہیں ہم راہنما بنا رہے ہیں اور پاسبانوں نے اُس اختیار کا عملی نمونہ پیش کرنا ہے۔

۸۔ صاف اور واضح ہونے کی توقع رکھیں

کلیسیا کے راہنماؤں کو جاننا ہے کہ وہ کس طرح مسیحی عقائد اور سچائی کی عمومی تعلیم دینے میں غیر معمولی طور پر صاف اور واضح ہو سکتے ہیں۔ یہ اُس بات کا مقصد ہے جو پولس نے اعمال کی کتاب کے بیسویں باب میں اِفسس کے راہنماؤں کو سکھائی۔ تیمتھیس اور ططس کے نام خطوط میں بھی اُس نے یہی

خیال پیش کیا ہے۔ مثال کے طور پر اُس نے لکھا ہے ''آدم نے فریب نہیں کھایا بلکہ عورت فریب کھا کر گناہ میں پڑ گئی'' (۱۔تیمتھیس ۲:۱۴)۔ایک راہنما کے لئے ضروری ہے کہ وہ سچائی کو واضح طور پر سمجھتا ہو۔ آپ کو ایسے لوگ چاہئیں جو ''کیوں'' کے سوال کا جواب دینے کی فطری قابلیت رکھتے ہوں۔ اُنہیں چند مسائل کے متعلق خاص طور پر واضح سمجھ رکھنے کی ضرورت ہے جیسے کہ علمِ اِلٰہی اور خوش خبری کے نہایت بنیادی مسائل، وہ عقائد جو آپ کی کلیسیا کو دوسری کلیسیاؤں سے الگ کرتے ہیں اور بائبل کی وہ تعلیمات جن کی سخت مخالفت کی جاتی ہے اور موجودہ وقت میں بڑے پیمانے پر دنیا میں غیر مقبول ہیں۔

۹۔حلیم بننے کی ثقافت کو فروغ دیں

اُوپر بیان کئے گئے آٹھ نکات حلیم بننے کا تقاضا کرتے ہیں۔ مسیحی شاگردیت کا انحصار حسد، عداوت اور بغض پر نہیں بلکہ حلیمی پر ہے۔ اگر مَیں کسی کو خدمت کرتے ہوئے دیکھ کر یہ سوچتا ہوں کہ ''مَیں یہ کام اِس سے بہتر طور پر کر سکتا ہوں'' یا حوصلہ شکنی محسوس کرتا ہوں کہ ''مَیں یہ کام اِتنی اچھی طرح کبھی نہیں کر سکتا'' تو مَیں ایک حلیم شخص نہیں ہوں۔ خدا مختلف اچھے کام مختلف لوگوں کے وسیلے سے کرتا ہے۔ ہم مختلف خوبصورت سازوں کی طرح ہیں اور ایک اچھا راہنما لوگوں کی مدد کرتا ہے کہ وہ اپنی افادیت اور خوبصورتی سے آگاہ ہوں۔ شہنائی ڈھول سے کیوں حسد کرے گی؟ ہم ہر ساز سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

حلیم بننے کی ثقافت کو فروغ دینے کا مطلب انسان کے خوف کے خلاف

کام کرنا ہے۔ ہم نے خداوند کا خوف ماننا سیکھ کر بلاشبہ ایسا کیا ہے۔ مستقبل کے ہر راہنما کو اپنے اندر چھپے انسان کے خوف کو پہچاننا سیکھنا چاہیئے۔ کسی نئے راہنما میں ہم اِس خوف کو اِس طرح بھی دیکھ سکتے ہیں جب وہ ہماری کلیسیا میں آتا اور تجربہ کار اور باصلاحیت راہنما اُسے خوف زدہ کرتے ہیں۔ مَیں اپنی پوری خدمت کو اِس طرح بھی دیکھتا ہوں کہ میری کلیسیا نئے پاسبان کو قبول کرنے کے لئے تیار ہے۔

عمومی لحاظ سے حلیمی ہماری مدد کرتی ہے کہ جب ہمیں بولنے کی ضرورت ہے ہم بولیں اور جب خاموش رہنا چاہیئے تو ہم خاموش رہیں۔ یہ ہماری راہنمائی کرتی ہے کہ ہم نرم دل ہونے کے ساتھ اپنے اِرادے میں مضبوط بھی ہوں۔ مَیں بہت سے حلیم راہنما تیار ہونے سے خدا کی کلیسیا کو بڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں اور مَیں سمجھتا ہوں کہ میری حلیمی اُس میں اپنا کردار ادا کرتی ہے۔

دوسروں کو شاگرد بنانے کے لئے خدا کے ہاتھ میں استعمال ہونا کتنی بڑی شادمانی کی بات ہے! کیا آپ کو اِس مقصد کے لئے اپنی زندگی بسر نہیں کرنی چاہیئے؟

اختتامیہ

از: جوتھن لی مین

اِس کتاب میں مارک نے چند مثالیں پیش کی ہیں کہ اُس نے اپنی تعلیمات کو کس طرح عملی جامہ پہنایا۔ تاہم ظاہر ہے کہ وہ اپنی تعریف خود نہیں کرے گا اِس لئے قاری اُس کی اپنی زندگی کی بڑی مثال سے محروم رہا۔ بیس سال مارک کی کلیسیا میں بطور رُکن اور قریباً دس سال اُس کے ساتھ مل کر خدمت کرنے کے بعد میری خواہش ہے کہ قارئین اُسی طرح مارک کو جان سکتے جس طرح مجھے اُسے جاننے کا موقع ملا تا کہ اُن اصولوں کے ڈھانچوں پر گوشت چڑھا سکتے جو گذشتہ دس ابواب میں آپ نے پڑھے ہیں۔

شاگرد بنانے میں مارک کی کچھ باتوں کا تعلق اُس کی شخصی صفات سے ہے جن کی نقل نہیں کی جا سکتی۔ تاہم میرے اور آپ کے لئے خوشی کی بات یہ ہے کہ اِس کتاب میں بائبل کی جن باتوں پر غور و خوض کیا گیا ہے ہم اُنہیں اپنا سکتے ہیں۔ اِسی طرح ایک موضوع کے اسباق بھی ہیں جنہیں مَیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ یہ اسباق اختیار کے موضوع کے بارے میں ہیں۔

مجھے کہا گیا بلکہ حقیقت میں مَیں نے خود اِس کتاب کا حاصلِ کلام لکھنے کا استحقاق لیا تا کہ مَیں وہ دیکھنے میں آپ کی مدد کرنے کے لئے اُس کی زندگی کی مثال پیش کر سکوں جو مَیں نے دیکھا۔ مارک عموماً یہ کام اچھی طرح کرتا ہے اور مَیں سفارش کروں گا کہ آپ کلیسیا میں اپنا کردار نباہتے ہوئے ایسا کریں۔

مَیں اُسے ایک جملے میں یوں بیان کروں گا، اِن دو باتوں کو آپس میں ملا دیں:
اختیار استعمال کرنا اور اختیار چھوڑ دینا۔

مجھے شک ہے کہ زیادہ تر لوگ اِن دونوں باتوں کو متضاد سمجھتے ہیں اور گناہ میں گری ہوئی دنیا میں روایتی طور پر وہ ایسی ہیں۔ لیکن مسیح کی زندگی سے واقف کوئی بھی شخص اور جو سمجھتا ہے کہ دین دارانہ اختیار عموماً کس طرح کام کرتا ہے جانتا ہے کہ **اختیار استعمال کرنا اور اختیار چھوڑ دینا** ایک ہی سِکّے کے دو رُخ ہیں۔

آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اختیار استعمال کرنے سے میرا کیا مطلب ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ کسی شخص کا اِس طرح کام کرنا اور فیصلے کرنا جیسے وہ اُس کی ملکیت اور اُس کے تابع ہے۔ اَخلاقی لحاظ سے اُس کے پاس فیصلے کرنے کا اختیار یا قوت ہے۔ اِس لئے وہ قدم اُٹھاتا ہے، کنٹرول سنبھالتا ہے، فیصلے کرتا اور اِس بات کو یقینی بناتا ہے کہ کام مکمل ہو جائے۔ مارک اپنی کلیسیا میں اِسی طرح کرتا ہے۔ وہ اُس سمت کی طرف راہنمائی کرتا ہے جس کا تعین اُس نے کلیسیا کے بزرگوں کے ساتھ مل کر کیا ہے کہ کلیسیا اُس پر آگے بڑھے۔ اُس کی راہنمائی میں کسی قسم کی جھجک یا تکلف نہیں۔

اگر کوئی شخص تکبر کے ساتھ اِس طرح اپنے اختیار کو استعمال کرے تو وہ ہر کام نہایت غیر حساس بلکہ بدترین طور پر سخت مزاجی سے کرے گا۔ وہ لوگوں کو اپنے مفادات کے لئے استعمال کرے گا اور لوگ اُس کی ماتحتی میں ترقی نہیں کریں گے۔

تاہم اگر کوئی شخص حلیمی سے اِس طرح اپنے اختیار کو استعمال کرے تو

وہ نہ صرف اختیار استعمال کرے گا بلکہ اختیار چھوڑے گا بھی۔ کیونکہ وہ اپنے مفادات کے بجائے اُس کا فائدہ دیکھتا ہے جس نے اُسے یہ کام سونپا ہے۔ لٰہذا وہ زیادہ لوگوں کو اِس کام کے لئے تربیت دے گا اور تیار کرے گا۔ مَیں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ مارک ایسا ہی کرتا ہے۔ وہ مسلسل دوسروں کو کام سونپتا، موقع دیتا اور راہنمائی کرنے کے لئے تیار کرتا رہتا ہے۔

دوسروں کو اختیار دینے کے طریقے

مَیں یہ بات آپ پر چھوڑتا ہوں کہ آپ اپنی شاگرد بنانے کی خدمت میں کس طرح اختیار سونپتے ہیں خواہ آپ اپنے گھر میں، کام کی جگہ پر، سنڈے سکول میں، چھوٹے گروپ میں، چرچ کے ساتھ مل کر خدمت کرنے والے اداروں میں، کسی دوست کو یا کسی بھی طریقے سے کسی کو شاگرد بنا رہے ہوں۔ مَیں آپ کو چند ایسے طریقے بتانا چاہتا ہوں جو مَیں نے مارک کو بطور سینئر پاسبان استعمال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میرا ایسا کرنے کا مقصد مارک کو سربلند کرنا نہیں بلکہ یہ کہنا ہے (جیسے پولس نے اپنے متعلق کہا) کہ اُس کی مانند بنو جیسے وہ مسیح کی مانند بنتا ہے۔ مجھے یہ بھی اُمید ہے کہ آپ یہ جان پائیں گے کہ شاگرد بنانے کا کام فرداً فرداً تعلقات بنانے سے بڑھ کر ہے جس پر اِس کتاب میں غور و خوض کیا گیا ہے۔ شاگردیت ایک طرزِ زندگی اور دوسروں کے ساتھ مل کر زندگی بسر کرنے کا طریقہ کار ہے۔ یہ اپنے تمام تر تعلقات کو اِس طرح ترتیب دینا ہے کہ آپ ''دوسروں کو موقع مہیا کرنے والے'' بن جائیں۔ اگلی سُطُور میں بتایا گیا ہے کہ ایک پاسبان کس طرح یہ کام

کر سکتا ہے اور جلی حروف میں لکھے گئے سوالات ہر شخص کے لئے ہیں:

- کلیسیا کی تعمیر خوش خبری کی بنیاد پر کریں۔ تعلیم خواہ کوئی بھی دے رہا ہو اِس کا مرکز ومحور خوش خبری ہو۔ جب تعلقات اور انتظامی ڈھانچوں کی بنیاد خوش خبری ہوتی ہے تو لوگ اپنا اختیار دوسروں کے حاکم بننے کے لئے نہیں بلکہ ایک دوسرے کا خیال رکھنے اور خدمت کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں (متی ۲۰:۲۵-۲۸)۔ **آپ اپنا شاگردیت کا تعلق خوش خبری یا کارکردگی کی بنیاد پر تعمیر کر رہے ہیں؟**
- اپنی کلیسیا میں ضرورت کے مطابق ایک سے زیادہ بزرگ مقرر کریں۔ صرف اُنہی کو بزرگ مقرر نہ کریں جو کل وقتی خدمت کرتے ہیں یا دوسرے لفظوں میں جو کلیسیا سے مالی مدد حاصل کرتے ہیں۔ اُن کو بھی بزرگ مقرر کریں جو بائبل مقدس کی تعلیم پر پورا اُترتے ہیں اور کلیسیا سے کوئی مالی مدد حاصل نہیں کرتے بلکہ رضا کارانہ خدمت کرتے ہیں۔ یوں کلیسیائی اختیارات صرف کل وقتی بزرگوں تک محدود نہیں رہتے۔ **کیا آپ دوسرے لوگوں کو باقاعدہ ذمہ داریاں سونپتے ہیں؟ کیا آپ اپنے اختیار اور مہارت کے کاموں کے متعلق بھی صلاح و راہنمائی لیتے ہیں؟**
- صرف ہاں میں ہاں ملانے والے بزرگوں کے ووٹ کھونے کے لئے تیار رہیں۔ آپ ایسے بزرگوں سے چھٹکارا پا لیں۔ اُن کی قیادت ختم کرنے کی بات کریں۔ **کیا آپ ہمیشہ فیصلے اپنے مفاد میں یا اپنی مرضی کے مطابق کرتے ہیں؟**

- اپنے لئے وعظ پیش کرنے کے موقعے محدود رکھیں۔ مارک نے بزرگوں کی رضا مندی کے ساتھ اتوار کو پیش کئے جانے والے وعظوں کے پچاس سے پینسٹھ فیصد مواقع اپنے لئے رکھے ہیں۔ اِس طرح دوسرے لوگوں کو کلام پیش کرنے اور اختیار حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے اور کلیسیا کسی ایک شخص کے بجائے کلام پر زیادہ اِنحصار کرنا سیکھتی ہے۔ **کیا آپ کسی ایسے شخص کو پُلپٹ پر کھڑے ہونے کا موقع دیتے ہیں جسے آپ شاگرد بنا رہے ہوں؟**
- سکھانے کے اَور بہت سے موقعے پیدا کریں۔ **کیا آپ سرگرمی سے دوسروں کے لئے خدمت کرنے کے موقع ڈھونڈتے ہیں؟**
- نئے اساتذہ کو غلطیاں کرنے کا موقع دیں۔ مجھے ایک یا دو ایسے واقعات یاد ہیں جن میں اُستاد یا مناد نے کوئی نہایت ناموزوں بات کہہ دی جس کی وجہ سے اُسے دوبارہ تعلیم دینے کا موقع ہی نہ دیا گیا۔ لیکن عمومی طور پر ہماری کلیسیاؤں میں نئے اساتذہ کو کسی حد تک لوگوں کو بور کرنے اور غلطیاں کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ چونکہ کلیسیا مارک کے بجائے کلام پر زیادہ اِنحصار کرتی ہے اِس لئے وہ جوان اساتذہ کے لئے بہت تحمل سے کام لیتی ہے۔ **کیا آپ ایسے شاگرد بنانے والے ہیں جہاں ایک غلطی کرنے پر اُنہیں میدان سے باہر بھیج دیا جاتا ہے یا آپ لوگوں کو موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنی غلطیوں سے سیکھیں؟**
- دوسروں کو اپنے خیالات چرانے دیں۔ مارک کلیسیا میں دوسرے اساتذہ

کو آزادی دیتا ہے کہ وہ اُس کی مثالیں اور اُس کے بہترین طریقے استعمال کریں اور اُس کے پیغامات سنائیں۔ **کیا آپ سہرا ہمیشہ اپنے سر باندھنا چاہتے ہیں؟**

- تحمل سے بات کریں اور بزرگوں کی میٹنگ میں بات کرتے ہوئے احتیاط سے کام لیں۔ **کسی سنجیدہ اخلاقی مسئلے پر گفتگو کرنے کے لئے کسی ریستوران کا انتخاب کرنے سے لے کر کسی بھی گفتگو میں حتمی رائے آپ کی ہوتی ہے؟**
- بزرگوں یا کلیسیا کے اراکین کی میٹنگ میں چیئر مین نہ بنیں۔ کسی ایسے شخص کو موقع دینا اچھا طریقہ ہے جو میٹنگ میں راہنمائی کرے اور ایجنڈا بھی مقرر کرے۔ یہ اختیار بانٹنے کا آسان طریقہ ہے۔ **کیا آپ ہمیشہ بادشاہ بننا پسند کرتے ہیں یا آپ بادشاہ بنانے والے کا کردار ادا کرنے سے بھی لطف اندوز ہوتے ہیں؟**
- کلیسیا کی انتظامی میٹنگ میں بزرگوں کو مشکل معاملات میں کلیسیا کی راہنمائی کرنے دیں۔ جب نظم و ضبط کا معاملہ ہو، بڑے پیمانے پر مالی فیصلے کرنے ہوں یا دیگر مشکل مسائل نپٹانے ہوں تو جو بزرگ کسی مسئلے کو نپٹانے میں سب سے زیادہ کام کر رہا ہو وہ بہتر طور پر کلیسیا کی راہنمائی کر سکتا ہے۔ **کیا آپ اِس حقیقت سے گہرے طور پر آگاہ ہیں کہ روح نے مسیح کے بدن کو مختلف نعمتوں سے نوازا ہے اور بدن کو ہر عضو کی ضرورت ہے اور آپ پورے بدن پر گہرے طور پر انحصار کرتے ہیں؟ کیا آپ کی قیادت اور شاگردیت سے یہ بات ظاہر**

ہوتی ہے کہ آپ کو مسلسل دوسرے لوگوں کی مہارتوں اور خوبیوں کی ضرورت رہتی ہے؟

- کلیسیا میں اپنے آپ کو ایک یا دو کاموں کے لئے مخصوص کریں اور باقی پہلوؤں میں دوسرے ایلڈروں کو موقع دیں۔ مارک نے اپنے آپ کو زیادہ تر وعظ تیار کرنے کے لئے مخصوص کر رکھا ہے اور باقی بیشتر کاموں پر وہ اپنی گرفت ڈھیلی رکھتا ہے۔ لہٰذا اگر آپ دیگر پہلوؤں میں کلیسیا کو زیادہ کام کرتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں تو مارک آپ کو موقع دے گا اور خود پیچھے ہٹ جائے گا۔ **کیا آپ دوسروں کی اُن خوبیوں اور صلاحیتوں سے خوش ہوتے ہیں جو آپ میں نہیں اور اُن میں لوگوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں؟ یا آپ صرف ڈھول بجانے والے ہیں اور اُسے ہی سننا پسند کرتے ہیں اور کبھی بھی دوسرے سازوں سے لطف اندوز نہیں ہوتے اور نہ ہی اُنہیں بجانے والوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں؟**
- چھوٹی چھوٹی باتوں کی نگرانی نہ کریں۔ چند ایسے پہلو ہیں جن میں مارک معمولی باتوں پر نظر رکھتا ہے جیسے کہ اِس بات کو یقینی بنانا کہ اُس کا سٹاف میٹنگوں اور عبادات میں وقت پر موجود ہو لیکن باقی قریباً ہر بات میں وہ اُنہیں آزادی سے کام کرنے دیتا ہے۔ ہر بات پر نظر رکھنے سے راہنما نہ صرف تھک جاتا ہے بلکہ دوسرے لوگ کسی کام میں پہل کرنے سے ہچکچاتے ہیں۔ **کیا آپ یہ جانتے ہوئے بھی دوسروں کو اپنا کام مکمل کرنے دیتے ہیں کہ آپ وہ کام بہتر طور پر کر سکتے ہیں؟**

- تنقید کے لئے تیار رہیں۔ مارک نے دوسروں کو اپنے اوپر تنقید کرنے کا موقع دے کر مثال قائم کی ہے۔ اِس سے مستقبل کے راہنماؤں کو اپنے پر پھیلانے کی جگہ ملتی ہے۔ اگر آپ کبھی بھی دوسروں کو تنقید کرنے کے لئے نہیں کہتے تو آپ اپنے اِرد گرد موجود لوگوں کو یہ سکھا رہے ہیں کہ اُنہیں آپ کی ترجیحات کی تعمیل کرنی ہے بصورتِ دیگر سزا کے لئے تیار رہیں۔ راہنما اِس طرح کے ماحول میں ترقی نہیں کرتے۔ وہ پودوں کی طرح مرجھا جاتے ہیں یا چھوڑ جاتے ہیں۔ **کیا آپ دوسروں کو تنقید کرنے کے لئے کہتے ہیں؟ جب لوگ آپ کو جواب دیتے یا دلیل پیش کرتے ہیں تو کیا آپ اُنہیں "شکریہ" کہتے ہیں؟**
- دوسری کلیسیاؤں اور فرقوں کے لئے دعا کریں۔ ایسا کرنے سے قبائلی تفریق ختم ہوتی اور ہماری توجہ کلیسیا کے راہنما کے بجائے خوش خبری پر مرکوز ہوتی ہے۔ اِس دعا کے نتیجے میں کلیسیا میں قیادت کی صلاحیت رکھنے والے نوجوانوں میں خوش خبری کا کام مزید آگے بڑھانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ **کیا آپ دوسرے لوگوں اور ٹیموں کے کام کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں جو آپ جیسے مقاصد رکھتے ہیں؟ یا آپ صرف اپنی کامیابی کے متعلق سوچتے ہیں؟**
- فوراً معاف کرنے کے لئے تیار رہیں۔ غلطیوں پر نظر رکھنے والے کے لئے لوگوں کو اپنے اختیار میں شامل کرنا بہت مشکل ہے۔ اگر آپ صرف غلطیوں پر نظر رکھتے ہیں تو آپ دوسروں پر بھروسا نہیں کریں گے یا اُنہیں کوئی کام نہیں سونپیں گے۔ لیکن اگر آپ دوسروں کو فوری طور

پر معاف کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں تو آپ کو دوسروں کو تیار کرنا اور اُنہیں کام سونپنا نہایت آسان لگے گا۔ **کیا آپ فوراً معاف کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں؟ یا فوری طور پر لوگوں کو خارج کر دیتے ہیں؟**

- دوسروں کی کامیابیوں پر خوش ہوں۔ کیا آپ کامیابی کا سہرا اپنے سر باندھنا چاہتے ہیں یا دوسروں کی کامیاب ہونے میں مدد کرنے سے خوش ہوتے ہیں؟ مارک دوسروں کی کامیابیوں پر اُسی قدر خوش ہوتا ہے جس قدر اپنی کامیابیوں پر۔ اگر کوئی اَور شخص کوئی کام کر سکتا ہے تو وہ اُسے وہ کام سونپ دے گا۔ اِس طرح اُسے وقت مل جاتا ہے کہ کوئی اَور کام نپٹا لے۔ **کیا آپ اکثر دوسروں کے لئے حوصلہ افزائی کے الفاظ بولتے ہیں؟ کیا آپ اکثر دوسروں کی کامیابی پر اُنہیں شاباش دیتے ہیں خاص طور پر اُس وقت جب آپ اُس کام کی صلاحیت رکھتے ہوں؟**

جیسے کہ مَیں بیان کر چکا ہوں کہ اِن تمام مثالوں اور سوالوں کا فرداً فرداً شاگردیت کے تعلق پر مکمل طور پر اطلاق نہیں ہوتا، بلکہ یہ ایک مجموعی رویے اور طرزِ زندگی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ وہ رویہ یہ ہے کہ: ''خدا نے مجھے وقت اور صلاحیت عطا کی ہے اور مَیں دوسروں کو تیار کر کے اپنے وقت اور صلاحیت کو بہترین طور پر تیار کروں گا۔ مَیں صرف اپنے ہی باغیچے کی دیکھ بھال میں نہیں لگا رہوں گا بلکہ اپنے اپنے باغیچے سنبھالنے میں دوسروں کی بھی مدد کروں گا۔'' زیادہ خوبصورتی کیسے پیدا ہو گی: مَیں اپنے چھوٹے سے باغیچے کو

گلاب کے پھولوں سے بھرلوں؟ یا میرے ارد گرد موجود تمام لوگوں کے باغیچوں میں میرے گلاب کے پھول، کسی کے گلِ داؤدی، کسی کے گیندے کے پھول، کسی کے موتیئے کے پھول اور بہت سے دوسری اَقسام کے پھول کِھلے ہوں؟

اِختیار بانٹنا کس طرح ایک کلیسیا کے کلچر کو تشکیل دیتا ہے

اِس بات پر غور کریں کہ اگر سب سے بڑے راہنما کی امتیازی خوبی یہ ہو کہ وہ کلیسیا میں بزرگوں اور دوسرے لوگوں کو خوشی اور فیاضی سے اپنے اختیار میں شامل کرتا ہے تو کیا تبدیلی آئے گی۔ اگر کلیسیا کے تمام اراکین دوسروں کو موقع مہیا کرنے کی کوشش کریں تو کیا تبدیلی آئے گی؟ اگر آپ اُن لوگوں کو اختیار دیں جنہیں آپ شاگرد بنا رہے ہیں تو کیا تبدیلی آئے گی؟ اِن تمام پہلوؤں میں حیرت انگیز طریقوں سے کلیسیا کے کلچر کی تشکیل ہو گی۔ اِس سے خوبصورت باغیچے لگائے جائیں گے اور وہ نشوونما پائیں گے۔ خاص طور پر درج ذیل معاملات میں:

ا۔ اِس سے خوش خبری کو سب سے بالاتر رکھنے میں مدد ملے گی۔ اِختیار چھوڑنے سے کلیسیا کی آنکھیں راہنما کے بجائے خوش خبری کے مقاصد پورے کرنے پر مرکوز ہوتی ہیں۔

۲۔ اِس سے حقیقی تعلقات فروغ پاتے ہیں، جس ماحول میں اختیار کو بدگمانی کے ساتھ اپنے تک محدود رکھا جاتا ہے وہاں تعلقات کی پہچان ایک دوسرے کے خلاف سیاست اور چال بازی ہوتی ہے۔ وہاں ہمیشہ نگرانی کی جاتی ہے، اپنی کمزوریاں ظاہر نہیں کی جاتیں

اور شفافیت کم ہو جاتی ہے۔ لیکن جب لوگ اپنے آپ کو بااِختیار محسوس کرتے ہیں تو اُن کا کشادہ دل اور دیانت دار ہونے کا اِمکان بڑھ جاتا ہے۔

۳۔ اِس سے کلیسیا تفریق سے محفوظ رہتی ہے۔ جو لوگ مسلسل دوسروں کو اختیار سونپتے رہتے ہیں وہ اپنے اِرد گرد موجود لوگوں کو یہ سکھاتے ہیں کہ خواہ کوئی بھی راہنمائی کر رہا ہو وہ خوش خبری کے کامیاب ہونے میں زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں (دیکھیں فلپیوں ۱: ۱۲-۳۰)۔

۴۔ اِس سے کلیسیا کے اراکین کی وسائل بانٹنے میں حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ جب مَیں یہ دیکھتا ہوں کہ میرے راہنما صرف اپنا ہی خیال نہیں رکھتے تو مَیں بھی دوسروں کو خیال رکھنے کی طرف مائل ہو جاتا ہوں۔

۵۔ اِس سے فطری طور پر بننے والی سماجی درجہ بندی ختم ہوتی ہے۔ کلیسیا کے اراکین برابر کی سطح پر ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ کیسے؟ کیونکہ اُن کا مرکز خوش خبری ہوتا ہے۔ ہم سب فضل سے نجات پانے والے گنہگار ہیں۔ راہنما دوسروں پر حکمرانی کرنے کے لئے نہیں اور اِس سے دوسروں کے لئے ایک مثال قائم ہوتی ہے۔

۶۔ اِس سے بھروسا کرنے کی فضا قائم ہوتی ہے۔ جب راہنما اور اراکین صرف اپنا ہی خیال نہیں رکھتے تو اُس وقت بھی اُن کے محرکات پر بھروسا کرنا آسان ہو جاتا ہے جب وہ کوئی قربانی دینے کے لئے کہتے ہیں۔

۷۔ اِس سے تربیت پانے اور تنقید قبول کرنے کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔
اگر مَیں اُن لوگوں پر بھروسا کروں جو رسمی یا غیر رسمی طور پر مجھ پر اختیار رکھتے ہیں تو مَیں اپنے لئے اُن کی تنقید قبول کرنے کے لئے زیادہ تیار ہوں گا۔ مجھے بھروسا ہو گا کہ وہ محبت کے باعث تنقید کر رہے ہیں نہ کہ اپنے آپ کو مجھ سے بہتر ظاہر کرنے کے لئے۔

۸۔ اِس سے معاف کرنے کے لئے تیار رہنے کا رویہ فروغ پاتا ہے۔
جب ایک راہنما دوسروں کی غلطیاں فوری طور پر معاف کرتا ہے تو وہ دوسروں کو اختیار سونپنے کے لئے زیادہ تیار ہوتا ہے۔ اِس کے نتیجے میں دوسروں کو اِسی طرح کا عمل کرنے میں مدد ملتی ہے۔

۹۔ اِس سے کلیسیا کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے کہ وہ دوسروں کی تربیت کرنے والی سوچ اپنائے۔ جو کلیسیا اپنے راہنماؤں کو مسلسل دوسروں کو تربیت دیتے اور تیار کرتے ہوئے دیکھتی ہے وہ اپنے رُؤیا کو ضرور سمجھے گی اور اُسے دوسروں تک پہنچائے گی۔

۱۰۔ اِس سے کلیسیا کو مدد ملتی ہے کہ وہ بیرونی دنیا پر توجہ دے۔ راہنما تیار کرنے کے عمل سے کلیسیا کو یہ جاننے میں مدد ملتی ہے کہ اُس کا کام صرف اپنے گھر کو بہتر سے بہتر بنانا نہیں بلکہ دوسرے گھروں کی زیادہ خوش گوار اور صحت مند بننے میں مدد کرنا بھی ہے۔

یقیناً دوسروں کو کام ناقص طور پر یا سُستی سے سونپا جا سکتا ہے۔ اچھی طرح کام سونپنے کے لئے حکمت کی ضرورت ہے۔ بنیادی سوال ہمارے دلی

رویے کے متعلق ہے: کیا ہم دوسروں کو اختیار حاصل کرتے ہوئے دیکھ کر خوش ہوتے ہیں یا بدگمانی سے اُسے اپنے تک محدود رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اِس بات سے خوف زدہ ہوتے ہیں کہ لوگ ہم سے آگے نکل جائیں گے؟ اگر ہم خوش ہونے والے ہیں تو ہم دوسروں کو اختیار دینے کے لئے کیا کر رہے ہیں؟

اِختیار استعمال کرنے اور اختیار منتقل کرنے میں ہمارے لئے سب سے اعلیٰ مثال خاص طور پر مسیح یسوع کے وسیلے سے ایسا کرنے میں خود خدا کی ہے۔ خدا نے آدم کو اپنی شبیہ پر خلق کیا اور ''جلال اور شوکت سے تاج دار'' کیا اور ہر چیز پر اختیار بخشا (زبور ۸:۵،۶)۔ پھر اُس نے آسمان اور زمین کا کل اِختیار مسیح کو سونپ دیا تا کہ وہ اپنے لئے ایک بادشاہی بنائے (متی ۲۸:۱۸، مزید دیکھئے عبرانیوں ۲:۶-۸)۔ پھر مسیح نے اپنے اُن لوگوں کو یعنی ہمیں حکم دیا کہ ہم شاگرد بنائیں تا کہ ہم اُس کی بادشاہی میں شامل ہو سکیں۔ یہ حیرانی کی بات ہے کہ بائبل میں نجات یافتہ انسانوں کا خدا کے ''ساتھ بادشاہی'' کرنے کا خیال بھی پایا جاتا ہے (۲۔تیمتھیس ۲:۱۲؛ مکاشفہ ۲۰:۶)۔

اگر مسیح خوشی پانے کے لئے ہمارے ساتھ اپنا اختیار بانٹ سکتا ہے تو آپ کے خیال میں دوسروں کو اپنے اختیار میں شامل کرنے سے ہمیں کتنی خوشی ملے گی؟ میرے خیال میں یہ بات شاگردیت کا مرکز ہے کہ ہم دوسروں کے ساتھ اپنا اختیار بانٹیں۔ اِس کا نتیجہ کیا ہو گا؟ ہم خلق کرنے اور نجات دینے والے خدا کی خوشی کا تجربہ کریں گے۔

اِسی سلسلے کی دیگر کُتب

☆بائبل مقدس کے مطابق کلیسیا

☆ کلیسیائی ممبر شپ

☆تفسیری وعظ

☆ کلیسیا کے ایلڈر

☆ کلیسیائی نظم و ضبط

☆ صحیح تعلیم الٰہی

Masihi Isha'at Khana
Ph: +92 42 37422694, 37423944 Fax: +92 42 37500161
E-mail: masihiishaatkhana@gmail.com
Website: www.mik.org.pk Facebook: MIK مسیحی اشاعت خانہ

IX 9Marks نو نشانیاں

مستحکم وصحت مند کلیسیاؤں کی تعمیر

کیا آپ کی کلیسیا مستحکم وصحت مند ہے؟

''نو نشانیاں'' کا مقصد کلیسیائی رہنماؤں کو بائبلی رُوٗیا اور عملی وسائل
کے ساتھ تیار کرنا ہے تا کہ وہ مستحکم وصحت مند کلیسیاؤں کے وسیلے سے
قوموں میں خدا کا جلال ظاہر کرسکیں۔

اِس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہم کلیسیاؤں کو صحت مند ہونے کی نو نشانیوں میں بڑھنے میں مدد دینا چاہتے ہیں جنہیں اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے:

۱۔ تفسیری وعظ
۲۔ بائبلی علمِ الٰہی
۳۔ خوش خبری کی بائبلی سمجھ
۴۔ ایمان لانے کی بائبلی سمجھ
۵۔ بشارت دینے کی بائبلی سمجھ
۶۔ کلیسیائی ممبرشپ
۷۔ کلیسیائی نظم وضبط
۸۔ بائبلی شاگردیت
۹۔ کلیسیا کے ایلڈر

''نو نشانیاں'' کے تحت ہم مضامین، کتابیں، کتابوں پر تبصرے اور آن لائن روزنامے لکھتے ہیں۔ ہم کانفرنسیں منعقد کراتے، انٹرویو لیتے اور دیگر وسائل بناتے ہیں جن سے کلیسیائیں خدا کا جلال ظاہر کرنے کے لئے تیار ہوسکیں۔

یہ مواد ۳۰ زبانوں میں دستیاب ہے۔ اِس کے لئے ہماری ویب سائٹ وِزِٹ کریں اور آن لائن مفت روزنامہ حاصل کرنے کے لئے سائن اَپ ہوں۔ ہماری دیگر زبانوں کی ویب سائٹس درج ذیل ہیں اور ہم اِن میں مزید زبانیں شامل کرتے رہتے ہیں۔

English - 9Marks.org

آپ کلیسیا کے رُکن ہیں یا رہنما، صحت مند کلیسیاؤں کے متعلق کتابوں کے اِس سلسلے کا مقصد بائبل مقدس کے احکام پر عمل کرنے میں آپ کی راہنمائی کرنا ہے تا کہ آپ کلیسیا کو صحت مند بنانے میں اپنا کردار ادا کرسکیں۔ ہم خداوند یسوع مسیح کی خوش خبری پر قائم ہو کر، نجات کے لئے اُس پر بھروسا کر کے اور خدا کی پاکیزگی، یگانگت اور محبت سے ایک دوسرے سے محبت رکھ کر ایسا کر سکتے ہیں۔ اُمید ہے کہ یہ کتابیں آپ کی مدد کریں گی کہ آپ یسوع کی مانند اپنی کلیسیا سے محبت کرسکیں۔